چالیس حدیثیں

حضرت علامہ
محمد اکمل عطا
قادری عطاری

مکتبہ اعلیٰ حضرت
لاہور، کراچی (پاکستان)

Marfat.com

چالیس حدیث

حضرت علامہ
محمد اکمل عطاء
قادری عطاری

مکتبہ اعلیٰ حضرت
لاہور۔کراچی (پاکستان)

Marfat.com

چالیس حدیثیں

چالیس ایمان افروز احادیث اور ان سے حاصل ہونے والے ہدایت اور عبرت کے
بے شمار مدنی پھولوں پر مشتمل ایک بہترین کتاب

مفتی محمد اکمل مدنی

مکتبہ اعلیٰ حضرت
مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
042-7247301-0300-8842540

Marfat.com

786

92

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

98172

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب: چالیس حدیث

مؤلف: علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی

صفحات: 208

ہدیہ: [redacted] 160

اشاعت اول: دسمبر 1999

ناشر: مکتبہ اعلیٰ حضرت

ملنے کا پتہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

042-7247301-0300-8842540

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
i	عرضِ ناشر =========================	6
ii	تقریظ ==========================	7
iii	الانتساب =========================	9
iv	حمدِ باری تعالیٰ =======================	10
v	نعتِ رسولِ مقبول ﷺ ====================	11
vi	کچھ اس کتاب کے بارے میں =================	12
vii	چند اصطلاحات اور ان کی تعریفات ===============	16
viii	کتبِ احادیث اور ان کے مؤلفین کا مختصر تعارف ======	18
	فہرست احادیث	
1	اسلام وایمان واخلاص وقیامت ===============	32
2	عملی تبلیغ =========================	41
3	جنت میں لے جانے والے اعمال ===============	43
4	فتنۂ قبر =========================	47
5	اسلام میں اچھا یا برا طریقہ جاری کرنا ==============	51
6	جاہل رہنما =========================	58
7	فضائلِ اعمال =======================	63

Marfat.com

8	ریاء کار کا انجام ====================	68
9	عالم کی عابد پر فضیلت ====================	72
10	ثوابِ جاریہ ====================	78
11	استنجاء کا طریقہ ====================	80
12	بارگاہِ رسالت ﷺ میں حصولِ شفاء کے لئے حاضری ====	86
13	نرمی و آسانی ====================	89
14	مُردار کی کھال ====================	94
15	نمازِ فجر کے لئے جگانا ====================	98
16	اذان واقامت کی برکت اور وسوسۂ شیطانی ==========	100
17	اذان ونماز و جماعت کی فضیلت ================	103
18	مسجد میں داخل ہوتے وقت درود وسلام ===========	106
19	سترہ سنت ہے ====================	109
20	نماز کا طریقہ ====================	112
21	ذکرِ جہر و خفی ====================	118
22	جنتی عورت ====================	123
23	قبر میں تبرکات رکھنا سنت ================	128
24	بیماری میں حمد وثنا کی فضیلت ================	131
25	مسئلۂ تقدیر میں جھگڑا ====================	134

Marfat.com

26	مشرکین کو عذابِ قبر ========================	137
27	توریت کا نسخہ ========================	141
28	بکری کے بازو ========================	148
29	عورتوں کا اجتماع ========================	151
30	شیطانی آواز ========================	155
31	بارش میں برکت ========================	158
32	چیونٹی کی دعا ========================	160
33	تکبر کا انجام ========================	162
34	دعا کی قبولیت کا راز ========================	166
35	فرضوں کے بعد بغیر فاصلے کے نماز پڑھنا ============	169
36	جمعہ کے دن کی فضیلت ========================	174
37	تبلیغِ دین کے لئے وفود کی تیاری ================	180
38	نماز میں کلام ========================	183
39	اولاد کی تربیت ========================	192
40	قبر میں سوالات کی تیاری ================	197
☆	مؤلف کی دیگر بعض کتابوں کا تعارف ============	203

Marfat.com

عرضِ ناشر

اربعینِ رضوی حضرت علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی کی سب سے پہلی تالیف ہے، جسے آپ نے دیگر مصروفیات کے باوجود فقط بارہ روز میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت حاصل فرمائی۔ منفرد طرزِ تحریر کی بناء پر اس کتاب کو عوام وخواص نے بہت پسند فرمایا۔اور بذریعہ خطوط اور زبانی طور پر اس کا وقتاً فوقتاً اظہار بھی ہوتا رہا۔

سابقہ ایڈیشن میں ضروری ترمیم اور نئی پروف ریڈنگ کے بعد یہ کتاب نئے ٹائیٹل سمیت آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے۔ یہ تبدیلیاں اس کے حسن کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اس کتاب کے مطالعے کو بے حد سھل بھی بنائیں گی۔

اس کتاب کو نہ صرف خود مطالعے میں رکھئے بلکہ دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر احادیث کریمہ کی اشاعت کا ثواب حاصل کیجئے۔

اللہ تعالی ہمیں اپنی زندگی، فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں گزارنے کی توفیق دے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم مکتبہ اعلی حضرت (قدس سرہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ بمطابق 3 دسمبر 2001ء

Marfat.com

تقریظ

فاضل جلیل، عالمِ نبیل، استاذ العلماء والفضلاء، محسن اہل سنت، مہتمم مدرسۂ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد

مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ! اہلِ سنت و جماعت کی نمائندہ، تبلیغی و اصلاحی مشن کی حامل جماعت، کتاب وسنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے شجرۂ طیبہ نے جہاں عالمِ اسلام کو الحاد وزندقہ کی کڑی دھوپ میں سایۂ رحمت عطا کیا، وہاں بے شمار شیریں اور باقی رہنے والے پھل بھی عنائت کیے۔ چنانچہ امیرِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کے ایک تربیت یافتہ، منظورِ نظر و پیکرِ علم وادب عزیز القدر حضرت مولانا محمد اکمل عطا قادری رضوی عطاری مدظلہ العالی ہیں، جنہوں نے زیرِ نظر کتاب "اربعینِ رضوی" تالیف فرمائی ہے۔

بندہ نے کتاب ھذا کے چند اہم مقامات کو دیکھا ہے اور اس تالیف کو بہت زیادہ خوبیوں کا حامل اور اہلِ اسلام کے لئے انتہائی مفید پایا ہے۔ مؤلفِ موصوف نے انتخابِ احادیث میں ژرف نگاری اور کمال کا مظاہرہ کیا ہے اور شرح احادیث میں اسماء الرجال، توضیحات، نکات، محاسبہ،

Marfat.com

اور دعا جیسے عنوانات قائم کر کے ایک نئی اور جداگانہ طرز کی طرح ڈالی ہے، جو کہ فاضل مؤلف کی تخلیقی صلاحیتوں پر دال اور دلیل ہے۔ موصوف نے یہ خوبصورت انداز اور اہم عنوانات قائم کر کے جہاں اپنے ماحول کی برکات اور تربیت کے فیض کو لوگوں میں عام کرنے کی کوشش کی ہے، وہاں دورِ حاضر اور مستقبل کے شارحین کے لئے ایک عظیم باب کا اضافہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی سعی بلیغ کو منظور فرمائے اور اس عظیم علمی، روحانی اور فکری کاوش کو اپنے بندوں میں قبول عام فرمائے۔

این دعا از من جملہ جہاں آمین باد

دعاگو

[illegible]

مدرسہ غوثیہ جامع العلوم، خانیوال

Marfat.com

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ط

''اَلْاِنْتِسَاب''

''راقم الحروف اس تالیف کو اپنے ''ھادی و مُرَبّی امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی ابو بلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ اور'' قبلہ سید عبدالقادر قادری رضوی ضیائی باپو شریف مدظلہ العالی'' کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے کہ جن کی ''حکمت و دانائی'' کی برکت سے آج بے شمار اسلامی بھائی اور بہنیں ''نام کے مسلمان سے کام کے مسلمان'' بننے کی طرف خوشدلی واستقامت کے ساتھ گامزن ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر عافیت کے ساتھ قائم ودائم فرمائے' انہیں حاسدوں کے حسد' شریروں کے شر اور دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رکھے' قدم قدم پر بے شمار مدنی خوشیاں دیکھنی نصیب فرمائے اور ہمیں بھی انکے نقش قدم پر چل کر سنتوں کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

طالبِ مدینہ وبقیع ومغفرت

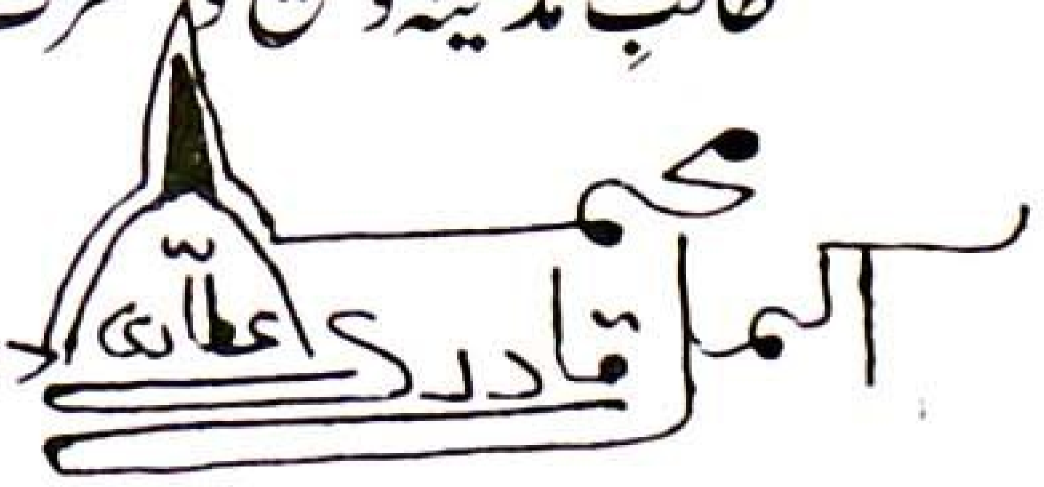

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

تیرا یکتا ہے دربار اللہ اللہ ھو
میرے مالک و مختار اللہ اللہ ھو

تو ہے مصور، تو ہے مؤخر، تو مومن، وَھاب
مُعِزّ بھی تو ہے، مذل بھی تو ہے، اَحَدُ صَمَدُ تواب
تو ہے رحمٰن، تو غفار " " " " "

رافِع، نافِع، جامع، واسِع، مانِع، عادل نُور
محصی، مُبْدِی، محیی، مغنی، ھادی اور شکور
تو ہے ملک، حَکَم، قہار.........

اول و آخر باطن و ظاہر، ماجِد اور مجید
خالِق، مالک، خافِض، قابض، واحِد اور حمید
باعِث، وارِث اور جبّار.........

علی، علیم وقوی، عظیم و والی اور وکیل
ولی، رحیم و غنی، حکیم و باقی اور جلیل
حق بھی بَرّ بھی اور ستار.........

سمیع، بصیر و بدیع، خبیر وباسِط اور شھید
رزاق ورحمٰن ومُقسِط، واجِد اور رشید
تو ہے قادِر تو مختار.........

آنکھوں میں آقا کے جلوے دل میں ہر دم یاد
یونہی عطّا کے گزریں روزوشب سن لے فریاد
تجھ پہ کچھ بھی نہیں دشوار.........

(علامہ محمد اکمل عطّا قادری)

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تیری سب سے اونچی شان صلی اللہ علیک وسلم
پورے عالم کی تو جان صلی اللہ علیک وسلم

راج دُلارا چاند سے پیارا دو جگ کا سردار
سب کا یاوَر سب کا ھادی حامئ روزِ شمار
تجھ سے اللہ کی پہچان ....

حامِد، عاقِب ،حاشِر، خاتم، فاتح ،عادِل، نور
مومن، طاہر ،طیب، صادِق، ناصِر و منصور
تو ہے صاحبِ قرآن ....

اول و آخر باطن و ظاہر عالم اور علیم
جامع ،قائم، ذاکر ،کامِل ،سابق اور کریم
تو ہے محبوبِ رحمٰن ....

ساقی کوثر ،شافع محشر ،شاہِ جودو عطا
ماہِ نبوت، مہرِ رسالت، فخرِ ارض ، سما
تو ہے مولیٰ کی بُرھان ....

نورِ مجسّم، فخرِ عالم ،صاحب خُلقِ عظیم
رافع، نافع ،شافع، دافع، عالم اور یتیم
تو ہے ھادیٔ اِنس و جان ....

نیّرِ اعظم، زینتِ عالم، سرورِ کون و مکاں
مالکِ جنت ،قاسمِ نعمت ،راحتِ قلب و جاں
تجھ سا کوئی نہیں انسان ....

اب تو عطؔا پر نظرِ کرم ہو کر دو بیڑا پار
قدموں میں بلوا لو آقا ہو جائے دیدار
للہ کر دو یہ احسان ....

(علامہ محمد اکمل عطؔا قادری)

Marfat.com

''کچھ اس کتاب کے بارے میں''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْمُصْطَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُجْتَبٰی، اَمَّا بَعْد، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مبلغ اعظم ﷺ کی ان چالیس احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل میں جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور الحمدللہ اس طرح مدنی مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ''راقم الحروف'' کا شمار بھی ان مؤلفین میں ہوگیا، جن سے شفیع محشر ﷺ نے شفاعت وگواہی کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''اس علم کی حد کتنی ہے کہ جب انسان اس تک پہنچے تو فقیہ ہوجائے؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو میری امت تک دین سے متعلق چالیس احادیث پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ وعالم اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور (اسکے ایمان واطاعت کی) گواہی دوں گا۔'' (شعب الایمان)

شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں ''اس حدیثِ پاک کی بناء پر سلف وخلف اکابر علماء کرام رحمھم اللہ اجمعین نے حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے امیدوار بننے اور آپ کو گواہ بنانے کیلئے اربعینیات (یعنی چالیس احادیث کے مجموعے) جمع کیں۔ ہر ایک نے دین کے کسی ایک پہلو سے متعلق چالیس اَحادیث کو جمع کیا اور اس فقیر حقیر (یعنی شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی دین کے ہر باب سے ایک ایک حدیثِ پاک لیکر چالیس احادیث کا ایک مجموعہ تالیف (یعنی جمع) کیا ہے۔ علمِ حدیث کی خدمت وتدریس کے بعد سب سے پہلے جس تالیف کی مجھے توفیق عطا ہوئی وہ ''اربعین'' ہے۔'' (اَشِعَۃُ اللَّمْعَات)

آپ کی وضاحتِ بالا سے معلوم ہوا کہ شفاعت وگواہی کی امید پر بے شمار بزرگانِ

Marfat.com

دین نے چالیس احادیث پر مشتمل کتب تصنیف فرمائیں اور ہر ایک نے اپنی اس کتاب کا نام ''اربعین'' رکھا۔ (اربعین عربی میں چالیس کو کہتے ہیں)۔ راقم الحروف نے بھی انہیں بزرگوں کی اِتباع میں اللہ تعالیٰ کی توفیقِ رفیق سے اس شرف کو حاصل کیا اور اس مجموعے کا نام، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے ''**اربعینِ رضوی**'' رکھا۔

اس کتاب میں ترتیب کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے کچھ ضروری اصطلاحات کی تعریفات ہیں، پھر اربعینِ رضوی میں جن کتبِ احادیث میں سے احادیث لی گئی ہیں، ان کتب اور انکے مؤلفین کا مختصر تعارف ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد چالیس احادیث ہیں اور ہر حدیثِ مبارکہ کے تحت پانچ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

(1) راوی (2) وضاحت (3) مدنی پھول (4) محاسبہ (5) دُعا

ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

راوی:۔

اسمیں مختصراً حدیثِ پاک کے راوی کا تعارف ہے۔

وضاحت:۔

اس کے تحت مدنی آقا ﷺ کے فصیح و بلیغ کلام کے ان پہلوؤں کی مختصراً وضاحت بزرگانِ دین کی مستند شروحات کی روشنی میں کی گئی ہے کہ جہاں تک ہمارے ناقص اذہان کی رسائی ''کامل طور پر'' ممکن نہ تھی ان شروحات میں،

☆ مرقات شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مرأۃ شرح مشکوٰۃ (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ اَشِعَّۃُ اللَّمعَات (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ فتح الباری شرح صحیح البخاری (علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

شامل ہیں' ان کے علاوہ صحاحِ ستہ کے حواشی سے بھی مدد لی گئی ہے۔

نوٹ:۔

احادیث کے ساتھ وضاحت کا پڑھنا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ بعض مدنی پھولوں کا احادیث سے اخذ کرنا، سمجھ میں آنا دشوار ہے۔

مدنی پھول:۔

اسمیں کلامِ مصطفیٰ ﷺ سے حاصل ہونے والے ہدایت وعبرت کے مدنی نکات جمع کئے گئے ہیں۔ کیونکہ بغیر شروحات کے صرف احادیث کے مطالعہ سے' بعض اوقات مکمل طور پر ہدایت کے حصول میں ناکامی رہتی ہے، اس طرح ہم ان فیوض وبرکات سے محروم رہ جاتے ہیں کہ جو مطالعہ کے بعد حاصل ہونی چاہئیں' اسکا اندازہ کتاب پڑھنے کے بعد بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

محاسبہ:۔

سعادت مند امتی وہ ہے کہ جو محبوبِ کبریا ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلنے والے پاکیزہ و بے عیب الفاظ کو سن کر یا پڑھ کر یوں غور وتفکر شروع کر دے کہ ''میں دعوائے غلامی کرنے کے باوجود اپنے پیارے آقا ﷺ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں یا نہیں؟'' کیونکہ اسی غور وتفکر کے نتیجے میں ''احکامات پر عمل پیرا ہونے'' کی سعادت حاصل ہوتی ہے' اور اس کی برکت سے انسان ''دنیا'' میں ''عزت'' اور ''آخرت'' میں ''حتمی فلاح'' حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے مسلمان بھائی احکامات مصطفیٰ ﷺ کو (معاذ اللہ) ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں' اپنا محاسبہ کرنے کیلئے کوئی تیار نہیں بلکہ محاسبے کا تو ذہن ہی ختم ہو چکا ہے، حالانکہ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو

Marfat.com

!اپنا حساب کرلو اس سے پہلے کہ (قیامت میں) تمہارا حساب کیا جائے۔'' (کیمیائے سعادت)۔

اسی خیال کے تحت اس مقام پر مدنی پھولوں کی روشنی میں ذاتی محاسبے کیلئے چند سوالات بیان کئے گئے ہیں' مجھ سمیت ہر مسلمان بھائی اور بہن کو چاہیے کہ اس محاسبے کے آئینے میں اپنے آپ کو انتہائی دیانت داری سے پرکھنے کی کوشش کرے۔ان شاءاللہ عزوجل اس کی برکت سے ظاہر و باطن کی اصلاح کی سعادت حاصل کرنے میں بہت آسانی محسوس ہوگی۔

دُعا:۔

آخر میں جن چیزوں کا حصول ضروری یا جن سے پرہیز لازم ہے' ان کے حصول یا ان سے پرہیز کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے محبوب بندوں کے وسیلے سے دعا تحریر کی گئی ہے' بہتر ہے کہ مطالعہ کرتے ہوئے ہر دعا پر آمین بھی کہتے جائیں، ہوسکتا ہے کہ یہ دعا' درجۂ مقبولیت حاصل کرلے اور اس کے بدلے میں بے شمار انعامات حاصل ہوجائیں۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے امت کے غم میں بہنے والے آنسوؤں کے صدقے میں' اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اسے میرے عظیم محسنوں یعنی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اور قبلہ باپو شریف دامت برکاتھم العالیہ کیلئے خصوصاً اور تمام علماء اہلسنّت و مشائخِ عظام رضی اللہ عنھم کیلئے عموماً بلندیٔ درجات کا سبب بنائے۔

آمین بجاہِ النبیِ الامین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿اے اللہ عزوجل قبول فرمالے (یہ دعا) امانت دار نبی کی عظمت و بزرگی کے وسیلے سے ان پر اللہ تعالیٰ' رحمت اور سلامتی نازل فرمائے﴾

Marfat.com

"چند اصطلاحات اور ان کی تعریفات"

کسی علمی یا فنی گروہ کے، کسی لفظ کے لغوی معنی کے علاوہ، کوئی خاص مفہوم مقرر کر لینے کو "اصطلاح" کہتے ہیں۔ اس کی جمع "اصطلاحات" ہے۔

نوٹ:۔

یہاں پر صرف "اربعین رضوی" میں مستعمل (یعنی استعمال شدہ) اصطلاحات کی ہی تعریفات بیان کی گئی ہیں۔

﴿۱﴾ اربعین:۔

چالیس احادیث کے مجموعے کو کہتے ہیں۔

﴿۲﴾ حدیث:۔

مدنی آقا ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان یا تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ (تقریر کا مطلب یہ ہے کہ ان نفوسِ قدسیہ کے سامنے کوئی بات کہی گئی یا کوئی کام کیا گیا اور ان حضرات نے نہ تو اس بات کا انکار کیا، نہ ہی اس فعل سے روکا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر اس بات کے درست ہونے اور فعل کے جائز ہونے کو پختگی عطا فرمائی۔)

﴿۳﴾ سنت:۔

شرعی اعتبار سے سنّت کا اطلاق زیادہ تر رحمتِ عالم ﷺ کے قول و فعل و تقریر پر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خلفاءِ راشدین (یعنی حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی) رضی اللہ عنھم کے طرزِ عمل کو بھی سنت کہتے ہیں۔ مدنی آقا ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ" تم میری اور خلفائے راشدین کی سنّت کو تھامے رکھو۔" (ترمذی. ابوداؤد)

(بعض اوقات لغوی معانی یعنی راہ، روش، طریقہ، عادت وغیرہ میں مستعمل ہے۔)

Marfat.com

〈۴〉متفق علیہ:۔

وہ حدیثِ پاک جو بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں موجود ہو۔

〈۵〉صحاحِ ستہ:۔

احادیثِ مبارکہ کی چھ(۶) مستند کتابیں یعنی بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابنِ ماجہ۔

〈۶〉جامع:۔

وہ کتاب ہے جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیر، فتن اور علاماتِ قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث درج کی گئی ہوں جیسے جامع بخاری، جامع ترمذی۔

〈۷〉سنن:۔

وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث، ابوابِ فقہ کی ترتیب کے موافق درج ہوں۔جیسے سننِ ابوداؤد، سننِ نسائی، سننِ ابن ماجہ۔

〈۸〉مُسْنَد:۔

وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ترتیبِ رتبی یا ترتیبِ حروفِ ہجایا تقدم وتاخرِ اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں جیسے مسندِ احمد و مسند دارمی۔

〈۹〉جُزْء:۔

وہ کتاب ہے کہ جسمیں صرف ایک مسئلہ کی احادیث جمع کی گئی ہوں جیسے جزء القراءۃ للبیھقی۔

〈۱۰〉راوی:۔

حدیثِ پاک بیان کرنے والا۔

Marfat.com

〈۱۱〉 صحابی:۔

وہ مسلمان جس نے مدنی آقا ﷺ کو آپ کی حیاتِ ظاہری میں' اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا..یا..شرفِ ملاقات حاصل کیا ہو اور پھر اس کا حالتِ ایمان میں ہی انتقال ہوا ہو۔

〈۱۲〉 تابعی:۔

وہ مسلمان جس نے کسی صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو ان کی حیاتِ ظاہری میں اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا..یا..شرفِ ملاقات حاصل کیا ہو اور پھر اس کا حالتِ ایمان میں ہی انتقال ہوا ہو۔

〈۱۳〉 اَعْرابی:۔

عرب کا دیہاتی۔

〈۱۴〉 تفسیر:۔

قرآن پاک کی شرح۔

(بعض اوقات اپنے لغوی معانی یعنی تشریح، تفصیل، توضیح، وضاحت وغیرہ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے) [1]

''کتبِ احادیث اور ان کے مؤلفین کا مختصر تعارف''

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا کہ یہاں صرف ان کتب اور ان کے مولفین کے مختصر ذکر کی سعادت حاصل کی جائے گی کہ جن کتب میں سے اربعین رضوی کیلئے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔

﴿1﴾ بخاری شریف

تقریباً تمام علماءِ اہلسنّت وامت کا اس پر اتفاق ہے کہ روئے زمین پر کتاب اللہ

[1]: ہر مقام پر ''امیر دعوتِ اسلامی'' سے ''امیرِ اہلسنت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی'' اور راقم الحروف سے ''مؤلف اربعینِ رضوی'' مراد ہیں۔

Marfat.com

(عزوجل) کے بعد بخاری شریف سے زیادہ کوئی صحیح ترین کتاب موجود نہیں۔ اس کتابِ مبارک کی تالیف کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تک حدیثِ پاک کی کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی کہ جس میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہو' چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اس کام کیلئے ارشاد فرمایا' اسی زمانے میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ ''آپ مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے پنکھا جھل کر مکھیاں [1] اڑا رہے ہیں۔'' اس خواب کی یہ تعبیر کی گئی کہ ''آپ' رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹی باتوں کو دُور فرمائیں گے۔'' چنانچہ آپ نے صحیح احادیث جمع کرنے کا عزمِ مصمم (یعنی پختہ ارادہ) کرلیا۔ آپ نے اپنی اس کتاب کیلئے چھ لاکھ احادیث میں سے احادیث کا انتخاب فرمایا۔ حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے آپ کا معمول تھا کہ پہلے غسل فرماتے' پھر دو رکعت نماز پڑھ کر حدیثِ پاک کی صحت کے بارے میں استخارہ فرماتے اور پھر اسے کتاب میں درج فرماتے۔ آپ کی' احادیث جمع کرنے کے سلسلے میں یہ پرخلوص خدمت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہوگئی' چنانچہ ابوزید مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ میں' بیت الحرام میں رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان سویا ہوا تھا' میں نے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا'

''اے ابوزید (رحمۃ اللہ علیہ)! شافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے؟'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ کی کتاب کون

---

[1] :- یہ صرف ایک خوابی منظر' تھا ورنہ ظاہراً رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر پر کبھی بھی مکھی نے بیٹھنے کی جرات نہ کی جیسا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''شفاء شریف'' میں ذکر فرمایا کہ یہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ آپ کے جسدِ اطہر پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔''

Marfat.com

سی ہے؟'' فرمایا'' محمد بن اسمٰعیل (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی صحیح بخاری۔''

صحیح بخاری میں موجود احادیثِ کریمہ کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ حافظ ابنِ صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کل احادیث ''سات ہزار دوسو پچھتر ۷۲۷۵'' اور علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کل تعداد ''سات ہزار تین سوستانوے ۷۳۹۷'' ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

مؤلّفِ صحیح بخاری

آپ کا نام ''محمد بن اسمٰعیل (رحمۃ اللہ علیہ)'' اور کنیت ''ابو عبداللہ'' ہے۔ ''۱۳ شوال ۱۹۴ھ'' میں ''بخارا شہر'' میں پیدا ہوئے' اسی کی نسبت سے ''بخاری'' کہلاتے ہیں۔ آپ بچپن میں ہی نابینا ہو گئے تھے۔ اطباء و معالجین علاج سے مایوس ہو گئے' آپ کی عابدہ و زاہدہ والدہ محترمہ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رو رو کر آپ کے لئے بصارت کا سوال کیا' چنانچہ ایک رات خواب میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تیری گریہ زاری اور دعاؤں کی برکت سے تیرے بیٹے کی بینائی لوٹا دی ہے۔'' صبح جب آپ نے صاحبزادے کو ملاحظہ فرمایا تو ان کی آنکھیں درست ہو چکی تھیں۔''

آپ بے مثال قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ چنانچہ جس کتاب کو ایک مرتبہ ملاحظہ فرما لیتے' حفظ ہو جاتی۔ آپ کو تین لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں' جن میں ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں۔ آپ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے' اکثر اپنے کام خود کیا کرتے تھے' کثرت سے نوافل پڑھتے' شب بیداری فرماتے اور روزے رکھا کرتے۔ رمضان المبارک میں ہر روز ایک قرآنِ پاک کا ختم فرماتے' آپ کا وصال شریف یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال (۶۲) کی عمر میں خرتنگ نامی بستی میں ہوا۔

﴿2﴾ مسلم شریف

صحاحِ ستہ میں بخاری شریف کے بعد' مسلم شریف کا مرتبہ ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اپنی اس کتاب کے بارے میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ "اگر محدثین دو سو سال بھی احادیث لکھتے رہیں، پھر بھی ان کا مدار (یعنی انحصار) اسی کتاب پر ہوگا۔" بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابوعلی زعفرانی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ "تمہاری بخشش کا سبب کیا چیز بنی؟" آپ نے قریب رکھی ہوئی مسلم شریف کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی۔"

۱۵ سال کی طویل محنت وجدوجہد کے بعد یہ عظیم الشان کتاب معرضِ وجود میں آئی۔ اس کی احادیث کی کل تعداد میں اختلاف ہے، ابوالفضل احمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کی کل تعداد بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ اور ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ تقریباً آٹھ ہزار بیان فرماتے ہیں۔

مؤلفِ مسلم شریف

آپ کا نام "مسلم بن الحجاج" اور کنیت "ابوالحسین" ہے۔ خراسان کے شہر نیشاپور میں "۲۰۲ھ یا ۲۰۴ھ یا ۲۰۶ھ" میں دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ سرخ وسفید رنگ، طویل القامت اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ اکثر عمامہ شریف باندھتے تھے۔ اپنی ذاتی ضروریات کی تکمیل کیلئے تجارت کیا کرتے تھے۔

آپ کے وصال کا واقعہ بے حد عجیب وغریب ہے۔ اس طرح کہ آپ سے، کسی مجلس میں ایک حدیثِ پاک کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فی الحال آپ کے ذہن میں اس سے متعلق معلومات موجود نہ تھیں، چنانچہ گھر آکر اس کی تلاش شروع فرمادی۔ قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ حدیثِ پاک کی تلاش کے دوران آپ ایک ایک کھجور بھی کھاتے رہے۔ حد درجہ توجہ واستغراق کے باعث کھجوروں کی مقدار کی جانب دھیان نہ رہا، اور آپ نے کھاتے کھاتے پورا ٹوکرا ہی خالی فرمادیا اور یہی کثرت آپ کے وصال کا سبب بن گئی اور یوں آپ ۲۴ رجب ۲۶۱ھ، اتوار کے دن شام کے وقت، دارِ فانی سے کوچ

Marfat.com

فرما گئے۔

﴿3﴾ جامع ترمذی

اس کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ''اس کتاب کی طرح، عِلَلِ حدیث کے بیان، صحیح وحسن وضعیف کی نشاندہی کرنے، سلف و خلف کے مذاہب بیان کرنے اور مجتہدین کے اختلافات ظاہر کرنے میں کوئی بھی کتاب تالیف نہیں کی گئی۔'' علماء کرام نے اس کتاب کے بارے میں کہا ہے ''یہ کتاب مجتہد کیلئے کافی ووافی اور مقلد کو بے نیاز کردینے والی ہے۔'' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب کے بارے میں خود ارشاد فرماتے تھے کہ ''جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو، وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کلام فرما رہے ہیں۔'' اس میں کُل احادیث کی تعداد ''۳۹۵۶'' بتائی گئی ہے۔

مؤلفِ ترمذی

آپ کا نام ''محمد'' اور کنیت ''ابوعیسیٰ'' ہے۔ ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ''ترمذ'' میں پیدا ہوئے، اسی کی نسبت سے ترمذی کہلاتے ہیں۔ آپ بہت عابد وزاہد اور نرم دل کے مالک تھے۔ اکثر گریہ وزاری فرماتے رہتے، جس کے سبب اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ آپ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

آپ بے مثال قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تهذيب التهذيب'' میں اس کے بارے میں ایک واقعہ درج فرمایا ہے کہ ''امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک شیخ سے ان کی احادیث کے دو جزء نقل کئے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے، مجھے اب تک ان اجزاء کی جانچ پڑتال کا موقع نہ ملا تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ ''آپ ان احادیث کی قرأت کیجئے اور میں سن کر تصحیح کرتا جاؤں گا۔'' شیخ نے منظور فرمالیا۔ میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش

98172

Marfat.com

کیا، لیکن وہ نہ ملے۔ بالآخر میں نے ان اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لئے اور شیخ سے قرأت کی درخواست کی۔

شیخ، قرأت فرماتے رہے اور میں انہیں اپنے ذہن میں محفوظ کرتا رہا۔ اچانک شیخ کی نگاہ ان سادہ کاغذوں پر پڑ گئی۔ ناراض ہو کر فرمانے لگے ''تم کو شرم نہیں آتی، مجھ سے مذاق کرتے ہو؟'' میں نے ان کی خدمت میں سارا معاملہ عرض کیا اور کہا کہ ''آپ کی بیان کردہ تمام احادیث مجھے یاد ہو گئی ہیں۔'' فرمایا ''سناؤ۔'' میں نے وہ تمام احادیث لفظ بلفظ سنا ڈالیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان کیلئے چالیس (۴۰) ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے روایت کی جاتی تھیں، میں نے انہیں بھی اسی طرح ترتیب وار سنا دیا۔ اس پر شیخ خوش ہو کر ارشاد فرمایا ''مَارَأَیْتُ مِثْلَکَ'' میں نے تمہاری مثل کوئی نہیں دیکھا۔''

۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو ترمذ کے مقام پر ہی آپ کا وصال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

﴿4﴾ سننِ ابوداؤد شریف

یہ شہرۂ آفاق و مایہ ناز کتاب بغداد شریف میں لکھی گئی۔ بعدِ تصنیف، علماء اسلام نے اسے بے حد پسند فرمایا اور فراخ دلی کے ساتھ اس کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا، چنانچہ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''دین کے مقدمات (یعنی معاملات) کا علم حاصل کرنے کیلئے کتاب اللہ (عزوجل) اور سننِ ابوداؤد کافی ہیں۔'' امام حافظ ابوجعفر لکھتے ہیں کہ ''احادیثِ فقہ کے حصر و احصاء (یعنی احاطہ کرنے) میں ابوداؤد کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ صحاحِ ستہ کے باقی مصنفین میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علمِ حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہد کیلئے کافی ہے۔'' امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ''جو شخص فقہ میں اشتغال رکھتا ہو اس کو سننِ ابوداؤد کا خوب غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے' کیونکہ عام احکام جن احادیث پر موقوف ہیں وہ تمام اس کتاب میں آ گئی ہیں اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اس طرح تلخیص و تہذیب

Marfat.com

(یعنی پاک وصاف کرنے) کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ان سے احکام کو حاصل کرنا سہل ہو گیا ہے۔"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی اس پرخلوص خدمت کو بارگاہ رسالت ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل ہے، چنانچہ حسن بن محمد بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ایک بار خواب میں مجھے سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارتِ پاک حاصل ہوئی آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "جو شخص سنن (یعنی سنتوں) کا علم حاصل کرنا چاہے وہ سننِ ابوداؤد کا علم حاصل کرے۔" اسمیں کل ۴۸۰۰ احادیث" جمع کی گئی ہیں۔

مؤلفِ سننِ ابو داؤد شریف

آپ کا نامِ مبارک "سلیمان بن اشعث بن اسحاق" اور کنیت "ابوداؤد" ہے۔ "۲۰۲ھ یا ۲۱۰ھ" میں سَجِستَان میں پیدا ہوئے اسی کی نسبت سے سَجِستَانِی کہلاتے ہیں۔ آپ بہت بڑے عابد وزاہد، نہایت منکسر المزاج اور بے حد سادگی پسند تھے۔ کسی نے دیکھا کہ آپ کی ایک آستین فراخ اور ایک تنگ ہے، وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا "ایک کشادہ اس لئے ہے تاکہ اس میں اپنی کتاب کے کچھ اجزاء رکھ سکوں اور دوسری تنگ اس لئے ہے کہ بلاوجہ کشادہ رکھنا اسراف میں داخل ہے۔"

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ، آپ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ جب آپ کو اطلاع ملی تو بہت خوش ہوئے اور آگے بڑھ کر حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" اے شیخ! ذرا اپنی وہ زبانِ مبارک دکھائیں کہ جس سے آپ، احادیثِ رسول ﷺ بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں۔" آپ نے اپنی زبان باہر نکال دی، حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو انتہائی عقیدت کے ساتھ بوسہ دیا۔ آپ کا وصال شریف "۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو جمعہ کے دن ہوا۔

Marfat.com

﴿5﴾ سننِ نسائی شریف

یہ کتاب' سرمایہ حدیث میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعض علماء نے اسے بخاری شریف پر بھی فوقیت دی ہے، چنانچہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''بعض مغربی محدثین نے تصریح کی ہے کہ امام نسائی کی کتاب' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح بخاری سے زیادہ بہتر ہے۔'' اور محدث ابن احمر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض مشائخ سے یہاں تک روایت کیا کہ ''سنن نسائی' علمِ حدیث کی تمام تصانیف میں سب سے افضل ہے اور کتب اسلامیہ میں یہ اپنا نظیر نہیں رکھتی۔اس میں ''۵۷۶۱'' احادیث نقل کی گئی ہیں۔

مولفِ سننِ نسائی شریف

آپ کا اسم شریف ''احمد بن شعیب'' اور کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' ہے۔آپ ۲۱۵ھ میں خراسان کے مشہور شہر ''نَسَاء'' میں پیدا ہوئے' اسی نسبت سے ''نَسَائی'' کہلاتے ہیں۔آپ نے ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد پندرہ سال کی عمر میں علمِ حدیث حاصل کرنا شروع فرمایا اور اس کے لئے بے شمار شہروں میں جا کر کثیر اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض کیا۔آپ بے حد خوبصورت اور توانا جسیم تھے' قیمتی و عمدہ لباس پہنتے اور اعلیٰ قسم کا کھانا تناول فرماتے' لیکن اس کے ساتھ ساتھ بے حد عبادت گزار اور شب بیدار بھی تھے' آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔حکام کی مجلس سے ہمیشہ پرہیز فرماتے۔

آپ کا انتقال ''۱۳ صفر ۳۰۳ھ'' میں ہوا۔وجہِ انتقال یہ ہوئی کہ آپ نے جامع دمشق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان فرمائے' جس کی بناء پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض و عناد رکھنے والے مشتعل ہو گئے اور آپ کو شدید زدوکوب کیا گیا۔خدام گھر لے آئے، آپ نے ارشاد فرمایا ''مجھے فوراً مکہ معظمہ پہنچا دو۔تا کہ مکہ مکرمہ میں یا اسکے راستے میں انتقال ہو جائے۔'' چنانچہ مکہ مکرمہ پہنچنے پر آپ کا وصال ہوا' اور ایک روایت کے مطابق

Marfat.com

راستے میں رملہ (فلسطین) کے مقام پر انتقال ہوا' پھر وہاں سے مکہ شریف منتقل کیا گیا۔

﴿6﴾ سننِ ابنِ ماجہ

اس کتاب کو پانچویں صدی ہجری کے آخر میں صحاحِ ستہ میں شمار کیا گیا۔ جب یہ کتاب تصنیف کر کے حافظ ابوذرعہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ''اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو اس دور کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار ہوکر رہ جائیں گی۔''

اس کتاب کی سب سے اہم خوبی اور انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی حدیث مکرر (یعنی دوبارہ) نہیں لائی گئی' یہ وہ خوبی ہے کہ جس سے بقیہ کتبِ حدیث خالی ہیں' اس میں موجود احادیث کی تعداد ''۴۰۰۰'' ہے۔

مؤلفِ سننِ ابنِ ماجہ

آپ کا ''اسم گرامی محمد بن یزید'' لقب حافظ'' اور ''کنیت ابوعبداللہ'' تھی۔ ''ماجہ'' آپ کے والد کا لقب تھا۔ ''۲۰۹ھ'' کو عراق کے مشہور شہر ''قزوین'' میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد حصولِ علم حدیث کیلئے بے شمار مقامات پر سفر فرمایا۔ آپ اپنے دور کی محترم و پرخلوص شخصیت تھے۔ ۶۴ سال کی عمر میں ''۲۲ رمضان المبارک ۲۷۳ھ'' میں پیر کے دن وصال فرمایا۔

﴿7﴾ مسندِ امام احمد

یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ اس کی باقاعدہ ترتیب کیلئے آپ کو مہلت نہ مل سکی' چنانچہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے نے کچھ اضافے کے ساتھ اس کو مرتب کیا۔ اس میں کل ''۴۰,۰۰۰'' احادیث ہیں جن کا تقریباً ساڑھے سات لاکھ (۷۵۰۰۰۰) احادیث میں سے انتخاب کیا گیا ہے' اس کتاب کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے' تھے کہ ''اس کتاب کو معیار اور مرجع

Marfat.com

قرار دیا جائے اور جو حدیثِ پاک اس میں نہ ہو اس کو غیر معتبر مانا جائے۔"

مؤلفِ مسند امام احمد

آپ کا نامِ مبارک "احمد بن حنبل" اور کنیت "ابو عبداللہ" ہے۔ ربیع الاول کے مہینے میں "۱۶۴ھ" میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک بہت بڑی علمی شخصیت تھے' امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رضی اللہ عنھم کے علاوہ بے شمار محدثین آپ کے شاگرد رہے ہیں۔ آپ کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ "میں نے دوسو ماہرین علم سے استفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا' لیکن ان میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مثل کوئی نہ تھا' آپ کبھی عام دنیاوی کلام نہ کرتے تھے' جب بھی گفتگو فرماتے تو موضوع کوئی علمی مسئلہ ہی ہوتا۔" اور حضرت سعید بن خلیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "اگر امام احمد بن حنبل بنی اسرائیل میں ہوتے تو بلاشبہ ایک معجزہ کہلاتے۔" اور حضرت ابوالعباس احمد بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ "جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد' تمام مسلمانوں کی نیکیاں آپ کے میزان میں ہیں' اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کے تمام لوگوں کا علم وعمل آپ کے میزان میں ہے۔"

آپ فقروفاقہ کے باوجود' بہت خوددار اور بے نیاز تھے' ایک مرتبہ کھانے کیلئے کچھ نہ تھا' مجبوراً اپنی نعلین گروی رکھ کر روٹیاں خریدیں۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا' تو کچھ رقم آپ کی طرف ہدیۃً بھیجی' لیکن آپ کے ضمیر نے گوارا نہ کیا چنانچہ شکریے کے ساتھ تمام رقم واپس لوٹادی اور خود محنت ومشقت کے ذریعے اپنی ضرورت پوری کی۔

آپ دن رات میں ۳۰۰ نوافل پڑھتے اور سات راتوں میں نوافل میں ایک قرآن مجید ختم فرمالیتے تھے۔ آپ کے پاس مدنی آقا ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا' آپ اس مقدس بال کو ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے' کبھی آنکھوں سے لگاتے اور کبھی بیمار ہوتے تو اسے

Marfat.com

پانی میں ڈبو کر اس پانی سے شفا حاصل فرماتے۔

آپ زبردست حافظِ حدیث تھے' آپ کو تقریباً ''دس لاکھ احادیث'' زبانی یاد تھیں۔ ۷۷ سال کی عمر میں ''۲۴۱ھ'' میں وصال فرمایا۔

﴿8﴾ مُؤطّا امام مالک

فنِ حدیث میں سب سے پہلی مدون (یعنی ترتیب دی ہوئی) کتاب ''مؤطا امام مالک'' ہی ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو بہت محنت وخلوص سے تصنیف فرمایا' جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ نے اسے تصنیف فرمانا شروع کیا تو آپ کو دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی اس فن میں لکھنا شروع کر دیا' بعض لوگوں نے عرض کی کہ ''آپ کیوں اپنے آپ کو اس تصنیف کی وجہ سے تکلیف میں ڈال رہے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرز کی کتابیں لکھنی شروع کر دی ہیں؟'' آپ نے فرمایا ''عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کا کام محض اللہ عزوجل کیلئے ہے؟'' چنانچہ مؤطا کے ظہور کے بعد وہ تمام کتابیں اپنی رونق وشہرت کھو بیٹھیں اور اس زمانے کی تالیفات میں سے سوائے مؤطا کے کسی کا نام ونشان موجود نہیں۔

آپ تصنیف سے فارغ ہوئے تو اپنا اخلاص ثابت کرنے کیلئے مسودہ کے تمام اوراق کو پانی میں ڈال دیا اور فرمایا ''اگر ان میں سے ایک ورق بھی بھیگ گیا تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔'' لیکن یہ آپ کے اخلاص اور صدقِ نیت کا نتیجہ تھا کہ پانی میں ڈالنے کے باوجود' ان اوراق میں سے ایک ورق بھی نہ بھیگا' چنانچہ اس نیک و پاکیزہ کام میں ''آپ کی صرف اور صرف اللہ عزوجل کی رضا کے حصول کی نیت تمام لوگوں پر واضح ہوگئی۔''

اسی اخلاص کی برکت تھی کہ یہ کتاب' مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی' چنانچہ محمد بن سری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کی کہ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک

Marfat.com

وسلم)! مجھے کچھ احادیث ارشاد فرمائیے تاکہ میں انہیں آپ سے روایت کروں۔" مدنی مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے ابن السری! میں نے مالک کو ایک خزانہ دیا ہے، جس کو وہ تم میں تقسیم کریں گے اور یاد رکھو وہ خزانہ موطا ہے۔" پھر فرمایا "اللہ عزوجل کی کتاب اور میری سنت کے بعد مسلمانوں کے لئے موطا سے زیادہ کوئی صحیح چیز نہیں ہے۔ اس کتاب کا سماع کرو (یعنی سنو) اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔"

اس کو "موطا" اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ **مُواطاۃ** "بمعنی "موافقت سے ماخوذ ہے۔ چونکہ اس کتاب کے ساتھ اس زمانے کے تمام علماء نے موافقت کی تھی اس لئے اسے "موطا" کہا جاتا ہے یعنی "موافقت شدہ"۔ اس میں "۱۷۲۰" احادیث کا ذخیرہ موجود ہے۔

مؤلفِ مؤطا امام مالک

آپ کا اسم شریف "مالک بن انس" اور لقب "امامِ دارالھجرت" ہے۔ آپ دراز قد، فربہ بدن اور سفید مائل بہ زردی رنگت کے مالک تھے۔ عام طور پر سفید لباس زیبِ تن فرماتے، عمامہ شریف باندھتے اور شملہ دونوں شانوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔

آپ کو تحصیل علم کا بہت شوق تھا، لیکن کتابیں خریدنے کیلئے پیسے نہ تھے، چنانچہ مکان کی چھت توڑ کر اس کی لکڑیاں فروخت کر کے کتابیں خریدیں۔

آپ مدینہ منورہ کا بے حد ادب فرماتے، چنانچہ آپ نے حدودِ حرم مدینہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہ فرمائی، ہمیشہ شہر سے باہر تشریف لے جاتے، نہ مدینے میں کبھی جوتا پہنتے نہ سواری پر سوار ہوتے۔ آپ فرماتے تھے "جس شہر میں رسول ﷺ کا روضہ انور ہو، اس شہر کی سرزمین کو سواری کے قدموں سے روندتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔"

درسِ حدیث کیلئے بہت اہتمام فرماتے، غسل کر کے عمدہ اور صاف لباس زیب تن فرماتے پھر خوشبو لگا کر جلوہ افروز ہوتے، دوران درس کبھی پہلو نہ بدلتے، جب تک درس جاری رہتا، انگیٹھی میں عود اور لوبان ڈالتے رہتے۔ آپ کا یہ اندازِ ادب اور عشق، مدنی آقا

Marfat.com

ﷺ کو اتنا پسند آیا کہ خود ارشاد فرمایا ''میری کوئی رات ایسی نہیں گزری کہ جس میں' میں نے مدنی آقا ﷺ کی زیارت نہ کی ہو۔''

آپ کا وصال ماہ صفر یا ۱۰ ربیع الاول کو ''۹۷اھ'' میں ہوا۔

﴿9﴾ مسند دارمی

یہ کتبِ احادیث میں ایک عمدہ و مفید کتاب ہے۔ اس میں ''۱۵'' ایسی احادیث موجود ہیں کہ جن میں امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ اور مدنی آقا ﷺ کے درمیان صرف ''تین واسطے'' ہیں۔ موجودہ نسخہ مسندِ دارمی میں ''۳۵۵۷'' احادیث درج ہیں۔ جنہیں ''۱۴۰۸'' ابواب میں متفرق طور پر جمع کیا گیا ہے۔

مُؤلّفِ مسندِ دارمی

آپ کا نام مبارک ''عبداللہ بن عبدالرحمان سمرقندی'' اور کنیت ''ابو محمد'' ہے۔ چونکہ آپ کا تعلق ''قبیلہ دارِم بن مالک'' سے تھا چنانچہ اسی کی نسبت سے دارِمی مشہور ہیں۔

آپ کی ولادت ۱۸۱ھ میں ہوئی۔ بہت متقی' پرہیز گار اور عابد وزاہد تھے۔ کثرت سے سفر اختیار فرمایا کرتے اور دور دراز شہروں میں علماءِ حدیث کی خدمت میں حاضر ہو کر علمِ حدیث حاصل کیا۔ آپ کو تقریباً ایک لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ سے امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی جیسے ائمہ حدیث نے' احادیث روایت کی ہیں۔

وصالِ مبارک پیر کے دن' یوم' عرفہ میں ۲۵۵ھ میں ہوا۔ جس وقت آپ کی وفات کی خبر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے انتہائی صدمہ سے سر جھکا لیا' آنکھوں سے اشک بہنے لگے اور زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ کیلئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) جاری ہو گیا۔

مؤلف دار قطنی

آپ کا اسم گرامی ''علی بن عمر'' اور کنیت ''ابوالحسن'' ہے۔ ۳۰۵ھ یا ۳۰۶ھ میں بغداد کے

Marfat.com

ایک بڑے محلے ''دار قطن'' میں پیدا ہوئے اس کی نسبت سے دار قطنی کہلاتے ہیں۔

آپ اپنے زمانے میں حافظِ حدیث، فاضل، محدث، عالم باعمل اور یگانۂ وقت تھے۔ نیز علمِ حدیث، حدیث کی علل پہچاننے، اسماءِ رجال اور راویوں کی شناخت میں بے مثل تھے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ''اس باب میں ان کے بعد، ان جیسا کوئی دوسرا شخص پیدا نہ ہوا اور یہ فن آپ پر ختم ہو گیا''۔

آپ تفسیر وفقہ اور ادب وشعر میں درجۂ کمال پر فائز تھے۔ آپ سے حافظ ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری، قاضی ابو طیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے احادیث روایت کیں۔

حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ''آپ نے دار قطنی جیسا کوئی شخص دیکھا ہے؟'' آپ نے جواباً فرمایا ''دار قطنی نے تو خود اپنے جیسا کوئی دوسرا نہیں دیکھا تو مجھے اس جیسا دوسرا شخص کہاں نظر آئے گا۔''

آپ بغداد میں ہی ۳۸۵ھ، ۲۲ ذیقعد، بدھ کے روز فوت ہوئے۔

Marfat.com

حدیثِ پاک نمبر {1}

اسلام و ایمان و اخلاص و قیامت

حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا جس کے کپڑے بہت سفید اور بال نہایت کالے تھے، [1] اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی نہ دیتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا، [2] یہاں تک کہ وہ شخص، رحمتِ دو عالم ﷺ کے سامنے اس طرح بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے دونوں گھٹنے، آپ کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے [3] اور عرض کی، ''یا محمد [4] (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ [5]''

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت و استطاعت [6] کی صورت میں کعبۃ اللہ (عزوجل) کا حج کرے۔'' (یہ سنکر) اس نے عرض کی ''آپ نے سچ فرمایا۔'' (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''ہمیں اس کی بات سے تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتا بھی ہے اور پھر آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔'' [7]

پھر اس نے عرض کی ''مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟'' [8] نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں (علیھم السلام)، روزِ قیامت اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔'' [9] اس نے عرض کی ''آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔'' (اس کے بعد) اس نے عرض کی مجھے اِحسان کے متعلق بتائیے؟'' [10] فرمایا کہ ''تو اللہ عزوجل کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، [11] اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ خیال رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ [12]'' پھر اس نے عرض کی کہ ''مجھے

Marfat.com

قِیامت کے متعلق بتائیے۔'' ارشاد فرمایا کہ ''تو جس سے پوچھ رہا ہے (یعنی میں) وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والے (یعنی تجھ) سے زیادہ جاننے والا نہیں۔ [۴] ''اس نے عرض کیا کہ ''(اچھا تو) مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے؟'' ارشاد فرمایا کہ ''لونڈی اپنے مالک کو جنے گی [۵] اور تو ننگے پاؤں والوں، ننگے بدن والوں، فقیروں اور بکریاں چَرانے والوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھے گا۔'' [۱۶]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''پھر وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر ٹھہرا رہا تو رسولِ اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟'' میں نے عرض کی کہ ''اللہ تعالیٰ اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا کہ ''وہ جبرائیل تھے [۱۷]، تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔'' [۱۸]

(الصحیح لمسلم)

﴿ راوی ﴾

آپ کی کنیت ''ابو حَفص'' ''لقب'' فاروق'' اور خطاب ''امیر المومنین'' ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ اسلام لانے والے چالیسویں مسلمان ہیں۔ ۱۳ھ میں خلیفہ مقرر ہوئے اور ۱۰ سال ۶ ماہ خلافت فرمائی۔ ۶۳ سال کی عمر میں، ۲۶ ذوالحجۃ ۲۳ھ میں، بدھ کے دن، مسجدِ نبوی (ﷺ) میں نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا، اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ حضرت صُہیب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، آپ سے ''۵۲۷'' احادیث روایت کی گئی ہیں۔

{وضاحت}

[۱] یعنی وہ دور دراز کا سفر طے کر کے نہ آئے تھے، ورنہ کپڑے ضرور گرد آلود ہوتے۔

[۲] جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مدینہ منورہ کے باشندے نہ تھے۔

[۳] بالکل اسی طرح جیسے نمازی التحیات پڑھتے وقت بیٹھتا ہے۔

Marfat.com

۴؎ سرکارِ مدینہ ﷺ کو نام شریف کے ساتھ پکارنا حرام وممنوع ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

"لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ط رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان شریف۔ پ ۱۸، النور۔ ۶۳)

مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں "اس آیتِ مبارکہ کے ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ ﷺ معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یانبیَ اللہِ، یاحبیبَ اللہِ، یا رسولَ اللہِ (صلی اللہ علیک وسلم) کہے۔"

تفسیرِ صاوی میں اسی آیتِ پاک کے تحت ہے "یعنی رسول اللہ ﷺ کو ان کے نامِ اقدس کے ساتھ نداء کرکے یوں مت کہو 'یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم)' اور نہ آپ کو آپ کی کنیتِ مبارکہ کے ساتھ پکارو کہ یوں کہو 'یَااَبَاالْقَاسِم' بلکہ انہیں تعظیم وتکریم وتوقیر کے ساتھ نِداء دو چنانچہ اس طرح کہو 'یارسولَ اللہ، یا نبیَ اللہ، یا امامَ المرسلین، یارسولَ ربِ العلمین، یا خاتمَ النبیین' وغیرہ۔

حدیث پاک میں مذکور واقعہ یا تو اس آیتِ مبارکہ کے نزول سے پہلے کا ہے یا پھر فرشتے اس حکم سے خارج ہیں۔

۵؎ لغت میں اسلام "فرمانبرداری، خوشی ورغبت سے جھک جانے اور کسی قسم کی سرکشی کے بغیر کسی کا حکم تسلیم کرلینے" کے معنی میں آتا ہے" اور شریعت میں اسلام "احکامِ الٰہی عزوجل کی اطاعت اور دینِ اسلام کے پانچ اَرکان (جو حدیثِ پاک میں مذکور ہیں) کو بجالانے کا نام ہے" گویا کہ اِسلام ظاہری اَعمال کو کہتے ہیں۔

۶؎ طاقت واستطاعت کا مطلب یہ ہے کہ وہ تندرست ہو اور سفر کے خرچ اور سواری پر قادر

Marfat.com

ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں اس کی ضرورت سے زائد ہوں یعنی مکان' لباس' خادم' سواری کا جانور' پیشے کے اوزار' خانہ داری کا سامان اور قرض وغیرہ سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جا سکے اور وہاں سے سواری پر ہی واپس آ سکے اور جانے سے واپسی تک گھر والوں اور مکان کی مرمت کیلئے کافی مال چھوڑ جائے۔'' (عالمگیری' درمختار) [1]

۷ کیونکہ سوال کرنا ''لاعلمی'' کی علامت ہے اور تصدیق کرنا ''پہلے سے کسی چیز کے معلوم ہونے کی۔''

۸ ایمان کے لغوی معنی ہیں ''امن دینا''۔ اور شریعت میں ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ آیا دل سے اس کی تصدیق کرنا'' ایمان کہلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کا تعلق ظاہر سے اور ایمان کا باطنی اعتقاد سے ہے۔'' اور یاد رکھئے کہ ان دونوں کے مجموعے کو دین کہتے ہیں۔

۹ یعنی اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہر اچھی بری چیز کو ازل سے جانتا ہے اور اسے ایک خاص انداز پر پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ کائنات میں ہو چکا یا ہوگا' سب اس کے ارادے کے مطابق ہے اور لوحِ محفوظ میں تحریر ہے۔ تقدیر کے بارے میں دو مسئلے ہمیشہ ذہن میں رکھنے چاہئیں۔

مسئلہ (1) :۔ قضاء و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آ سکتے۔ اتنا سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر بے جان چیزوں کی مثل بے حس و حرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اسے ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام، چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے، نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے، اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور ''اسی بناء پر اس کی پکڑ بھی ہے۔'' اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں باتیں گمراہی ہیں۔ (بہار شریعت۔ حصہ اول)

مسئلہ (2) :۔ برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی (یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی) کے حوالے کرنا بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے ''اللہ تعالیٰ کی جانب''

---

[1] :۔ ارکانِ اسلام سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کیلئے بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمائیے

Marfat.com

سے کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو "شامتِ نفس" تصور کرے۔ (ایضاً)

نوٹ:۔ تقدیر کے مسائل میں غور و فکر کرنا یا جھگڑنا سختی سے منع ہے اس کے لئے حدیثِ پاک نمبر (۲۵) ملاحظہ فرمائیے۔

۱۰ یہاں اِحسان سے مراد اِخلاص ہے یعنی مجھے اِخلاص کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔

۱۱ یعنی اگر تُو اللہ عزوجل کو دیکھ رہا ہوتا تو تیرے دل میں کس قدر ہیبت و تعظیم ہوتی اور تُو کتنے خشوع و خضوع سے عبادت کو ادا کرتا، بس اسی طرح نیک اعمال کو ادا کر۔

۱۲ اس صورت میں بھی دل میں خشوع و خضوع، ہیبت و تعظیم پیدا ہوگی، اعمال کی ادائیگی میں احتیاط سے کام لیا جائے گا اور غیر اللہ (عزوجل) کی طرف دھیان نہ جانے کی سعادت بھی ضرور حاصل ہوگی۔

۱۳ یعنی اس کے واقع ہونے کے وقتِ معین کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔

۱۴ جیسا کہ حدیثِ پاک کے آخر میں بیان ہوا کہ یہ سائل حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، چنانچہ اس سوال کے جواب میں آپ سے رحمتِ عالمیان ﷺ نے گویا کہ یوں ارشاد فرمایا کہ "جب آپ جانتے ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے وقوع کے وقتِ معین کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو پھر سب کے سامنے یہ سوال کیوں فرما رہے ہیں؟"

نوٹ:۔

یاد رکھئے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ تفسیر صاوی میں آیتِ پاک **یَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَاللّٰهِ** ۔ لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے (ترجمہ کنز الایمان ۲۱پ الاحزاب۔۶۳) کے تحت ہے "**اَیْ لَمْ یُطْلِعْ عَلَیْهِ اَحَدًا وَهٰذَا اِنَّمَا هُوَ وَقْتُ السُّوَالِ وَاِلَّا فَلَمْ یَخْرُجْ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا ، حَتّٰی اَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُغَیَّبَاتِ وَمِنْ جُمْلَتِهَا السَّاعَةُ لٰکِنْ اُمِرَ بِکَتْمِ ذٰلِكَ**" (یعنی قیامت پر کسی ایک کو بھی مطلع نہیں کیا گیا، اور یہ

Marfat.com

محض سوال کے وقت ہے ورنہ ہمارے نبی محترم ﷺ دنیا سے تشریف نہ لے گئے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام غیبوں پر اطلاع فرمادی تھی' اور ان تمام میں سے قیامت بھی ہے' لیکن آپ کو اسے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا۔)

(تفسیر صاوی۔ جلد نمبر ۵)

اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ سے اگلا سوال کرنا بھی اس کی واضح دلیل ہے، کیونکہ نشانیاں اسی سے پوچھی جاتی ہیں جو اصل چیز جانتا ہو۔

۱۵؎ اس کی تفسیر میں کئی اقوال ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ''اولاد نافرمانی و بے ادبی میں اتنی آگے بڑھ جائے گی کہ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں جیسا سلوک کرے گی۔''

۱۶؎ یعنی غریب و جاہل و کم تر و کمینے لوگ مال و دولت کے ذریعے عزت کے مقام پر پہنچ جائیں گے جبکہ عزت دار' ذلت کا شکار ہوں گے۔

۱۷؎ جبرائیل سُریانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے عبداللہ (یعنی اللہ عزوجل کا بندہ)۔

۱۸؎ یعنی ان کا سوال کرنا اور میرا جواب دینا، دراصل تمہاری تعلیم کے لئے تھا۔

مدنی پھول

مذکورہ حدیثِ پاک سے مندرجہ ذیل مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} عالمِ دین و پیر و مرشد کی صحبت میں حاضر رہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{2} سفید کپڑے پہننا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بھی سنّت ہے۔

{3} استاد پیرو مرشد کی خدمت میں ادب کے ساتھ اس طرح بیٹھنا چاہیئے کہ جیسے التحیات پڑھتے وقت بیٹھا جاتا ہے۔

{4} دیگر مسلمان بھائیوں کو سکھانے کیلئے سوال کرنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اور جواب دینا مدنی آقا ﷺ کی سنّت ہے۔

{5} اِحسان' کبھی اخلاص کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اِخلاص یہ ہے کہ

Marfat.com

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رِضا کیلئے عمل کیا جائے' غیر اللہ (عزوجل) کی طرف دھیان نہ جائے۔ غیر اللہ (عزوجل) سے مراد ہر وہ چیز ہے کہ جس کا تعلق اس ذلیل دنیا سے ہو مثلاً لوگوں کو متاثر کرنے' تعریفی جملے سننے' دوسروں کو نیچا دکھانے' کسی بزرگ کی نگاہوں میں کوئی مقام حاصل کرنے یا دنیاوی مال و دولت کیلئے عبادت کرنا۔'' چنانچہ اگر کسی چیز کا تعلق آخرت سے ہو' تو اس کے لئے عبادت کو اختیار کرنا جائز ہے۔ مثلاً جنت کے حصول یا دوزخ سے بچنے کیلئے نیک عمل کرنا۔

{6} ہمارے مدنی مصطفیٰ ﷺ کو قِیامت کے وقوع کا وقت معلوم ہے' لیکن اسے ظاہر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں،

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

{7} راز کی حفاظت کرنا اور کسی کے دریافت کرنے پر بھی نہ بتانا' رحمتِ عالم ﷺ کی سنّت ہے۔

{8} اصل میں تو فرشتے نوری مخلوق ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا سے انسانی شکل میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ چونکہ ضمناً فرشتوں کا ذکر آ گیا، لہٰذا ان کے متعلق چند ضروری عقائد بھی عرض کر دیئے جائیں تو بہتر ہے۔

عقیدہ:۔ فرشتے اَجسام نوری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں' کبھی یہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

عقیدہ:۔ یہ وہی کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا حکم ہے' اس کے خلاف کچھ نہیں کرتے' نہ جان بوجھ کر' نہ غلطی سے اور نہ خطاء سے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معصوم مخلوق ہیں' ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہ سے پاک وصاف ہیں۔

Marfat.com

عقیدہ :- ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمے انبیاء علیہم السلام کی خدمتِ اقدس میں وحی لانا، کسی کے ذمے پانی برسانا، کسی کے ذمے ہوا چلانا، کسی کے ذمے روزی پہنچانا، کسی کے ذمے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانا، کسی کے ذمے بدنِ انسانی کے اندر تصرف کرنا، کسی کے ذمے انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے ذمے ذکر کی محافل کو تلاش کر کے اس میں حاضر ہونا، کسی کے ذمے انسان کا نامۂ اعمال لکھنا، کثیر کے ذمے دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہونا، کسی کے ذمے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عُشاق کا درود و سلام پہنچانا، بعض کے ذمے مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمے روح قبض کرنا، کسی کے ذمے صور پھونکنا۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے ہیں۔

عقیدہ :- فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔

عقیدہ :- ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا اس کی عطا سے اس کا رسول ﷺ۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام، اور یہ تمام فرشتوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔

عقیدہ :- کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا، یہ کلمہ کفر کے قریب ہے۔

عقیدہ :- فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت۔ حصہ اول)

{9} اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا ذکرِ پاک، ملا کر، ایک ساتھ کرنا جائز اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت ہے چنانچہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسول ﷺ جانیں، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ فضل کریں، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ حفاظت کریں، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اِمداد فرمائیں وغیرہ۔

{10} سوال کرنا، ہمیشہ لاعلمی و جہالت کی دلیل نہیں بلکہ بعض اوقات حصولِ علم کے علاوہ کسی دوسری مصلحت کے تحت بھی سوال کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

{11} اِسلام کے پانچ اَرکان ہیں۔

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ حصولِ برکت وعلم وفیض کیلئے اپنے استاد و پیر ومرشد کی صحبت میں اکثر حاضر رہنے کی صورت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت کی ادائیگی کی نیت کرتے ہیں؟

﴿2﴾ کیا آپ نے کبھی سفید کپڑے پہنتے ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنّت کی ادائیگی کی بھی نیت کی؟

﴿3﴾ کیا آپ عذر نہ ہونے کی بناء پر اپنے استاد و پیر و مرشِد کی خدمت میں باادب طریقے سے بیٹھتے ہیں؟

﴿4﴾ کیا آپ نے کبھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے، کسی صاحبِ عِلم مسلمان بھائی سے کسی معلوم شدہ چیز کے بارے میں صرف اس نیت سے سوال کیا کہ دیگر مسلمان بھائی بھی دینی معلومات سے فیض یاب ہوسکیں؟

﴿5﴾ کیا ہر عبادت کی ادائیگی کے وقت آپ کے ذہن میں یہ تصور حاضر رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے؟

﴿6﴾ کیا آپ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّت وادب کے مطابق، مختلف معاملات میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر، ایک ساتھ ملا کر کرنے کے عادی ہیں؟

﴿7﴾ کیا آپ دوسروں کے راز کی حفاظت کی سنّت پر عامل ہیں؟

دعاء

اے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے محبوبِ کریم ﷺ کے صدقے میں بزرگوں کی صحبت میں باادب بیٹھنے، سفید لباس سنّت کی نیت سے پہننے، دوسرے مسلمان بھائیوں کی معلومات

Marfat.com

میں اِضافے کیلئے معلوم شدہ چیزوں کے بارے میں بھی اپنے استاد وغیرہ سے سوال کرنے، اِخلاص کے ساتھ نیک اَعمال کرنے، تیرے ذکرِ پاک کے ساتھ ساتھ تیرے محبوب ﷺ کا ذکرِ خیر کرنے اور دوسروں کے راز کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {2}

''عملی تبلیغ''

حضرت ابو حَیَّہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وُضو کرتے ہوئے دیکھا [1] آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھویا، یہاں تک کہ ان دونوں سے میل وغیرہ دور فرما دیا، [2] پھر تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت، تین تین بار دھوئے اور ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ [3]

اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہونے کی حالت میں ہی نوش فرمایا، پھر ارشاد فرمایا کہ ''میں نے پسند کیا کہ تمہیں دکھادوں کہ مدنی مصطفیٰ ﷺ کا وُضو کیسا تھا؟''[4] (ترمذی۔ نسائی)

راوی

آپ کا نام عَمرو بن نصر (رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔ آپ تابعی ہیں اور ھَمدان کے رہنے والے ہیں۔

{وضاحت}

1. آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔
2. یعنی خوب اچھی طرح مل مل کر دھویا۔
3. بسم اللہ شریف پڑھنا، مسواک کرنا، انگلیوں اور ریشِ مبارک کا خلال کرنا اور کانوں اور

Marfat.com

گردن کا مسح کرنا بھی وُضو کی سنتوں اور آداب میں شامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان تمام کو بھی یقیناً ادا فرمایا ہوگا لیکن راوی نے اختصاراً یا کسی اور مصلحت کی بناء پر ان کے بیان کو ترک فرما دیا'' اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وضو کے طریقے کو اِجمالاً (یعنی تفصیل کے بغیر) بیان کرنا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقصود ہو۔

۴ یعنی مجھے وضو کی حاجت نہ تھی صرف تم لوگوں کو سکھانے کی نیت سے وضو کیا تھا۔

مدنی پھول

اس حدیث پاک سے درجِ ذیل مدنی پھول حاصل ہوئے۔

[1] بزرگوں کی عبادت اور دیگر اَعمال کو بغور دیکھ کر سنتیں اور آداب سیکھنا اور اپنے اَعمال کی اصلاح کرنا تابعین کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت مبارکہ ہے۔

[2] قَولی تبلیغ کی طرح عملی تبلیغ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

[3] وضو کے فرائض میں ترتیب یہ ہے کہ پہلے چہرہ دھوئیں، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ، پھر سر کا مسح اور آخر میں دونوں پیروں کا دھونا۔

[4] ہر دِکھا کر کیا جانے والا عمل رِیا کاری میں داخل اور حرام نہیں بلکہ تعلیماً دکھا کر عبادت کرنا رِیا کاری سے خارج، باعثِ ثواب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

[5] پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کا استعمال، اِسراف میں شامل نہیں بلکہ عبادت ہے۔

[6] وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

مُحاسَبہ

(1) کیا آپ نے بھی کبھی، کسی بزرگ کے عمل کو بغور دیکھ کر سنتیں اور آداب سیکھنے کی سعادت اور اپنے اَعمال کی اِصلاح کا شرف حاصل کیا؟

(2) کیا آپ نے اپنی گزشتہ زندگی میں عملی تبلیغ کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت

Marfat.com

بھی حاصل کی؟

(3) کیا آپ نے کبھی وُضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینے کی سنّت پر بھی عمل کیا؟

دعاء

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سیدنا آدم علیہ السلام کے وسیلۂ جلیلہ سے بزرگوں کے اعمال کو بغرضِ حصولِ اصلاح دیکھنے، عملی تبلیغ میں عملی طور پر حصہ لینے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینے کی سنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {3}

”جنت میں لے جانے والے اعمال“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اَعرابی نے مدنی آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی فرمائیے کہ جب میں اسے کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر[1]، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔“[2]

(یہ سن کر) اس نے عرض کی ”اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ نہ تو میں اس پر کچھ زیادتی کروں گا اور نہ ہی کمی۔“[3] پھر جب وہ اعرابی جانے کیلئے پلٹے تو مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص اہلِ جنت میں سے کسی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“[4] (متفق علیہ)

Marfat.com

﴿ راوی ﴾

زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبدِ شمس یا عبدِ عمرو اور اسلام میں عبداللہ یا عبدالرحمن بن صخر دوسی ہے لیکن آپ اپنی کنیت "اَبُوْ هُرَیْرَہ" سے مشہور و معروف ہیں۔ اس لقب کی وجہ خود بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن اپنی آستین میں بلی اٹھائی ہوئی تھی، مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر دریافت فرمایا کہ "یہ کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "بلی ہے۔" یہ سنکر فرمایا "اے ابوہریرہ! (یعنی اے بلی والے)۔" ہریرہ عربی میں چھوٹی بلی کو کہتے ہیں۔ پھر آپ اسی لقب سے مشہور ہو گئے۔ فتحِ خیبر کے سال اسلام لائے اور پھر مستقل، شافعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ پاک سے فیض یاب ہوتے رہے۔ آپ علم کی جانب بہت زیادہ راغب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غضب کی قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ آپ اَصحابِ صُفّہ میں سے ہیں۔

{ وضاحت }

۱؎ یعنی بتوں وغیرہ کو۔

۲؎ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کلمہ پاک کا ذکر اس کے مشہور ہونے کی بناء پر نہ فرمایا۔ اور حج و جہاد کا اس لئے نہیں کہ ہوسکتا ہے کہ جس وقت سوال ہوا اس وقت تک صرف مذکورہ چیزیں ہی فرض تھیں۔" اور گناہوں سے بچنے کیلئے اس لئے اِرشاد نہ فرمایا کہ ان چیزوں کو مکمل شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرنے والا خود بخود گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے۔" اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ط (بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے) (ترجمہ کنزالایمان ۲۰پ العنکبوت۔۴۵)

۳؎ یعنی جب میں ان احکام کی تبلیغ کروں گا تو نہ تو ان میں کچھ زیادتی کروں گا اور نہ اپنی طرف سے کچھ کمی۔

۴؎ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا تھا کہ یہ شخص ان چیزوں پر استقامت سے عمل

Marfat.com

کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخلہ عطا فرمادے گا۔

مدنی پھول

مذکورہ حدیثِ پاک سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ بزرگوں کی خدمت میں حتی الامکان آخرت کی فلاح وکامرانی کیلئے ہی سوال کرنا چاہئے، دنیا وآخرت میں اس کے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں، جن میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس عمل سے بزرگانِ دین بہت خوش ہوتے ہیں اور جب اس خوشی کے باعث ان کا دریائے رحمت جوش پر آتا ہے تو ان کی بارگاہ سے ایسے انعامات کی بارش ہوتی ہے کہ جن کا سائل نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوتا۔ جیسے کہ اس اَعرابی کی سعادت مندی کی بناء پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کی بشارت سے نواز دیا۔

﴿2﴾ جنت اور اس کے حصول میں مُعاون اَعمال کی تمنا وجستجو کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

﴿3﴾ ایک اعرابی کے سوال کا جواب دیکر مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قِیامت تک آنے والے اہلِ علم مسلمان بھائیوں کو یہ مدنی درس دے دیا کہ سامنے والے کی حیثیت کو نظرانداز کرکے اس کی علمی پیاس بجھانا میرا طریقہ کار ہے.... لہذا کسی غریب و نادار اور بظاہر کم حیثیت والے شخص کو حقیر جان کر ہرگز ہرگز نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔

﴿4﴾ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب عطا کیا گیا ہے کیونکہ کسی کے جنتی دوزخی ہونے کا علم، غیبی امور سے تعلق رکھتا ہے۔

﴿5﴾ اَعرابی کے "والذی نفسی بیدہ" یعنی "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔" فرمانے سے معلوم ہوا کہ بلاضرورت قسم کھانا جائز ہے، اگر یہ ناجائز ہوتا تو مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منع فرمادیتے۔ (لیکن قسم کی کثرت نہیں کرنی چاہئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ" اور اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا

Marfat.com

نشانہ نہ بنالو۔''(ترجمہ کنز الایمان:۲پ البقرۃ ۲۲۴)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''اس آیتِ پاک سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔''

مُحَاسَبَہ

(1) آپ بزرگوں کی خدمت میں دنیاوی امور کے حصول کیلئے حاضر ہوتے ہیں.. یا..اخروی فائدوں کا سوال کرتے ہیں۔؟

(2) کیا آپ اپنے دل میں جنت اور اس کے حصول میں معاون اَعمال کی تمنا موجود پاتے ہیں؟

(3) کیا آپ نے کسی بزرگ سے جنت میں لے جانے والے اَعمال کے بارے میں سوال کیا؟..یا..کسی ایسے مَقام پر گئے کہ جہاں بغیر پوچھے ہی ان کے بارے میں وسیع معلومات حاصل ہو جائیں؟

(4) آپ کسی سائل کو جواب دیتے وقت اس کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہیں..یا..اللہ تعالیٰ کی رِضا کو؟

(5) بظاہر کم حیثیت والے مسلمان بھائی کو خوشدلی سے جواب دیکر اس کا دل خوش کرتے ہیں؟..یا..بیزاری کے ساتھ اور جھڑک کر سختی سے جواب دیتے ہیں؟..یا..پھر حقیر جان کر ٹال مٹول کر کے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں؟

نوٹ:۔

یاد رکھئے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے کسی سے علم دین چھپالینا ناجائز و ممنوع ہے۔جیسا کہ ابوداؤد و ترمذی و ابنِ ماجہ میں ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہ بتائی تو بروزِ قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام چڑھادی جائے گی۔''

(6) کیا آپ' جنت میں لے جانے والے اُمور پر استقامت سے عمل کرتے ہیں؟

Marfat.com

دعاء

اے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صدقے میں بزرگوں کی خدمت میں اخروی فائدوں کیلئے حاضر ہونے' تیری رضا کی خاطر مسلمان بھائیوں کی علمی پیاس بجھانے' جنت اور جنتی اَعمال کی جستجو رکھنے اور جنتی اَعمال کو استقامت کے ساتھ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {4}

"فتنۂ قَبر"

حضرتِ اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ وعظ فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ نے فتنہ قبر کا ذکر فرمایا [1] کہ جس میں انسان مبتلاء کیا جاتا ہے' پس جب آپ نے یہ ذکر فرمایا تو مسلمانوں نے (خوف کے باعث) بلند آواز سے رونا شروع کر دیا اور میرے رسول اللہ ﷺ کے کلام کو سمجھنے کے درمیان یہ سخت گریہ و زاری حائل ہوگئی۔ جب ان کا شور کچھ تھما تو میں نے اپنے سے قریب ایک آدمی سے پوچھا کہ "اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے' رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری کلام میں کیا ارشاد فرمایا؟" اس نے جواب دیا "فرمایا تھا کہ "مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں [2] فتنۂ دجال کے قریب فتنوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔" [3] (نَسائی)

راویہ

آپ' سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ آپ کا لقب ذاتُ النِطاقین ہے یعنی "دو کمر بند" والی۔ نطاق عربی میں کمر بند کو کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس رات رحمتِ عالم ﷺ ہجرت کیلئے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے ایک کمر بند سے زادِ راہ اور دوسرے سے مشک کو باندھا تھا۔ آپ مکہ مکرمہ میں ۱۷ نفوسِ قدسیہ کے بعد دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں۔ آپ سیدہ

Marfat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں، صاحبزادے کے قتل کے دس دن بعد آپ کا انتقال ہوا تھا۔ آپ کی عمر سو سال ہوئی لیکن آپ کا کوئی بھی دانت نہ ٹوٹا تھا۔ ۷۳ھ میں مکہ مکرمہ میں دفن کی گئیں۔

{وضاحت}

۱ یعنی اس کے امتحان اور عذاب کا۔

۲ دجال کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوگی، جنکا نام جنت و دوزخ رکھے گا مگر حقیقت میں جنت دکھائی دی جانے والی، آگ ہوگی اور آگ دکھائی دی جانے والی، آرام کی جگہ ہوگی۔ وہ خُدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے بظاہر جہنم میں ڈالے گا۔ مردے زندہ کرے گا، زمین کو حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے اور دودھ والے ہو جائیں گے، جب وہ ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح گروہ کے گروہ اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ جادو کے کرشمے ہوں گے جنہیں واقعیت سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔

جب یہ حرمین شریفین (یعنی مدینہ منورہ و مکۂ معظمہ) میں جانے کی کوشش کرے گا تو فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے، البتہ مدینہ طیبہ میں ۳ زلزلے آئیں گے، وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الٰہی عزوجل میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنے میں مبتلاء ہو جائیں گے، دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی۔ اس کی پیشانی پر "ک ف ر" یعنی کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھے گا لیکن کافر کو نظر نہ آئے گا، جب وہ ساری دنیا میں چکر لگا کر ملکِ شام میں پہنچے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے، جامع مسجد دمشق کے شرقی منارے پر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نمازِ فجر کیلئے اِقامت ہو چکی ہوگی، آپ وہاں موجود امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیں

Marfat.com

گے کہ نماز پڑھائیں امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے۔ لعین دجال' حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ آپ کے سانس کی مہک تاحدِ نگاہ تک پہنچے گی' وہ بھاگے گا' آپ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے' اس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے فتنے سے محفوظ فرمائے آمین) (بہار شریعت۔ حصہ اول)

۳۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب مردے سے سوالات کئے جاتے ہیں تو شیطان' ایمان برباد کرنے کیلئے آدھمکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی محمد بن علی' نوادر الاصول میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ ''تیرا رب (عزوجل) کون ہے؟'' تو شیطان اس پر ظاہر ہوکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی (اس کی دہشت و وحشت وخوف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یوں ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ) میں تیرا رب ہوں۔ اس لئے (احادیث میں) حکم آیا کہ میّت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم جدید)

مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے یہ مہکتے ہوئے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) کھڑے ہوکر بھی وعظ و نصیحت کرنا مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

(2) قبر کے امتحان اور اس کے عذابات کا ذکر کر کے مسلمان بھائیوں کے دلوں میں خوفِ خدا (عزوجل) اور فکرِ آخرت پیدا کرنا ھادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

(3) قبر کا معاملہ' فتنہ دجال کی طرح شدید و دہشت ناک و خطرناک ہے۔

(4) عذابات کا ذکر سنکر' خوف کے باعث' بلند آواز سے گریہ زاری کرنا اور عبرت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(5) بلند آواز سے رونا' اگر نیتِ فاسدہ کے ساتھ نہ ہو تو ریاکاری میں داخل نہیں۔ (یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا رونا اخلاص سے بھرپور تھا کیونکہ ان نفوسِ قدسیہ کے بارے میں تو ریاکاری کا تصور بھی ممنوع ہے۔)

Marfat.com

(6) پردے میں رہ کرکسی مبلغ کا بیان سننا' مسلمان بہنوں کیلئے جائز اور صحابیات رضی اللہ عنھن کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(7) باپردہ مسلمان بہن کا ضرورۃً' کسی اجنبی مسلمان بھائی سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ اور اسی طرح مسلمان بھائی کو بھی اجنبی مسلمان بہن سے پردے میں رہ کر' ضرورۃً گفتگو کرنا منع نہیں۔ [1]

(8) عذابات کے ذکر پر مشتمل بیان سننا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّت ہے۔

(9) کسی سے علمی بات دریافت کرنے سے پہلے اسے دعا دینا، سیدہ اسماء رضی اللہ عنھا کی سنّت ہے۔

(10) قبر کا فتنہ امت کے ساتھ خاص ہے' انبیاء علیھم السلام اس سے محفوظ و مامون ہیں۔

مُحاسَبہ

{1} کیا آپ نے کبھی "کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے" سنّت کی ادائیگی کی نیت کی؟

{2} کیا آپ نے کبھی سنّت کی نیت سے فتنہ قبر کے بارے میں بیان کر کے' مسلمان بھائیوں کے قلوب میں خوفِ خدا (عزوجل) بیدار کرنے کی کوشش کی؟

{3} کیا کبھی عذابات کے تذکرے سن کر خوفِ خدا (عزوجل) کے باعث آپ کی

---

[1]:۔ کیونکہ پردے کے باعث بے شمار فتنوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا'' وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ''اور جب تم ان سے (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن) سے برتنے (یعنی استعمال کرنے) کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اسمیں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔'' (کہ وساوس و خطرات سے امن رہتا ہے۔)'' (ترجمہ کنز الایمان' ۲۱پ ۔ الاحزاب ۔ ۵۳)

Marfat.com

آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوئے؟

{4} کیا آپ نے اپنے گھر کی مسلمان بہنوں کو کسی اجنبی نامحرم مسلمان بھائی سے ضرورۃً گفتگو کرنے کی صورت میں، پردے میں رہنے کی تلقین کی؟

{5} کیا آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی نیت سے کسی ایسے مقام پر تشریف لے جاتے ہیں کہ جہاں عذابات کے تذکرے پر مشتمل بیانات کئے جاتے ہوں؟

{6} کیا آپ نے کبھی کسی مسلمان بھائی سے دینی بات دریافت کرنے سے پہلے انہیں دعا دینے کی سعادت حاصل کی؟

{7} کیا آپ نے فتنۂ قبر سے بچنے کی تیاری کر لی ہے؟

دعاء

اے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے صدقے میں کبھی کبھی سنّت کی نیت سے کھڑے ہو کر بیان کرنے، مسلمان بھائیوں کے دلوں میں خوفِ خدا (عزوجل) بیدار کرنے، تیرے خوف سے اشکباری کرنے، دینی بات دریافت کرنے سے پہلے مخاطب کو دعا دینے، گھر میں مدنی ماحول بنانے اور موت سے پہلے پہلے قبر کی تیاری مکمل کر لینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {5}

"اسلام میں اچھا یا بُرا طریقہ جاری کرنا"

حضرت جَرِیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم دن کے ابتدائی حصے میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے [1] کہ آپ کے پاس ایک قوم حاضر ہوئی [2] جو برہنہ [3]، اونی چادر یا عَباء [4] پہنے ہوئے اور گردنوں میں تلواریں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں سے اکثر بلکہ تمام ہی قبیلہ مضر کے تھے، ان کی محتاجی کو دیکھ کر رحمتِ

Marfat.com

عالم ﷺ کا رخِ انور متغیر ہو گیا۔ [5] آپ اندر تشریف لے گئے [6]۔ پھر باہر تشریف لائے [7] اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا' انہوں نے اذان و اقامت کہی ، [8] پھر نماز پڑھی [9] اور اس کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا (اور یہ آیتِ پاک پڑھی) **یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ** (اے لوگو! اپنے رب (عزوجل) سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا) سے آیت کے آخر **اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْباً** (بے شک اللہ عزوجل تم پر نگہبان ہے) تک۔ [10]

اور وہ آیت تلاوت فرمائی جو سورۂ حشر میں ہے یعنی **یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ** ج (اے ایمان والو!) اللہ عزوجل سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا؟ [11] ''(آپ کا مقصد یہ تھا کہ) انسان اپنے دینار' درہم' کپڑے' گندم اور جو کے صاع [12] میں سے خیرات کرے' یہاں تک کہ ارشاد فرمایا'' چاہے آدھی کھجور ہی کیوں نہ ہو۔'' [13]

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس ترغیب پر) انصار میں سے ایک شخص ایک تھیلی اٹھا کر لائے' قریب تھا کہ اس کے وزن سے اس شخص کا ہاتھ تھک جاتا بلکہ تھک ہی گیا ، (یعنی وہ تھیلی ہاتھ سے گر گئی) [14] پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا [15] یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑے کے ڈھیر دیکھے اور میں نے سرکارِ مدینہ ﷺ کا چہرۂ انور دیکھا کہ وہ (خوشی سے) اس طرح چمک رہا ہے گویا کہ اس پر سونے کا پانی چڑھا دیا گیا ہے۔ [16]

پھر شافعِ محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے تو اس کے لئے اپنے عمل کا اور جو اس کے بعد اس پر عامل ہوں گے' ان سب کے اعمال کا ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے اجر میں سے کچھ کمی ہو اور جو اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کرے تو اس پر اپنی بدعملی کا اور ان سب کی بداعمالیوں کا گناہ ہے کہ جو اس کے بعد اس پر عامل ہوں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں سے کچھ کمی ہو۔ (مسلم)

Marfat.com

﴿ راوی ﴾

آپ مشہور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ حسن و سیرت اور عمدہ اَوصاف واَخلاق کے مالک تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہیں حضرت یوسف علیہ السلام سے تشبیہہ دیا کرتے تھے۔ جس سال مشفق اعظم ﷺ کا وصال شریف ہوا، اسی سال ایمان لائے۔ کوفہ میں عرصہ تک مقیم رہے، پھر قرقیسیا میں منتقل ہو گئے، وہیں ۵۱ھ میں وِصال فرمایا۔

{وضاحت}

۱؎ حصولِ برکت وفیض ونماز وغیرہ کیلئے۔

۲؎ جو غالباً نئے مسلمان ہوئے تھے۔ ۳؎ یعنی بدن کا زیادہ حصہ برہنہ تھا۔

۴؎ یہ راوی کو شک ہے۔

۵؎ یعنی اس پر رنج وغم کے آثار نمایاں ہو گئے اور یہ رنج وغم امت پر انتہائی شفقت ومحبت کی بناء پر تھا گویا کہ اس وقت رحمت دو جہاں ﷺ اس آیتِ پاک کی عملی تصویر نظر آتے تھے "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، مہربان۔

(ترجمۂ کنزالایمان ۱۱پ، التوبہ ۱۲۸)

ان کی محتاجی کی وجہ یہ تھی کہ شروع میں اسلام قبول کرنا، اپنے آپ کو ایک بہت بڑی آزمائش میں مبتلا کرنے کے برابر تھا کیونکہ اس وقت ایمان لانے کی صورت میں اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور قبیلے والوں کی سخت مخالفت مول لینی پڑتی تھی، اسلام قبول کرنے والوں پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے اور ان سے ہر قسم کا تعلق منقطع کر لیا جاتا تھا، نتیجتاً مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ ہو جاتا اور وہ بھوک وتنگ دستی میں مبتلاء ہو جاتے، لیکن ان کی ہمت وجرأت پر قربان جائیے کہ دینِ اسلام کی ترقی وکامرانی کیلئے ان تمام تکلیفات کو خوش دلی واستقامت کے ساتھ برداشت

Marfat.com

فرمایا' نہ کبھی حرفِ شکایت زبان پر لائے اور نہ ہی اپنی جاں نثاری میں کمی آنے دی۔ مذکورہ حدیثِ پاک میں بھی ان کی طرف سے کسی قسم کا مطالبہ مذکور نہیں بلکہ یہ فقط ہمارے آقا ﷺ کی رحمت و شفقت تھی کہ آپ نے ''ان دین کے عظیم ستونوں'' کیلئے خود ہی امداد کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

۶ؔ یعنی حجرے میں تشریف لے گئے تاکہ گھر میں کچھ موجود ہو تو ان کی امداد کی جائے.. یا.. پھر تازہ وضو فرمانے کیلئے۔

۷ؔ غالباً اس وقت کاشانہ اقدس میں کچھ موجود نہ تھا۔

۸ؔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ فرض نماز تھی۔ ۹ؔ یہ نماز ظہر تھی یا جمعۃ المبارک۔

۱۰ؔ پوری آیت پاک اس طرح ہے۔ ''یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا O اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو' بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان ۳۰ پ النساء ۱)

۱۱ؔ سورۂ حشر آیت نمبر (۱۸)

۱۲ؔ ایک قسم کا پیمانہ۔

۱۳ؔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مال کی مقدار نہیں بلکہ اخلاصِ نیت مقبول ہے۔

۱۴ؔ یعنی مدنی آقا ﷺ کی ترغیبِ پُراثر کی برکت سے ان کا دریائے سخاوت جوش میں آ گیا اور آپ مال سے بھری ہوئی اتنی وزنی تھیلی اٹھا کر لائے کہ جس کے وزن نے آپ کو تھکا دیا اور وہ تھیلی آپ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

۱۵ؔ ایک دوسرے کو دیکھ کر جذبہ مزید بڑھ گیا۔

Marfat.com

۱۶ یہ خوشی، نیکیوں کے معاملے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے کی بناء پر تھی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے اس حکمِ پاک پر خوشدلی کے ساتھ عمل پیرا نظر آتے تھے "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۔تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں۔ (ترجمہ کنزالایمان اپ البقرہ ۱۴۸)

مدنی پھول

مندرجہ بالا حدیثِ پاک سے مندرجہ ذیل مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی خدمتِ اقدس میں حصولِ برکت و فیض کیلئے حاضر رہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{2} دین کی راہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا کی خاطر قربانیاں دینا اور تکلیفیں برداشت کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّت ہے اور اس کے باوجود زبان پر حرفِ شکایت نہ لانا بھی ہمارے اَسلافِ کرام رضی اللہ عنھم کا طریقہ رہا ہے۔

{3} امت کی پریشانی و مصیبت و فقر و محتاجی کو دیکھ کر رنجیدہ ہو جانا مدنی آقا ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{4} مؤذن کو اذان و اِقامت کیلئے کہنا، رحمت اللعلمین ﷺ کی اور اذان دینا اور اِقامت کہنا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنّت ہے۔

{5} صدقہ کی ترغیب پر مشتمل بیان کرنا مدنی داتا ﷺ کی سنّت ہے۔

{6} مسجد میں کسی غریب کی امداد کیلئے دوسروں کو ترغیب دینا جائز اور پیارے آقا ﷺ کی سنّت ہے۔ (جن احادیث میں مسجد میں سوال کرنے کی ممانعت ہے اس سے مراد خود اپنی ذات کیلئے سوال کرنا ہے۔ چنانچہ احادیث میں باہم کوئی ٹکراؤ نہیں۔)

{7} ضرورۃً مسجد میں چندہ کرنا جائز ہے اور اس کے لئے آیاتِ قرآنیہ سنانا بھی دُرست ہے۔

Marfat.com

{8} نصیحت و ترغیب قبول کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{9} نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا بھی اصحابِ رسول رضی اللہ عنھم کی سنّتِ پاک ہے۔

{10} نیک اعمال کی ادائیگی پر خوش ہونا سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

{11} دین میں اچھا طریقہ جاری کرنا جائز اور عظیم ثواب جاریہ کا سبب ہے۔ چاہے اس عمل کے بارے میں قرآن پاک واحادیثِ مبارکہ میں وضاحت کے ساتھ حکم واجازت موجود نہ ہو (چنانچہ علم فقہ، فنِ حدیث، میلادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، اعراسِ بزرگانِ دین، تیجہ، چالیسواں، قبر پر اذان، اذان واِقامت سے پہلے دُرود پاک، طریقت کے سلسلے یعنی قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی، وغیرہ بالکل جائز اور ابتداء کرنے والوں کیلئے ان شاءاللہ عزوجل تا قیامت ثوابِ جاریہ کا سبب ہیں۔ احادیث مبارکہ میں یہ جو فرمایا گیا کہ ''کل بدعة ضلالة'' ہرنئی چیز گمراہی ہے۔'' اس سے مراد وہ نئے عقائد واعمال ہیں کہ جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد ہوئے ہوں، جیسے کہ آگے اس کی مذمت بیان فرمائی گئی)۔

{12} دین میں برا طریقہ جاری کرنا حرام و وبالِ جان ہے کہ جب تک لوگ اس پر عامل رہیں گے گناہ، شروع کرنے والے کو ملتا رہے گا۔ (چنانچہ داڑھی منڈانا، ایک مٹھی سے چھوٹی کرنا، اتنی لمبی مونچھیں رکھنا کہ اوپر کا ہونٹ ہی چھپ جائے، شبِ براءت میں بم وپٹاخے چھوڑ کر لوگوں کی ناک میں دم کرنا، شوقیہ تصویر کھینچنا کھنچوانا، اللہ تعالیٰ یا اس کے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام علیھم الرضوان یا آلِ پاکِ حضور رضی اللہ عنھم یا اولیاء کرام رحمھم اللہ اجمعین کی شان میں گستاخیاں کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ جن کے ایجاد کرنے والے کو خود اپنے عمل اور دوسرے عمل کرنیوالوں کے عمل کا گناہ، تا قیامت حاصل ہوتا رہے گا۔ (نعوذ باللہ من ذلك) ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔)

{13} اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خیرات کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

محبوب ہے چاہے معمولی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مال کی قیمت ومقدار کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا'' لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَادِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان ۱۷پ الحج ۳۶)

(یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور تقویٰ کی شرائط کا لحاظ رکھنے کی بناء پر ہی اللہ عزوجل کو راضی کرسکتے ہیں۔ اور یہی حکم ہر صدقہ وخیرات کا ہے۔)

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نیک ومقرب بندوں کی صحبت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں؟

﴿2﴾ کیا آپ نے کبھی دین کی ترقی کی خاطر بھی تکالیف برداشت کیں؟

﴿3﴾ آپ دین کی راہ میں آنے والی تکلیف پر سنت کے مطابق صبر فرماتے ہیں .. یا.. شکوہ شکایت کے انبار لگادیتے ہیں؟

﴿4﴾ کیا دینی راستے میں تکلیف اٹھانے والے مسلمان بھائیوں کو دیکھ کر آپ کے چہرے پر بھی حزن وملال کے آثار نمایاں ہوتے ہیں؟.. یا.. کم ازکم دل کی کیفیت کو ہی تبدیل ہوتا محسوس پاتے ہیں؟

﴿5﴾ کیا آپ نے کسی ایسے مسلمان بھائی کی مدد کی؟.. یا.. دوسرے مسلمان بھائیوں کو اس کی امداد کی ترغیب دی؟

﴿6﴾ کیا آپ نے کبھی صدقہ کی فضیلت وترغیب پر سنّت کی نیت سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کی؟

﴿7﴾ کیا آپ نے کبھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سنّت کی نیت سے صدقہ و

Marfat.com

خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا؟

﴿8﴾ کیا آپ بھی عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نصیحت قبول کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں؟

﴿9﴾ مسلمان بھائیوں کو نیکی کے کاموں میں مشغول دیکھ کر کیا آپ کا دل بھی خوش ہوتا ہے؟

﴿10﴾ آپ سب کے سامنے برا عمل کر کے خدانخواستہ اپنے لئے گناہِ جاریہ کا سامان تو نہیں کرتے؟

﴿11﴾ دین میں جاری کردہ نئے اور اچھے طریقوں پر عمل کر کے' کیا آپ اپنے بزرگوں کیلئے ثوابِ جاریہ کا سبب بنتے ہیں؟ (ہوسکتا ہے کہ اس نیت سے عمل پیرا ہونا' بروزِ قیامت' کسی بزرگ کی طرف سے آپ کیلئے شفاعت کا سبب بن جائے۔)

﴿12﴾ کیا آپ نے کبھی اذان واقامت کہتے ہوئے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنّت کی ادائیگی کی نیت کی؟

دعاء

اے پیارے اللہ عزوجل! حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے صدقے میں ہمیں بھی دین کیلئے تکلیف اٹھانے والوں کی حالت پر جلنے' دین کی خاطر تکالیف برداشت کرنے' سنّت کی نیت سے اذان واقامت کہنے' نصیحت قبول کرنے' نیک اعمال میں خوب خوب حصّہ لینے' نیکیوں میں مشغول مسلمان بھائیوں کو دیکھ کر خوش ہونے' اور اپنے لئے اِعلانیہ گناہ کر کے گناہِ جاریہ کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {6}

"جاہِل رہنما"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم [1] کو اس طرح نہ سمیٹے گا کہ بندوں سے اسے کھینچ لے [2] بلکہ علماء کو وفات دینے کے سبب علم کو اٹھائے گا حتی کہ جب کسی عالم [3] کو باقی نہ چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے، [4] جن سے مسائل دریافت کئے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے چنانچہ (خود بھی) گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

(متفق علیه)

﴿ راوی ﴾

آپ عمرو بن عاص قرشی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، اپنے والدِ محترم سے پہلے ایمان لائے، بہت بڑے عالم اور عبادت میں بہت کوشش کرنے والے تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے، ۶۵ھ یا ۷۳ھ میں مکہ یا طائف یا مصر میں فوت ہوئے۔ [1]

{وضاحت}

[1] علم سے مراد علم دین ہے، دنیاوی علوم مراد نہیں۔

[2] یعنی ایسا نہ ہوگا کہ کتابیں وغیرہ فناء ہو جائیں گی بلکہ علماء فوت ہو جائیں گے اور لوگوں کی دینی کتب کے مطالعے سے بے رغبتی بڑھتی چلی جائے گی۔ چنانچہ جب کوئی مسئلہ درپیش ہوگا تو نہ تو علماء ہوں گے کہ ان سے پوچھ لیا جائے اور نہ دینی کتاب پڑھنے اور سمجھنے کی فرصت، نتیجتاً وہی ہوگا جس کا آگے بیان ہوا۔

[3] عالم سے مراد صاحبِ علم ہے نہ کہ صرف صاحب سند یعنی اگر کوئی صاحبِ علم ہے لیکن اس کے پاس سند نہیں تو پھر بھی اسے عالم کہا جائے گا اور اس کا دوسروں کو مسائل بتانا درست ہے" اور اگر کوئی صاحبِ سند تو ہے لیکن اس کے پاس علم نہیں تو اسے عالم کہنا جائز نہیں بلکہ وہ جہلاء میں ہی شمار ہوگا۔" مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ایک فتویٰ تسکین و

---

[1] :۔ عمرو اصل میں عَمر تھا، پھر عُمر سے فرق کرنے کیلئے آخر میں واؤ کا اضافہ کیا گیا یہی وجہ ہے کہ حالتِ نصبی میں یہ واؤ نہیں لکھا جاتا۔

Marfat.com

طمانینِ قلوب کیلئے بیان کر دیا جائے۔

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس باب میں کہ اگر کوئی شخص جس نے سوائے کتبِ فارسی اور اردو کے جو کہ معمولی درس میں پڑھی ہوں اور اس نے کسی مدرسہ اسلامیہ یا علماءِ گرامی سے کوئی ''سندِ تحصیلِ علم'' حاصل نہ کی ہو اگر وہ شخص مفتی بنے.. یا.. بننے کا دعویٰ کرے اور آیاتِ قرآنی اور احادیث کو پڑھ کر ان کا ترجمہ بیان کرے اور لوگوں کو باور کرائے کہ وہ مولوی ہے تو ایسے شخص کا حکم یا فتویٰ اور اَقوال، قابلِ تعمیل ہیں.. یا.. نہیں؟

﴿الجواب﴾

سند کوئی چیز نہیں' بہت سے سند یافتہ محض بے بہرہ (یعنی محروم بے نصیب) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت (یعنی قابلیت) بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہیئے' مفتیانِ کامل کے بعض صحبت یافتہ کہ ظاہری درس وتدریس میں پورے نہ تھے مگر خدمتِ علماءِ کرام میں اکثر حاضر رہتے اور تحقیقِ مسائل کا شغل ان کا وظیفہ (یعنی روزانہ کا معمول) تھا' فقیر (یعنی خود اعلحضرت رضی اللہ عنہ) نے دیکھا کہ وہ مسائل میں آجکل کے صدہا فارغ التحصیلوں، مدرسوں بلکہ نام کے مفتیوں سے بدرجہا زائد تھے۔ پس اگر شخصِ مذکور فی السّوال (یعنی وہ شخص کہ جسکا ذکر سوال میں کیا گیا) خواہ بذاتِ خود (یعنی ذاتی محنت سے) خواہ بفیضِ صحبتِ علماءِ کاملین' علمِ کافی (یعنی وافر وبہت) رکھتا ہے' جو بیان کرتا ہے غالباً (یعنی اکثر) صحیح ہوتا ہے اور اس کی خطاء سے اس کا صواب (یعنی درستگی) زیادہ ہے'' تو حرج نہیں اور اگر دونوں وجوہِ علم (یعنی علم کی دونوں صورتوں یعنی ذاتی محنت اور صحبتِ علماءِ کاملین) سے عاری (یعنی خالی) ہے۔ صرف بطورِ خود اردو فارسی کی کتابیں دیکھ کر مسائل بتائے اور قرآن وحدیث کا مطلب بیان کرنے پر جرأت کرتا ہے تو یہ سخت اشد کبیرہ ہے اور اس کے فتویٰ پر عمل جائز نہیں اور نہ اس کا قرآن وحدیث کا بیان سننے کی اجازت۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

Marfat.com

۴ یعنی خلیفہ۔۔یا۔قاضی۔۔یا۔مفتی۔۔یا۔امام۔۔یا۔پیر۔

﴿ مدنی پھول ﴾

مذکورہ حدیثِ مبارکہ سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) قربِ قیامت کے وقت علماءِ کرام دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور لوگ جاہلوں کو اپنا رہنما بنالیں گے۔

(2) کسی کو اپنا راہنما و پیشوا بنانے سے پہلے اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ موصوف صاحبِ علم شخصیت ہیں یا نہیں؟ کیونکہ جاہل سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش، گمراہی میں گرنے کا سبب ہے۔" کسی سے بیعت ہونے سے پہلے تو خصوصی طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ۱ (کسی جاہل کو مکمل طور پر اپنا ھادی و رہنما تسلیم کئے بغیر بھی، اس سے دینی مسائل ہرگز دریافت نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ بغیر علم کے محض اندازے سے یا غیر مستند لوگوں سے سنی سنائی بات کے ذریعے دینی مسائل کا حل بتانا سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ** (اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے سوال کرو۔) (ترجمہ کنزالایمان ۱۶پ النحل ۴۳)

(3) علماء کے دم قدم سے علم کی بہاریں ہیں، ان کے وجودِ مسعود کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد یہ بہاریں خزاں کا شکار ہو جائیں گی۔ (اس کا تھوڑا بہت مشاہدہ اب بھی بآسانی کیا جا سکتا ہے۔)

(4) آج سے تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے قربِ قیامت کی خبر دیئے جانے سے بخوبی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علمِ غیب کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ آپ نے کسی صاحبِ علم شخصیت کو راہنمائی کے حصول کیلئے منتخب فرمایا ہے

۱: بیعت کے سلسلے میں مکمل راہنمائی کیلئے علامہ محمد اکمل عطا صاحب کی تصنیف "بیعت کی اہمیت" کا ضرور مطالعہ فرمایئے (ادارہ)

Marfat.com

یا...........؟

﴿2﴾ مسئلہ درپیش ہونے کی صورت میں آپ اپنے ذہن سے فتویٰ لیتے ہیں..یا.. کسی صاحبِ علم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں..یا..کسی جاہل کے ذریعے معلومات حاصل کر کے' اسکے اور اپنے لئے ہلاکت کا سامان کرتے ہیں؟

﴿3﴾ اگر کوئی مسلمان بھائی آپ سے کسی مسئلے کا حل دریافت کرے اور آپ کے ذہن میں اس کا جواب موجود نہ ہو تو حقیقی عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاعلمی کا اعتراف کر لیتے ہیں..یا..عزت بچانے اور بنانے کی خاطر غلط مسئلہ بتا دیتے ہیں؟

نوٹ:۔

ہمارے اسلاف رضی اللہ عنھم اس معاملے میں بے حد محتاط تھے چنانچہ مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں اپنی لاعلمی کا اعتراف کرنے میں قطعی طور پر شرم محسوس نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ،

ایک مجلس میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نمودار ہوا اور عرض کی ''حضرت! ''چھ مہینے'' کی کڑی منزلیں طے کر کے پہنچا ہوں' میری قوم نے ایک مسئلے کے حل کیلئے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔'' آپ نے فرمایا ''پوچھو۔'' اس نے مسئلہ پیش کیا تو آپ دیر تک سوچتے رہے پھر فرمایا ''میں اسے نہیں جانتا۔'' سائل مبہوت ہو کر رہ گیا' پھر عرض کی ''لیکن حضرت! لوٹ کر اپنی قوم سے کیا کہوں گا؟'' آپ نے جواب دیا ''کہنا کہ مالک نے مجھ سے کہا ہے کہ تمہارے مسئلے سے میں ناواقف ہوں۔''

(جامع بیان العلم و فضلہ)

دعاء

اے اللہ عزوجل! حضرت نوح علیہ السلام کے وسیلے سے ہمیں علمِ دین سے رغبت' صاحبِ علم سے راہنمائی حاصل کرنے اور مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں مخاطب کے سامنے عاجزی کے ساتھ اپنی کم علمی کا اعتراف کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حدیثِ پاک نمبر {7}

"فضائلِ اعمال"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

☆ جو کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے [۱] تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ [۲]

☆ اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے [۳] تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔ [۴]

☆ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے [۵] تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ [۶]

☆ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ [۷]

☆ اور جو تلاشِ علم [۸] میں کسی راستے کو طے کرتا ہے [۹] تو (اس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا۔ [۱۰]

☆ اور جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر [۱۱] میں تلاوتِ قرآن کرنے اور ایک دوسرے کو قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کیلئے جمع ہوتی ہے [۱۲] تو ان پر سَکِینہ [۱۳] نازل ہوتا ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ملائکہ مقربین میں کرتا ہے۔

☆ اور جسے اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اسے اس کا نسب آگے نہیں کرسکتا۔ [۱۴]

Marfat.com

(صحیح مسلم)

راوی

آپ کا مختصر تعارف حدیثِ پاک نمبر (۳) کے تحت گزر گیا۔

{وضاحت}

۱۔ مثلاً کسی کے روزگار کا انتظام کر دے، ظالم کے ظلم سے نجات دلوا دے، کسی سے اس کا حق دلوا دے، کسی غریب و بیوہ کی بچیوں کی شادی کا انتظام کر دے وغیرہ۔

۲۔ مثلاً بھوک، پیاس، دھوپ، گرمی، ذلت ورسوائی وعذاب وغیرہ۔

۳۔ اس طرح کہ اسے مال و دولت تحفۃً یا قرضے کے طور پر دے دے یا اگر اسے قرض دیا ہوا ہے تو معاف کر دے یا ادائیگی کیلئے طویل مہلت عطا فرما دے۔

۴۔ دنیا میں تو اس طرح کہ اسے صحت و عزت اور وافر مقدار میں رزقِ حلال عطا کیا جائے گا جو کہ اس کے اور اس کے اہل وعِیال کیلئے کافی ہوگا، اس کے علاوہ ہر فکر و پریشانی کے حل کیلئے غیب سے امداد عطا کی جائے گی۔'' اور آخرت میں اس طرح کہ قبر وحشر میں عذاب و ذلت ورسوائی سے محفوظ رکھا جائے گا' حساب وکتاب میں نرمی ہوگی اور شفاعت سے مشرف کیا جائے گا۔

۵۔ اس کا سِتر ڈھک دے یا پھر اپنے مسلمان بھائی کے عیب وگناہ بیان نہ کرے، (لیکن کوئی ایسا شخص کہ مسلمانوں کیلئے نقصان کا سبب بنتا ہو تو اس کا عیب چھپانا ممنوع نہیں بلکہ اسے تو ظاہر کرنا ضروری ہے مثلاً دھوکے باز ہے یا کم تولتا ہے یا ملاوٹ کرتا ہے یا راز حاصل کر کے لوگوں کو بلیک میل کرتا ہے وغیرہ۔ لیکن ان کا بھی صرف وہی عیب ظاہر کرنا جائز ہے جو نقصان کا باعث ہو بقیہ عیوب کا اظہار جائز نہیں۔)

۶۔ اس کے گناہ وعیب چھپا کر۔

۷۔ اس سے مراد اچھے اور نیک کاموں میں مدد کرنا ہے نہ کہ برے اور گناہوں کے کام میں کیونکہ قرآن پاک میں ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ

Marfat.com

وَالعُدْوَان ؕ اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (ترجمہ کنزالایمان ۵ پ المائدہ ۲)

۸ مراد صرف اور صرف علمِ دین ہے۔

۹ یعنی سفر کرتا ہے۔ مثلاً استاد کے پاس جاتا ہے یا دینی اجتماعات میں شرکت کرتا ہے وغیرہ۔

۱۰ اس طرح کہ نیکیوں کے کرنے اور گناہوں سے بچنے پر استقامت حاصل ہوگی، نیک دوست اور اچھا ماحول ملے گا، قبر و حشر کے امتحان میں کامیابی اور پل صراط پر سے بعافیت گزرنا نصیب ہوگا۔

۱۱ یعنی مسجد میں۔

۱۲ قرآن پاک سیکھنے سکھانے سے تجوید و قرأت وصرف ونحو و حدیث و تفسیر و قرآنی احکام وغیرہ کا سیکھنا سکھانا مراد ہے۔

۱۳ اس سے مراد یا تو اطمینانِ قلب اور آرامِ باطن ہے کہ جس کی برکت سے دنیاوی خواہشات کی طرف میلان اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا خوف و ڈر دل سے نکل جاتا ہے۔'' اور یا پھر یہ ایک مخلوق کا نام ہے کہ جس میں طمانیت و رحمت ہوتی ہے کبھی یہ بادل کی شکل میں نازل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی اترتے ہیں۔

۱۴ اس سے مقصود صرف یہ ہے کہ کوئی شریف النسب، اعمال سے بے پرواہ نہ ہو جائے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑی شخصیات کے صاحبزادگان، نسب کے ذریعے عزت و شہرت تلاش کرنے کے تو بہت زیادہ خواہشمند نظر آتے ہیں لیکن عمل کے معاملے میں بہت ہی پیچھے ہوتے ہیں، ان حضرات کو اس حدیثِ پاک سے درس حاصل کرنا چاہئے اور بزرگوں کے نام سے اپنے مستقبل کو روشن کرنے کے ساتھ ساتھ ان بزرگوں کے نام کو روشن کرنے والے اعمال کو بھی اختیار کرنا چاہئے۔''
اس قول مبارک کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نسب کچھ بھی فائدہ نہ دے گا کیونکہ اگر ایسا ہی معاملہ ہوتا تو پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام عورتوں کی سردار کیسے ہوگئیں؟.... حسنین رضی اللہ عنہما کو جنتی جوانوں کی

Marfat.com

سرداری کا شرف کیسے حاصل ہوا؟

﴿ مدنی پھول ﴾

اس حدیثِ پاک سے یہ خوشبوار مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) کسی مسلمان بھائی کی مصیبت دور کرنا' بروزِ قیامت اپنے لئے آسانی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔

(2) تنگ دست پر آسانی کرنا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دنیا و آخرت میں آسانی دلواتا ہے۔

(3) کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے والے کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے گا۔

(4) کسی مسلمان بھائی کی جائز کاموں میں امداد میں مشغول رہنا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل امداد کا سبب ہے۔

(5) علم دین کی تلاش میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت مندی اور جنت میں داخلے کی کنجی ہے۔

(6) مسجد میں قرآنِ پاک کی تلاوت اور اسے سیکھنا سکھانا جائز اور ملائکہ' رحمت اور برکت کے نزول کا سبب ہے۔

(7) کسی اعلیٰ خاندان یا نامور شخصیت سے نسبی تعلق کی وجہ سے عمل سے غافل ہو جانا' بروزِ قیامت ندامت کا سبب بن سکتا ہے۔

(8) ہمارے آقا ﷺ نے ہر عمل کے ساتھ ان کی فضیلت و اِنعام کو بھی ذکر فرمایا' جس سے معلوم ہوا کہ اِنعام کا ذکر کر کے عمل کی طرف راغب کرنا رحمتِ عالم ﷺ کی سنّت ہے۔

مُحاسَبہ

[1] کیا آپ نے کبھی اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر کسی مسلمان بھائی کی کسی مصیبت کو

Marfat.com

دور کیا؟

[2] کسی تنگی میں مبتلاء مسلمان بھائی کو آسانی فراہم کی؟

[3] آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتے ہیں یا حصولِ لذت وذاتی انتقام کی خاطر ان کے عیبوں کو سب کے سامنے ظاہر کر کے وقتی سکون حاصل کرنے کے عادی ہیں؟

[4] کیا آپ نے کبھی جنت کے راستے کی آسانی کیلئے، علم دین سیکھنے کی خاطر سفر اختیار کیا؟

[5] کیا آپ تعلیمِ قرآن کریم کیلئے، دیگر مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتے ہیں۔

[6] کیا آپ کا تعلق کسی نامور خاندان یا شخصیت سے ہے؟ اگر ہے، تو کیا آپ خاندان وشخصیت کی ناموری کو پیشِ نظر رکھ کر عمل سے غافل اور بدنامی کا سبب بن رہے ہیں یا سنجیدگی کے ساتھ خاندان وشخصیت کے نام کو مزید روشن کرنے کیلئے اپنے علم پر عمل بھی کرتے ہیں؟

[7] کیا آپ نے کبھی سنت کی نیت سے فضائل وانعامات کا ذکر کر کے مسلمان بھائیوں کو عمل کی جانب مائل کرنے کی سعادت حاصل کی؟

دعاء

اے ہمارے پیارے اللہ (عزوجل)! ہمیں حضرت داؤد علیہ السلام کے صدقے میں، خلوص واستقامت کے ساتھ مسلمان بھائیوں کی مصیبت دور کرنے، تنگ دستوں کو آسانی فراہم کرنے، دوسروں کے عیب چھپانے، علمِ دین کیلئے سفر کرنے، مسجد میں اجتماعی طور پر تلاوت اور علومِ قرآنی سیکھنے سکھانے اور عمل سے کسی بھی حالت میں غافل نہ ہونے کی توفیق

Marfat.com

عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {8}

”ریاکار کا انجام“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

☆ ”بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے جس کے خلاف سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا[1] وہ شخص ہوگا کہ جسے (راہِ خدا عزوجل میں) شہید کیا گیا ہوگا' پس اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) حاضر کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا' وہ ان کا اِقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ ”تو نے ان نعمتوں کے شکر کے طور پر کیا عمل کیا؟“ وہ عرض کرے گا کہ ”میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ”تو نے جھوٹ کہا[2] کیونکہ تو نے تو جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔“ پھر اس کے بارے میں (جہنم میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا[3] یہاں تک کہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔“

☆ اور (پھر) وہ شخص (حاضر کیا جائے گا کہ) جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآنِ پاک پڑھا' اللہ تعالیٰ اِسے (بھی) اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ”تو نے ان کے شکریے میں کیا عمل کیا؟“ وہ عرض کرے گا کہ ”میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری رِضا کی خاطر قرآن پڑھا۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”تو نے جھوٹ کہا' تو نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے سو وہ کہہ لیا گیا۔“ پھر اس کے بارے میں (بھی دوزخ میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا' پس اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

Marfat.com

☆ اور (پھر) وہ شخص (لایا جائے گا کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت بخشی اور اسے ہر قسم کا مال عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسے (بھی) اپنی نعمتیں یاد دلائے گا' وہ انکا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ''تو نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ ''میں نے کوئی ایسی راہ نہ چھوڑی کہ جس میں تجھے مال خرچ کرنا محبوب ہو چنانچہ میں نے اس (راہ) میں تیری رضا کی خاطر مال خرچ کیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ ''تو نے جھوٹ کہا' کیونکہ تو نے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (بھی جہنم کا) حکم دیا جائے گا' چنانچہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا' یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''[۴] (صحیح مسلم)

راوی

آپ کا تعارف حدیثِ پاک نمبر ۳ کے تحت گزر گیا۔

{وضاحت}

۱ مراد یہ ہے کہ باطنی گناہوں میں سے سب سے پہلے رِیاکاری کا حساب ہوگا۔'' بعض احادیث میں ہے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔'' اس سے مراد ہے کہ عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔'' اور بعض احادیث میں ظلماً قتل کے بارے میں سب سے پہلے حساب کا ذکر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ معاملات میں سے سب سے پہلے ظلماً قتل کا حساب ہوگا۔'' چنانچہ احادیثِ مبارکہ میں آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔

۲ ان تینوں کا جھوٹ بولنا یا تو انتہائی درجہ کی بدبختی اور دلیری ہوگی' اس صورت میں کہ انہیں عمل کرتے وقت ہی معلوم تھا کہ ہم اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ کسی اور مقصد کیلئے کر رہے ہیں اور یا پھر یہ ان کی اپنے باطن کی طرف سے غفلت کا نتیجہ ہوگا' اس صورت میں کہ انہیں ریاکاری کا مطلب' اس کی علامات اور اس کے علاج کا طریقہ وغیرہ معلوم نہ تھا اور نہ ہی اس کے

Marfat.com

جاننے کی زحمت گوارا کی' چنانچہ پہلی صورت میں جان بوجھ کر جھوٹ بولنا ثابت ہوا جبکہ دوسری میں انہیں خود معلوم نہ ہوگا کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔

رِیاء کی تعریف :۔

یاد رکھئے کہ ریاء کی تعریف یہ ہے کہ عملِ آخرت کے بدلے میں دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کرنا۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) رِیاءِ محض :۔ریاءِ محض یہ ہے کہ نیک عمل صرف دنیاوی فائدے کیلئے کیا جائے۔

(۲) ریاءِ مخلوط :۔ریاءِ مخلوط یہ ہے کہ عملِ آخرت سے دنیاوی اور اخروی دونوں قسم کے نفع کا ارادہ کرنا۔

ریاء کا حکم :۔ریاء کاری حرام ہے۔اس کی معرفت وعلامات وعلاج کا سیکھنا ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اور یہ صرف ریاء کے ساتھ ہی خاص نہیں' بلکہ ہر باطنی گُناہ کی مکمل معرفت حاصل کرنا اور سرزد ہو جانے پر توبہ کرنا ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض کئے گئے علوم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔''اور مسائل علمِ قلب یعنی فرائضِ قلبیہ مثل تواضع' اخلاص اور توکل وغیرھا اور ان کے طرقِ تحصیل (یعنی حاصل کرنے کے طریقے) اور محرماتِ باطنیہ (یعنی باطنی حرام کی ہوئی چیزیں) تکبر وریاء عجب وحسد وغیرہا اور ان کے معالجات (یعنی علاج) کہ ان کا تعلم (یعنی سیکھنا) بھی ہر مسلمان پر''اہم فرائض''میں سے ہے' جس طرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یونہی بعینہ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔[1] (فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

۳۔ تاکہ شدید ذلت ورسوائی محسوس کرے گویا کہ عذابِ نار سے پہلے اسے ذلت ورسوائی کا

---

[1] :۔باطنی گناہوں کی مکمل معرفت وعلاج کیلئے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت اور امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالیٰ کے بیانات کی کیسٹیں سننے پر استقامت حاصل کرنا بے حد ضروری ومفید ہے۔اس کے علاوہ علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری صاحب کی تصنیف''باطنی گناہ اور ان کا علاج''کا مطالعہ فرمائیں۔(ادارہ)

Marfat.com

عذاب چکھایا جائیگا۔

؎ یہاں صرف ۳ گناہوں کا بیان ہوا' اس کا مطلب یہ نہیں کہ بقیہ اعمال میں ریا کاری کا حساب نہ ہوگا' بلکہ باقی اعمال کو ان پر ہی قیاس کرنا چاہئے کہ جب یہ بڑے بڑے نیک اعمال ریا کاری کے باعث باطل ہو گئے، تو باقی اعمال تو بدرجہ اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔

مدنی پھول

اس مدنی حدیثِ پاک سے عبرت کے درجِ ذیل مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا' جنت کے حُصول اور دوزخ سے نجات کیلئے صرف نیک اعمال کی کثرت کافی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ظاہر و باطنی گناہوں سے پرہیز بھی بے حد ضروری ہے' کیونکہ بعض اوقات باطنی گناہوں کی نحوست کی بناء پر عبادات ضائع چلی جاتی ہیں اور ان میں کی گئی محنت و مشقت کا بدلہ صرف اور صرف جہنم کے دردناک عذاب کی شکل میں حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔

﴿2﴾ لوگوں کے تعریفی جملوں اور ان کے متأثر و مرعوب ہونے کو اپنی کامیابی تصور کر کے محاسبے سے غافل ہو جانا' میدانِ محشر میں ذلت و رسوائی اور جہنم میں سخت عذاب کا سبب بنے گا۔

﴿3﴾ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر' یہ ہے کہ ان کے بدلے میں نیک اعمال کئے جائیں۔ جیسا کہ نعمتوں کو یاد دلانے کے بعد' اللہ تعالیٰ کے سُوال فرمانے سے ظاہر ہے۔

﴿4﴾ قِیامت کے احوال کی خبر دینے سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

مُحاسَبَہ

(1) کیا آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی رِضا کے حُصول اور اخروی ذلت و عذاب سے بچنے کیلئے' باطنی گناہوں کی پہچان اور ان سے بچنے یا نجات پانے کیلئے کوئی عملی کوشش کی؟

Marfat.com

(2) آپ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی نیک اعمال کرتے ہیں یا دنیاوی فائدوں، تعریفی جملوں اور دیگر مسلمان بھائیوں کو متأثر و مرعوب کرنے کیلئے۔

(3) کیا آپ نیک اعمال کرتے وقت، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نیت کو دل میں حاضر کرنے کے عادی ہیں؟

دعاء

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت یوسف علیہ السلام کے صدقے میں باطنی گناہوں کی معرفت اور ان سے بچنے کیلئے عملی کوشش کرنے، صرف تیری ہی رِضا کیلئے عمل کرنے اور نعمتوں کا شکر، نیک اعمال کی کثرت کے ذریعے بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {9}

"عالِم کی عابِد پر فضیلت"

حضرت حَسَن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً [1] روایت ہے کہ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے ان دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا [2] جن میں سے ایک تو عالم [3] تھا جو فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا [4] اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا [5] دوسرا وہ جو دن میں روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت میں کھڑا رہتا [6] کہ ان دونوں میں سے افضل کون ہے؟ [7] "مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس عالم کی فضیلت، جو صرف نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا، اس عابد پر کہ جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو عبادت میں گزارتا [8]، ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ [9] (دارمی)

راوی

علمِ حدیث میں جب صرف حَسَن بولا جائے تو اس سے "خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ" مراد ہوتے ہیں۔ آپ کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے، آپ کے والد ابوسعید، زید بن

Marfat.com

ثابت رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی تحنیک کی (یعنی کوئی چیز چبا کر نرم کر کے ان کے تالو میں لگائی)۔ آپ کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں، بارہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی والدہ کی غیر موجودگی میں آپ کو اپنا شیرِ مبارک پلایا تھا، جس کی برکت سے آپ بہت بڑے عالم، امامِ وقت، متقی اور پرہیز گار بنے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ آ گئے تھے، آپ نے کثیر صحابہ کرام سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ماہِ رجب ۱۱۰ھ میں مقامِ بصرہ میں آپ کا وصال ہوا، وہیں مدفون ہیں۔

{ وضاحت }

۱؎ حدیثِ مرسل، اس حدیثِ پاک کو کہتے ہیں کہ جس کی سند سے راویوں کا سُقوط، تابعین کے بعد، سند کے آخر میں ہو۔ اس سُقوط کو اِرسال کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر کئے بغیر تابعی اس طرح کہے۔ ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ (یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)''۔ اس مَقام پر خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر کو اس لئے ترک فرمایا کہ یا تو اس حدیثِ پاک کے راوی بہت زیادہ تھے یا پھر آپ کے ذہن میں ان کے نام محفوظ نہ رہے، بہر حال آپ جیسے بزرگوں کا اِرسال معتبر ہے اور ان کی مرسل روایتیں قبول کی جاتی ہیں۔

۲؎ ان دونوں کے بارے میں مدنی آقا ﷺ نے خبر دی تھی یا پھر یہود کے وہ علماء جو دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے معلوم کیا تھا۔

۳؎ عالم سے مراد عالمِ دین ہے۔

۴؎ مراد یہ ہے کہ فرض کردہ عبادات پر اکتفاء کرتا تھا، یعنی اس کا علم اس کی عبادت پر غالب تھا۔

۵؎ یعنی انہیں علم، عبادت، زہد، ریاضت، صبر، قناعت وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا۔

۶؎ یعنی وہ کثرت سے عبادت کرتا تھا اور جتنا علم طلب کرنا اس کے لئے ضروری تھا، وہ اس نے

Marfat.com

حاصل کیا ہوا تھا۔

۷ یعنی ثواب کی کثرت کے لحاظ سے۔

۸ مدنی آقا ﷺ نے اتنا طویل کلام دو وجہ سے کیا۔

(۱) عالم کی تعظیم شان کیلئے۔ (۲) تا کہ سننے والوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ وہ عالم، ہمارے مدنی آقا ﷺ کے برابر تھا بلکہ یہ مثال نوعیت بیان کرنے کیلئے دی گئی ہے، چنانچہ مطلب یہ ہے ''جس قسم کی بزرگی مجھے تم پر حاصل ہے، اسی قسم کی بزرگی عالم کو عابد پر ہے۔''

یاد رکھئے کہ علم کی فضیلت عبادت پر دو وجہ سے ہے۔

(i) علم سے عالم کے ساتھ ساتھ دوسرے بھی نفع اٹھاتے ہیں جبکہ عبادت کا نفع صرف عبادت کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

(ii) علم یا تو فرض عین ہے یا کفایہ، [1] جبکہ زائد عبادت نفل ہوتی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ فرضِ کفایہ کو نفل پر فضیلت حاصل ہے۔

اور اس کا بھی خیال کرنا ضروری ہے کہ عالم کو مرتبہ وفضیلت اسی صورت میں حاصل ہو گی جبکہ وہ اپنے علم پر عمل بھی کرے کیونکہ بے عمل عالم کے بارے میں تو بے شمار وعیدیں بیان کی گئی ہیں جیسا کہ ''حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے دس صحابیوں نے روایت کیا کہ ہم مسجدِ قباء میں بیٹھے علمی مذاکرہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں دیکھ کر فرمایا'' جتنا چاہو علم حاصل کرو، مگر اللہ تعالیٰ ثواب اسی وقت بخشے گا جب اپنے علم پر عمل کرو گے۔'' اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے'' جو نہیں جانتا اور عمل نہیں کرتا اس کے لیے ایک ہلاکت مگر جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے اس کے لئے سات ہلاکتیں ہیں۔'' آپ ہی کا

[1]: فرض عین وہ ہے کہ جس کا حاصل کرنا ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہو، جبکہ کفایہ وہ ہوتا ہے کہ اگر چند لوگ حاصل کرلیں تو باقی سے، شریعت کی جانب سے اس کے حاصل کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جاتا یعنی یہ علم زائد ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمان ہے کہ آدمی متقی نہیں ہو سکتا ہے جب تک عالم نہ ہو اور علم اسے زیب نہیں دے سکتا' جب تک عمل نہ کرے۔'' اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے ''لوگوں کو ان کے افعال (یعنی کاموں) سے پرکھو نہ کہ اقوال (یعنی باتوں) سے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا قول نہیں چھوڑا جس کی تصدیق یا تکذیب کے لیے کوئی نہ کوئی عمل نہ ہو کسی کی میٹھی میٹھی باتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ بلکہ یہ دیکھو کہ ''فعل'' کیسا ہے؟''

اور قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے' جنہیں قول پسند نہ تھا' صرف عمل سے خوش ہوتے تھے۔'' اور مامون رشید کا مقولہ ہے ''ہمیں زبانی وعظ سے زیادہ عملی وعظ کی ضرورت ہے۔'' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے اہل علم! اپنے علم پر ''عمل کرو'' کیونکہ عالم وہی ہے جو علم حاصل کر کے ''عمل'' کرتا ہے اور جس کے ''علم و عمل'' میں ''اختلاف'' نہیں ہوتا' جلد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو علم تو رکھیں گے' مگر علم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا' ان کا باطن' ان کے ظاہر سے مختلف ہوگا' ان کا علم ان کے عمل کے خلاف رہے گا' مجلسیں جما کر بیٹھیں گے' آپس میں فخر و مباہات کریں گے (یعنی شیخی ماریں گے) ایسے عالموں کے عمل اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچیں گے۔ (جامع بیان علم و فضله)

مدنی پھول

اس روایت سے یہ مہکے مہکے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نیکیوں کے معاملے میں بے حد حریص واقع ہوئے تھے' وہ ہر لحہ ایسے عمل کی جستجو میں مشغول نظر آتے تھے کہ جو دوسرے اعمال کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والا اور کم وقت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کثیر درجات دلوانے میں مددگار ثابت ہوتا ہو۔'' عالم و عابد کے بارے میں مندرجہ بالا سوال ان کے اسی جذبے کی عکاسی کر رہا ہے' معلوم ہوا کہ افضل اعمال کی جستجو رکھنا اور بزرگان دین سے اس سلسلے میں سوال کرنا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

Marfat.com

﴿2﴾ شاگردوں یا مریدوں یا عوام کی علمی پیاس بجھانا سنّت ہے۔

﴿3﴾ عالم کو عابد پر بے حد فضیلت حاصل ہے۔

﴿4﴾ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں علم کا درجہ' عبادت سے کئی گُنا بڑھ کر ہے۔

﴿5﴾ کسی صحیح غرض اور مناسب فائدے کیلئے کلام کو طویل کرنا فضول گوئی میں داخل نہیں بلکہ رحمتِ عالمیان ﷺ کی سنّت ہے۔

﴿6﴾ مثال دیکر بھی بات سمجھانا رحمۃ اللعالمین ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

﴿7﴾ بنی اسرائیل کے واقعات و روایات بیان کرنا مدنی آقا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

بنی اسرائیل کی روایات کا حکم

بنی اسرائیل کی روایات ہم تک ان صحابہ و تابعین (رضی اللہ عنھم) کے ذریعے پہنچیں کہ جو قبولِ اسلام سے پہلے اہلِ کتاب کے مذہب سے تعلق رکھتے تھے' ان روایات کو اسرائیلی روایات یا اسرائیلیات کہتے ہیں۔ ان کی ۳ قسمیں ہیں۔

(i) جن کی تائید و تصحیح قرآن و سنّت و دیگر خارجی دلائل سے ہو چکی ہے مثلاً فرعون کا غرق ہونا وغیرہ۔ ان روایات کی یہ قسم قرآن و سنت کی تائید کی بناء پر قابلِ قبول ہے۔''

(ii) جن کا جھوٹا و غلط ہونا قرآن و سنّت و دیگر خارجی دلائل سے ثابت ہو چکا ہے مثلاً (معاذ اللہ) حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرتد یا بت پرستی میں مبتلا ہو جانے والی روایات'' ایسی روایات ہرگز قابلِ قبول نہیں بلکہ ان کا پڑھنا' بیان کرنا' یا سننا سختی سے منع اور گناہ و حرام ہے۔''

(iii) جن کے بارے میں قرآن و سنّت و خارجی دلائل بالکل خاموش ہیں یعنی ان کا صحیح یا غیر صحیح ہونا کہیں سے ثابت نہیں جیسے توریت و انجیل کے احکامات۔'' ایسی روایات کا حکم یہ ہے کہ نہ ان کی تصدیق کی جائے اور نہ ہی تکذیب۔ اور نہ ہی یہ روایات شرعی اعتبار سے قابلِ حجت ہیں۔''

(مقدمہ تفسیرِ ابن کثیر جلد اوّل۔ (کچھ تصرف کے ساتھ)

Marfat.com

﴿8﴾ فرائض کی ادائیگی کے بعد لوگوں کو دین کے احکامات، سنتیں اور آداب سکھانا، اس سے بہتر ہے کہ اسے ترک کر کے نوافل کی کثرت کی جائے۔

مُحَاسَبَہ

(1) کیا آپ بھی افضل اَعمال کی جستجو میں مصروف رہتے ہیں؟ کیا ان کے لئے آپ نے کبھی کسی بزرگ یا صاحبِ علم مسلمان بھائی سے، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت کے مطابق سوال کیا؟

(2) کیا آپ نے کبھی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ پاک پر عمل کی نیت سے کسی کی دینی الجھن کو دور کیا؟

(3) آپ گفتگو کو کسی غرضِ صحیح کے پیشِ نظر طول دیتے ہیں یا فضول گوئی کے طور پر؟

(4) اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا، نیکیوں کی کثرت اور بلندی درجات کیلئے آپ نے علم کو وسیلہ بنایا ہے یا عبادت کو؟

(5) کیا آپ نے بھی کبھی اپنی بات سمجھانے کیلئے سنّت کے مطابق ''مثال'' کا سہارا لیا؟

(6) آپ مسلمان بھائیوں کو سنتیں آداب سکھانے کو فوقیت دیتے ہیں یا انفرادی نفل عبادت میں مشغول رہ کر چھوٹے اور مختصر درجات پر قناعت فرماتے ہیں؟

دعاء

اے ہمارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے صدقے میں افضل اعمال کی جستجو کرنے، مسلمان بھائیوں کی دینی الجھنیں دور کرنے، فضول گوئی سے بچنے، علم سیکھنے اور مثالوں کے ذریعے بھی اپنی بات سمجھانے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حدیثِ پاک نمبر {10}

''ثوابِ جاریہ''

حضرتِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن کی نیکیوں اور اعمال میں سے جو چیزیں اسے موت کے بعد بھی پہنچتی رہتی ہیں [1] ان میں سے

☆ وہ علم [2] ہے جسے اس نے سیکھا اور پھیلایا [3] ......اور...... نیک اولاد ہے [4] جسے وہ پیچھے چھوڑ گیا' ......یا...... قرآنِ پاک ہے [5] جس کا وارث بنا گیا' ......یا...... مسجد یا مسافر خانہ ہے جو بنا گیا، [6] ......یا...... نہر ہے جو جاری کر گیا، [7] ......یا...... خیرات ہے جسے اپنی تندرستی و زندگی میں نکال گیا۔ [8]

یہ چیزیں اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتی رہتی ہیں۔ [9] (سنن ابنِ ماجه)

﴿ راوی ﴾

آپ کا تعارف حدیثِ پاک نمبر (۳) کے تحت گزر گیا۔

{ وضاحت }

۱۔ یعنی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

۲۔ یعنی علمِ دین ہے۔

۳۔ یا تو زبان کے ذریعے مثلاً شاگردوں کو تعلیم دی' اصلاحی بیانات کئے' وغیرہ یا پھر قلم کے ذریعے مثلاً کتابیں تصنیف کر گیا۔

۴۔ چاہے اس نے خود تربیت دی ہو یا کسی ایسے مقام پر بھیجا کہ اچھے ماحول کی بناء پر وہ نیک بن گئی' یا پھر خود تو بغیر تربیت کئے فوت ہو گیا' بعد میں اولاد کسی سبب سے نیک بن گئی' ہر صورت میں اس کے لئے ثوابِ جاریہ ہے۔

۵۔ چاہے خود لکھ کر یا خرید کر مسجد وغیرہ میں رکھوا گیا۔ (اسی حکم میں تمام دینی کتابیں ہیں۔)

Marfat.com

۶ــ ہاتھ سے یا اپنے پیسے کے ذریعے یا دوسروں کو ترغیب دے کر (دینی مدرسے بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔)

۷ــ اسی حکم میں کنواں یا سبیل وغیرہ بھی ہے۔

۸ــ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور حصولِ ثواب کیلئے کچھ خرچ کرنا صدقہ کہلاتا ہے۔'' یہاں زندگی و تندرستی کا ذکر خاص طور پر اس لئے فرمایا گیا کہ مرتے وقت تو صدقہ و خیرات' ہر ایک پر آسان ہو جاتا ہے جبکہ زندگی و تندرستی میں عموماً دشوار محسوس ہوتا ہے' اور جو عمل جتنا زیادہ دشوار ہو' اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کی ادائیگی اتنی ہی زیادہ افضلیت کا باعث ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں صدقہ و خیرات کی افضل صورت کی نشاندہی فرمائی گئی ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف زندگی اور تندرستی کا صدقہ' ثوابِ جاریہ کا وسیلہ ہے اور موت کے وقت وَصیت کیا ہوا یا بیماری کی حالت میں صدقہ خیرات' ثوابِ جاریہ کا سبب نہیں۔

۹ــ یہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سات چیزوں کا ذکر فرمایا' اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ثوابِ جاریہ کا تعلق فقط ان ہی اعمال کے ساتھ خاص ہے' بلکہ یہ اشارہ فرمانا مقصود ہے کہ ہر وہ نیک عمل جس سے حصولِ ثواب کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا گیا ہو تو وہ' کرنے والے کیلئے ثوابِ جاریہ کا سبب بنتا رہے گا۔'' مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات کو کلام کی ابتداء میں بھی ارشاد فرما چکے تھے' یہاں دوبارہ ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

مدنی پھول

(1) امت کے دل میں ثوابِ جاریہ کی حرص و لالچ پیدا کرنے کیلئے نیک اعمال کا ذکر فرمانا' شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

(2) ہر وہ نیکی کہ جو کرنے والے کے مرنے کے بعد بھی حصولِ ثواب کا سبب بنتی ہے' اسے نفع پہنچاتی رہے گی۔ (بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ کی گئی ہو۔)

Marfat.com

(3) کسی صحیح مقصد کیلئے کلام کو دہرانا' فضول گوئی میں داخل نہیں بلکہ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ کریمہ ہے۔

مُحَاسَبَہ

{1} کیا آپ نے کبھی سنّت کی نیت سے' کسی مسلمان بھائی کو ثوابِ جاریہ کی ترغیب دی؟

{2} کیا آپ نے مدنی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیبِ اعظم پر لبیک کہتے ہوئے' ثوابِ جاریہ کیلئے کوئی عملی قدم اٹھایا؟... مثلاً کیا آپ نے حاصل کردہ علمِ دین کو کسی طرح پھیلایا؟... اپنی اولاد کو نیک و باعمل بنایا یا بننے کیلئے کسی اچھے ماحول سے وابستہ کیا؟... قرآنِ پاک یا دینی کتب رِضائے الٰہی عزوجل کی خاطر وقف کیں؟... کوئی مسجد یا مدرسہ وغیرہ بنوایا یا اس میں چندہ وغیرہ دیا؟... کوئی نہر' کنواں یا سبیل وغیرہ بنوائی؟ مختلف نیک کاموں میں اپنے مال میں سے خوشدلی کے ساتھ کچھ خرچ کیا؟

{3} کیا آپ بات کو دوسری مرتبہ بیان کرتے وقت سنت کی نیت حاضر کرنے کے عادی ہیں؟

دعاء

اے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت یونس علیہ السلام کے صدقے میں اپنے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے دِلوں میں ثوابِ جاریہ کی سچی لگن اور اس کے لئے عملی کوشش کی تڑپ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {11}

"اِستِنجاء کا طریقہ"

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بعض مشرکین نے مذاقاً

Marfat.com

کہا ''تمہارے صاحب (یعنی اللہ عزوجل کے رسول ﷺ) تو تمہیں استنجاء کیلئے بیٹھنے کا طریقہ تک بتاتے ہیں؟ [1] ''میں نے کہا ''ہاں! آپ (ﷺ) نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف منہ نہ کریں، [2] اور اپنے سیدھے ہاتھ کے ساتھ استنجاء نہ کریں [3] اور یہ کہ ہم تین سے کم ڈھیلوں پر اکتفاء نہ کریں [4] اور ان (ڈھیلوں) میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔'' [5]

(الصحیح لمسلم)

راوی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے' فارس کے رہنے والے ہیں' اسی نسبت سے فارسی کہلاتے ہیں۔ دین کی تلاش میں سفر کرتے رہتے تھے۔ پہلے عیسائی مذہب اختیار فرمایا' پھر عرب کی ایک قوم نے آپ کو پکڑ کر یہودیوں کو فروخت کر دیا پھر آپ کو مکاتب بنایا گیا [1]، رحمۃ اللعلمین ﷺ نے کتابت میں آپ کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ دس سے زیادہ بار فروخت ہوئے۔ حتیٰ کہ مدنی آقا ﷺ کے مدینے شریف میں تشریف لانے کے بعد حاضرِ خدمت ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ دو سو پچاس (۲۵۰) یا تین سو پچاس (۳۵۰) سال حیات رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابعی اور تاجدارِ رسالت ﷺ کے صحابی ہیں۔''

{وضاحت}

[1] ہمارے روزمرہ معمولات میں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں کہ جس کے بارے میں معلم اعظم ﷺ نے مکمل تعلیمات ارشاد نہ فرمائی ہوں چاہے وہ تیل لگانا ہو یا کنگھا کرنا' لباس و جوتا پہننا ہو یا ناخن کاٹنا' غرضیکہ زندگی گزارنے کیلئے ہمیں کسی اور کی محتاجی کی ہرگز ضرورت نہیں۔ ہمارے آقا ﷺ کی پوری حیات پاک ہمارے لئے بہترین عملی نمونہ ہے۔

ہر معاملے میں مکمل تعلیمات کا موجود ہونا' ہمارے مذہبِ اسلام کے کامل ہونے کی قوی

---

[1] مُکَاتَب وہ غلام ہے کہ جسے اس کا آقا مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ ''اتنا ادا کر دے تو تُو آزاد ہے'' اور یہ غلام اسے قبول بھی کر لے۔'' اور آقا و غلام کے درمیان اس معاہدے کا عمل ''کِتَابَت'' کہلاتا ہے۔)

Marfat.com

دلیل ہے جو کسی اور دین کو ہرگز ہرگز میسر نہیں۔ مشرکین کے ناقص اذہان اسی کاملیت کو سمجھنے سے قاصر رہے لہٰذا جب استنجاء کے آداب ارشاد فرمائے گئے تو ان کے ناپاک ذہنوں میں یہ فاسد خیال گردش کرنے لگا کہ ''یہ مسلمانوں کے نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) اپنے بارے میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں' اگر اسے تسلیم کرلیا جائے تو پھر تو ان کی شان بہت بلند و بالا ہے اور جب یہ اتنی بلند شان والے ہیں تو استنجاء جیسی حقیر چیز کے بارے میں کلام کرنا ان کیلئے قطعی طور پر غیر مناسب ہے۔'' اسی نامعقول خیال نے انہیں استہزاء سوال و اعتراض پر مجبور کیا۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بغیر غصے میں آئے نرمی کے ساتھ جواباً یہی سمجھانا چاہا کہ یہ تعلیم دینا نقص نہیں بلکہ مبلّغِ اعظم ﷺ کا کمال ہے کہ اس معاملے میں بھی ہمیں کسی کا محتاج نہ رکھا چنانچہ یہ قابل اعتراض چیز نہیں بلکہ لائقِ توصیف و تعریف ہے۔

۲ یعنی جب ستر کھلا ہو تو قبلہ کی سمت رخ کرنے سے منع فرمایا۔ [1]

۳ یہ حکم سیدھے ہاتھ کی تعظیم و تکریم کی بناء پر ہے' کیونکہ اسی ہاتھ سے کھانا کھایا جاتا ہے چنانچہ اسے ناپسندیدہ کام میں استعمال کرنا' نفاستِ طبیعت کے خِلاف ہے۔

۴ تاکہ صفائی اچھی طرح حاصل ہو جائے۔

نوٹ:۔

یادر کھئے کہ ڈھیلوں کی کوئی معین تعداد سنّت نہیں' چنانچہ اگر صرف ایک سے صفائی ہو گئی تو سنّت ادا ہو جائے گی اور اگر تین سے بھی صفائی حاصل نہ ہوئی تو سنّت ادا نہ ہوئی' البتہ یہ افضل ہے کہ ڈھیلے طاق عدد میں ہوں اور کم سے کم تین ہوں' لہٰذا اگر یک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کر لینی چاہئے۔'' ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہو گی کہ نجاست سے شرمگاہ کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو۔ (پیشاب و

---

[1]: کیونکہ ہمیں قبلہ معظمہ کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے اور یہ عمل تعظیم کے خلاف ہے۔ یادر کھئے کہ اس حالت میں کعبۃ اللہ (عزوجل) کی جانب رخ کرنا ''مکروہ تحریمی'' ہے' یہی حکم اس حالت میں کعبۃ اللہ (عزوجل) کو پیٹھ کرنے کا ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں صراحۃً اس کا حکم فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

پاخانہ نجاستِ غلیظہ ہیں گاڑھی نجاست غلیظہ میں ساڑھے چار ماشہ وزن ایک درہم ہے۔اور نجات غلیظہ اگر بہنے والی ہو جیسے پیشاب تو ہتھیلی سیدھی کر کے جتنا پانی اس پر ٹھہر سکتا ہو وہ اس کے لئے ایک دِرہم کی مقدار ہے۔)

۵ گوبر سے تو اس لئے منع فرمایا کہ وہ خود ناپاک ہے تو پاک کیسے کرے گا۔'' اور ہڈی سے منع فرمانے کی کئی وجوہات ہیں۔

(i) بعض ہڈیاں چکنی ہوتی ہیں لہذ نجاست کو زائل کرنے سے قاصر رہیں گی۔

(ii) زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔

(iii) کیونکہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک ہڈیاں تمہارے جن بھائیوں کی غذا ہے۔(یعنی جن بھائی ان ہڈیوں پر گوشت پاتے ہیں جو پہلے والے گوشت سے زائد ہوتا ہے' یہی گوشت ان کی خوراک بنتا ہے۔)(مشکوٰۃ)

مدنی پھول

اس فرمانِ ذیشان سے درجِ ذیل مَدَنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) روزمرّہ معاملات کی سنّتیں اور آداب سکھانا مدنی آقا ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت ہے۔

(2) ہمارے پیارے اور بے عیب آقا ﷺ کی تعلیمات کو معمولی سمجھنا اور ان کا مذاق اڑانا، مشرکین کا طریقہ ہے۔

نوٹ:۔

اس سے وہ نام نہاد مسلمان درس حاصل کریں کہ جو مدنی مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں اور ان کی تعلیم دینے والوں کو مذاق کا نشانہ بناتے رہتے ہیں اور جب انہیں اس کفریہ کام سے منع کرنے کی کوشش کی جائے تو نصیحت حاصل کرنے کے بجائے اور زیادہ مذاق کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بعض اوقات غصّے میں آ کر کلماتِ کفر بکنا شروع ہو جاتے ہیں۔'' کتبِ عقائد میں درج اس عقیدے کو غور سے پڑھئے اور اللہ عزوجل کے خوف سے لرز کر آئندہ کیلئے فوراً سے پیشتر توبہ کیجئے۔

Marfat.com

عقیدہ :۔ شافعِ محشر صلی اللہ علیہ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نگاہ سے دیکھے ''کافر'' ہے۔ (بہارِ شریعت۔حصہ اوّل)

(3) کسی کے مذاق اڑانے پر غصّہ کو ظاہر نہ ہونے دینا بلکہ نرمی و شفقت سے جواب دینا اور وضاحت پیش کرنا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سنّت ہے۔ (اس سے وہ نیکی کی دعوت دینے والے مسلمان بھائی اور بہنیں سبق حاصل کریں کہ جو مزاح کر لینے پر اپنے گھر والوں یا دیگر حضرات سے لڑنا جھگڑنا اور بدتمیزی کرنا شروع کر کے' دین کے کام میں مزید رکاوٹ کا سبب بن جاتے ہیں۔)

(4) سِتر کھلے ہونے کی حالت میں کعبۃ اللہ عزوجل کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنا بے ادبی اور حرام ہے۔ (ان مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو فوراً توبہ کرنی چاہیئے کہ جو نہاتے یا استنجاء کرتے وقت اس کا دھیان نہیں رکھتے خصوصاً وہ مسلمان بھائی جو روڈ کے کنارے اور فٹ پاتھوں پر پیشاب کرنے اور وہ مسلمان بہنیں جو اپنے چھوٹے بچوں کو اس رخ پر پیشاب کروانے کی عادی ہیں۔'' الحمدللہ عزوجل! راقم الحروف نے اس معاملے میں امیرِ دعوتِ اسلامی کو بے حد محتاط دیکھا ہے۔ آپ اگر کسی کے گھر تشریف لے جائیں اور استنجاء کی حاجت ہو جائے تو پہلے قبلہ معظمہ کا رخ معلوم فرماتے ہیں۔ پھر استنجاء خانے کو دیکھتے ہیں کہ قبلہ رُو تو نہیں۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد پھر اندر تشریف لے جاتے ہیں' اسی طرح اگر سفر کے دوران کسی مسجد سے ملحق استنجاء خانے میں جانے کی ضرورت پیش آ جائے تب بھی اسی احتیاط کا مظاہرہ فرماتے ہیں۔)

(5) سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنا' بغیر کسی عذر کے ممنوع و مکروہ ہے۔

(6) اگر ڈھیلوں سے استنجاء کریں تو مستحب (یعنی افضل) یہ ہے کہ کم از کم ۳ ڈھیلے استعمال کریں۔

(7) گوبر و ہڈی سے استنجاء مکروہ ہے۔

(8) کعبۃ اللہ عزوجل کی تعظیم ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم و ضروری ہے۔ (جب

Marfat.com

کعبۃ اللہ عزوجل کی تعظیم وادب لازم اور شریعت کو مطلوب ہے تو اس حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وادب کس قدر اہم وضروری ہوگا کہ جس کے قدموں کی برکت سے کعبۃ اللہ عزوجل کو یہ عظمت ومرتبہ حاصل ہوا۔'' اور جب کعبۃ اللہ (عزوجل) کی تعظیم' غیر اللہ (عزوجل) ہونے کے باوجود حرام نہیں تو معلّمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کو معاذ اللہ (عزوجل) حرام کہنا یا سمجھنا کس طرح دُرست ہوسکتا ہے'؟ یقیناً یہ شیطانی عقیدہ' شقاوت و بدبختی و بے دینی کی واضح علامت اور دخولِ نار کا یقینی سبب ہے۔)

مُحاسَبَہ

﴿1﴾ آپ مسلمان ہونے کے باوجود اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تعلیمات کا مشرکین کے طریقے کے مطابق مذاق اڑا کر' آخرت کی بربادی کا سامان تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾ کسی کے مزاح کرنے کی صورت میں آپ فوراً غصے میں آجاتے ہیں یا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سنّت کے مطابق صبر کرکے' موقع محل کے حساب سے وضاحت کی کوشش کرتے ہیں؟

﴿3﴾ کیا آپ نہانے یا استنجاء کرنے کے وقت کعبہ شریف کی سمت کا خیال رکھتے ہیں؟

﴿4﴾ بغیر کسی شرعی عذر کے استنجاء کیلئے سیدھا ہاتھ تو استعمال نہیں کرتے؟

﴿5﴾ کبھی آپ نے ڈھیلے سے استنجاء کرنے کی سنّت پر بھی عمل کیا؟

﴿6﴾ کیا آپ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور آداب سکھانے کی سنّت پر عامل ہیں؟

دعاء

اے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صدقے سنن وآداب سکھانے'' دین کا مذاق اڑانے اور سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنے اور گوبر وہڈی سے

Marfat.com

اِستنجاء کرنے سے بچنے'' کسی کے مذاق کرنے پر صبر و تحمل سے کام لینے' کعبۃ اللہ (عزوجل) کی تعظیم کرنے اور کبھی کبھار ڈھیلوں سے بھی استنجاء کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {12}

''بارگاہِ رسالت میں حصولِ شِفا کیلئے حاضِری''

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے گئیں [1] عرض کی ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے۔ [2] '' (یہ سنکر) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا [3] اور میرے لئے دُعائے برکت فرمائی' پھر آپ نے وُضو فرمایا تو میں نے آپ کے وُضو کا پانی پیا۔ [4] پھر میں آپ کی پشتِ انور کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت دیکھی [5] جو حجلہ عروسی [6] کی گھنڈی کی طرح تھی۔ [7] (متفق علیہ)

راوی

آپ ۲ھ میں پیدا ہوئے' ۷ سال کی عمر میں والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے' حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں مدینہ منورہ کے بازار میں عامل مقرر فرمائے گئے تھے۔

{وضاحت}

[1] تاکہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے شفا حاصل ہو جائے۔

[2] چنانچہ آپ ایسی نگاہِ کرم فرمائیے کہ اسکی یہ بیماری' تندرستی میں تبدیل ہو جائے۔

[3] ممکن ہے کہ آپ کے سر میں ہی درد ہو' رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے ہاتھ پھیرا ہو تاکہ شِفا حاصل ہو جائے۔ (اس ہاتھ پھیرنے کی یہ برکت تھی کہ حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی عمر سو (۱۰۰) سال ہوئی لیکن نہ تو کوئی بال سفید ہوا اور نہ ہی کوئی دانت گرا۔)

Marfat.com

۴ یعنی وہ پانی جو برتن میں رہ گیا تھا'' یا وہ جو آپ (ﷺ) کے اعضائے وُضو سے ٹپک رہا تھا۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے بھی حصولِ برکت کیلئے نوش فرمایا۔

نوٹ:۔

یاد رکھیئے کہ ہمارے بدن سے جو پانی بعدِ وضو ٹپکے' وہ مستعمل ہے' جس کو پینا مکروہ ہے۔'' لیکن نورِ مجسم ﷺ کے بدن اطہر سے لگ کر جو خوش قسمت ترین پانی ٹپکے وہ پاک و طاہر و تبرک و نور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان اس پانی کے حصول کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک نمبر (۱۹) میں ذکر ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل

۵ یہ نورِ عالم ﷺ کی گردن مبارک کے نیچے' پشتِ مبارک پر دونوں پرنور کندھوں کے درمیان تھوڑا سا ابھرا ہوا گوشت تھا۔ یہ بہت نورانی و چمکدار تھی' اس کے اندر یہ عبارت لکھی تھی اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔'' اور اس کے ظاہر پر یہ الفاظ تحریر تھے۔ ''تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ مَنْصُور (آپ جس طرف بھی توجہ کیجئے مدد دیئے جائیں گے) اسے مہرِ نبوت اس لئے کہتے ہیں کہ توریت و انجیل وغیرہ میں اسے مدنی آقا ﷺ کیلئے بطورِ نعت و وصف بیان کیا گیا ہے پس یہ آپ کے نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) ہونے کی علامت تھی۔ جیسا کہ خصائص الکبریٰ میں ایک روایت منقول ہے کہ

''سہل' مریس کے نصرانی تھے اور یتیمی کی حالت میں اپنے چچا کے ہاں پرورش پائی تھی' کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے انجیل پڑھنا شروع کی تو اس میں دو صفحے چپکے ہوئے تھے' میں نے وہ صفحات علیحدہ کئے تو ان میں حضورِ پرنور ﷺ کا وصف اس طرح مذکور تھا ''نہ آپ طویل ہیں نہ کوتاہ ہیں' دو زلفوں والے ہیں' دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہے' صدقہ قبول نہیں فرماتے' بکری کا دودھ نکال لیتے ہیں' پیوند لگی قمیص پہنتے ہیں' جو شخص ایسے کام کرتا ہے وہ تکبر سے پاک ہوتا ہے' آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور آپ کا نامِ مبارک ''احمد'' ہے''۔ یا اس امر کی علامت تھی کہ آپ، آخری نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) ہیں' آپ (ﷺ) کے بعد اب کوئی نبی نہ آئے گا۔''

Marfat.com

۶ یعنی دلہن کا چھپر کھٹ یعنی مسہری۔

ے گھنڈی اس گول بٹن کو کہتے ہیں جو دھاگے یا کپڑے سے بنایا جائے۔ گویا کہ جیسے دلہن کی مسہری میں کپڑے یا دھاگے کے گول بٹن کی مقدار ہوتی ہے، مہرِ نبوتِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مقدار بھی اتنی ہی تھی۔ (یہاں تشبیہ مقدار میں دی گئی ہے نہ کہ بناوٹ میں۔)

مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے خوشبودار مدنی پھول درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا یہ عقیدہ تھا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ سے حصولِ انعامات و برکات کا بہت بڑا وسیلہ ہیں اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع نہ فرمانا اس عقیدے کے درست وحق ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

﴿2﴾ حصولِ شفا کیلئے بیماروں کو بزرگانِ دین اور نیک لوگوں کی خدمتِ بابرکت میں لے جانا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

﴿3﴾ مریض کے سر پر ہاتھ پھیرنا (جبکہ شرعاً کوئی ممانعت نہ ہو) اور اس کے لئے دعا برکت کرنا سنّت ہے۔

﴿4﴾ وضو کا بچا ہوا پانی پینا سنّتِ صحابہ رضی اللہ عنھم ہے۔

﴿5﴾ حصولِ برکت وفیض کیلئے بزرگانِ دین کے تبرکات کو استعمال کرنا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

﴿6﴾ اگر ''وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینے سے مراد'' اعضاءِ شریفہ سے متصل پانی ہے تو معلوم ہوا کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور سے چھو جانے والے پانی کا وہ حکم نہیں، جو ہمارے مستعمل پانی کا ہے بلکہ آپ کا مستعمل پانی پاک وطیب وطاہر ومطہر وخوشبودار ونورانی وپاکیزہ وباعثِ برکت ہے۔ (اسی سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبِ رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر سمجھنا، جہالت وگمراہی ونادانی وبیوقوفی وغفلت وبے دینی ہے۔)

Marfat.com

﴿7﴾ تاجدارِ انبیاء ﷺ کی مہرِ نبوت شریف کی مقدار حجلہ عروسی کی گھنڈی کے برابر ہے۔

﴿8﴾ سائل کو مایوس نہ کرنا غمخوارِ امت ﷺ کی سنت ہے۔

مُحَاسَبَہ

(1) حصولِ شفا و دیگر فوائد کیلئے، کبھی آپ نے خود کو یا اپنے گھر والوں میں سے کسی بیمار کو، کسی بزرگ کی خدمت میں پیش کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت پر عمل کیا؟

(2) کیا آپ نے کبھی کسی مریض کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور اس کے لئے دعائے برکت کرنے کی سنّت پر عمل کیا؟

(3) کبھی آپ نے بھی کسی بزرگ کے تبرکات سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کی؟

(4) کبھی آپ نے بھی وُضو کا بچا ہوا پانی پیا؟

(5) آپ سائل کو مایوس کرنے کے عادی تو نہیں؟

دعاء

اے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت اسحٰق علیہ السلام کے صدقے میں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت کے مطابق خدمتِ بزرگانِ دین میں حاضر ہونے، عیادتِ مریض کے وقت اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے، اس کے لئے دعائے برکت کرنے اور وُضو کا بچا ہوا پانی سنّت کی نیت سے پینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {13}

"نرمی و آسانی"

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب

Marfat.com

کرنا شروع کر دیا۔[2] رسول اکرم ﷺ کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) نے (اسے) فرمایا ''رک رک جا' رک جا۔''[3] رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' اسے نہ روکو چھوڑ دو۔''[4] صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے چھوڑ دیا[5] حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر مبلغِ اعظم ﷺ نے اسے بلا کر (نرمی وشفقت) سے فرمایا'' یہ مساجد[6] پیشاب اور گندگی کیلئے نہیں' یہ تو صرف اللہ عزوجل کے ذکر' نماز اور تلاوتِ قرآن کیلئے ہیں۔[7] '' (راوی فرماتے ہیں کہ اسے ان ہی الفاظ سے سمجھایا گیا) یا جو بھی الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے[8]، پھر آپ (ﷺ) نے قوم کے ایک آدمی کو حکم فرمایا' وہ پانی کا ایک ڈول لایا' جسے اس نے اس (پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔[9] (متفق علیہ)

راوی

حضرت اَنَس بن مالك بن نَضَر اَنصاری خَزرَجِی نجّاری' مدنی آقا ﷺ کے خادم تھے۔ آپ کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ مدنی آقا ﷺ کی مدینے میں آمد کے بعد' ۱۰ سال تک خدمت کا شرف حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ آپ کی والدہ نے مدنی آقا ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اپنے اس چھوٹے خادم کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔'' محبوبِ رب ﷺ نے دعا فرمائی'' اے اللہ عزوجل! اس کے مال واولاد میں برکت عطا فرما' اس کی عمر طویل کر دے اور اس کے گناہ بخش دے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میری نسل میں سے اٹھانوے (۹۸) افراد میرے سامنے دفن کئے گئے' میرے باغ میں سال میں دو مرتبہ پھل آتا تھا' میں اتنا عرصہ زندہ رہا کہ زندگی سے اکتا گیا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ چوتھی دعا بھی قبول ہوگی۔'' آپ کی عمر مبارک سو سال سے زائد تھی' تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں بصرہ میں ۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں لوگوں کو فقہ

Marfat.com

سکھانے کیلئے بصرہ منتقل ہوئے تھے۔

{ وضاحت }

۱ حصولِ علم و برکت وفیض یا نماز وغیرہ کیلئے۔

۲ یہ اَعرابی چونکہ بظاہر رحمتِ عالم ﷺ سے دور رہائش پذیر تھے اور ابھی نئے نئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ چنانچہ مسائل و آداب سے مکمل طور پر آگاہ نہ تھے یہی وجہ تھی کہ عربوں کے سابقہ رَواج کے مطابق ''کھڑے ہوکر'' مسجد میں پیشاب کرنے لگے۔

۳ قریب رہنے والے اصحاب رضی اللہ عنھم چونکہ مسائل سے واقف تھے چنانچہ انہوں نے اس بے ادبی کو محسوس کرتے ہوئے انہیں روکنے کی کوشش کی۔

۴ اس منع فرمانے میں کئی حکمتیں تھی۔

(i) وہ اَعرابی چونکہ ابھی نئے نئے اسلام لائے تھے چنانچہ مسائل کے معاملے میں ''معذور'' تھے بلکہ ہوسکتا تھا کہ اگر درمیان میں ہی انہیں روک دیا جاتا تو وہ غصّے میں آکر اسلام ہی سے بدظن ہوجاتے۔

(ii) اس طرح مسجد کے زیادہ آلودہ ہونے کا اندیشہ تھا۔

(iii) پیشاب درمیان میں روکنے کی وجہ سے بیماری پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

(iv) خود اس اَعرابی کے کثیر آلودہ ہوجانے کا خطرہ تھا۔

۵ یعنی روکنے کا ارادہ ترک فرمادیا۔

۶ جمع کا لفظ اس لئے استعمال فرمایا تا کہ معلوم ہوجائے کہ آپ (ﷺ) جو بھی احکام ارشاد فرمانے والے ہیں' وہ صرف اسی مسجد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مساجد کا یہی حکم ہے۔

۷ یعنی ان میں صرف عبادات جائز ہیں اور عبادات کی ادائیگی کیلئے طہارت ضروری ہے۔

۸ راوی کا ''او کما قال رسول اللہ (ﷺ)'' یعنی ''یا جو بھی الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے۔'' فرمانا یا تو اس لئے تھا کہ انہیں ادا کردہ الفاظ کے بارے میں شک واقع ہوگیا

Marfat.com

''اور یا پھر صرف احتیاط کے تقاضے کے تحت ایسا کیا'' کیونکہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا

''جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''(بخاری)

9 تاکہ زمین پاک ہوجائے۔

نوٹ:۔ یادرکھئے کہ ناپاک زمین دو طرح سے پاک ہوجاتی ہے۔

(۱) اس پر اتنا پانی بہایا جائے کہ جو اپنے ساتھ نجاست کو بہا کرلے جائے۔

(۲) وہ ناپاک زمین ہوا یا دھوپ یا آگ وغیرہ سے خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ اور بو وغیرہ زائل ہوجائے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے''ناپاک زمین اگر خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے' پاک ہوگئی' خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے۔ مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں' نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔''

چونکہ یہ دن کا واقعہ تھا اور نماز کے وقت سے پہلے پہلے زمین کا خشک ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ اسے پانی کے ذریعے پاک فرمایا۔'' یا پھر یہ وجہ تھی کہ دونوں قسم کی طہارت میں سے بہتر و افضل طہارت کا قصد کیا گیا۔''

مدنی پھول

(1) بزرگانِ دین کی صحبت میں حصولِ علم و فیض کیلئے حاضر رہنا' اصحابِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنھم) کی سنّت ہے۔

(2) اگر کسی کے راہِ راست پر آنے کی امید ہو تو ایسے گناہوں میں ملوث مسلمان بھائی کو حکمت کے ساتھ آہستہ آہستہ نیکیوں کی طرف مائل کرنا چاہیئے' فوراً گناہوں سے روکنے کی بناء پر ہوسکتا ہے کہ وہ گھبرا کر دوبارہ غلط راستے پر استقامت پذیر ہوجائے۔ اس کے مکمل راہِ راست پر آنے سے پہلے پہلے جتنی بھی خطائیں اس سے سرزد ہوں گی ان پر حکمتاً خاموش رہنا مبلغ کیلئے بروزِ قیامت گرفت کا سبب نہیں۔ ان شاء اللہ (عزوجل)

(3) مسائل سے ناواقف مسلمان بھائی کو کسی غلطی میں مبتلاء دیکھ کر جلد بازی و سختی

Marfat.com

سے سمجھانے کی بجائے حکمت وشفقت ومحبت ونرمی سے سمجھانا مدنی مصطفیٰ ﷺ کی سنّت ہے۔

(4) مسجد کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا ضروری اور آدابِ مسجد میں داخل ہے اور اسے صاف ستھرا رکھنا شریعت کو مطلوب ہے۔[1]

(5) مساجد کی تعمیر کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ان میں ذکر اللہ عزوجل نماز اور تلاوتِ قرآن جیسے نیک اعمال ادا کیے جائیں۔ (مسجد میں شور شرابا کرنے اور دنیاوی باتوں اور ہنسی مذاق میں مشغول رہنے والے مسلمان بھائی اس پر ضرور غور فرمائیں)

(6) مسجد سے گندگی دور کرنے کیلئے عملی کوشش کرنا سنّتِ سرکار وصحابہ کرام (ﷺ و رضی اللہ عنہم) ہے۔

(7) ناپاک زمین پر اتنا پانی بہادینا کہ جو نجاست کو بہا کر لے جائے، اسے پاک کر دیتا ہے۔

(8) حدیثِ نبوی (ﷺ) کی ادائیگی کے بعد احتیاطاً ''او کما قال رسول اللّٰہ (ﷺ) (یا جیسے اللہ عزوجل کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا)'' کہنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

مُحَاسَبَه

{1} آپ کسی غلطی میں مبتلا مسلمان بھائی (خصوصاً اپنے گھر والوں کو) سنّت کے مطابق نرمی وشفقت وحکمت سے سمجھاتے ہیں یا شدت وسختی وجلد بازی سے سمجھانے کی کوشش میں خود اپنی ذات یا دینی پابندیوں سے بدظن کر کے گستاخانہ کلمات بولنے اور دین سے دور ہو جانے پر مجبور کر دیتے ہیں؟

---

[1]: مسجد کے بالتفصیل آداب جاننے کیلئے امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی بابرکت تصنیف ''فیضانِ سنّت'' کا مطالعہ فرمائیے۔

Marfat.com

{2} آپ مسجد کو کھانے پینے کی چیزوں اور دیگر میل کچیل و کچرے وغیرہ سے آلودہ کرنے کے عادی تو نہیں؟

{3} کیا آپ نے بھی کبھی مسجد سے گندگی دور کی؟...مثلاً کبھی جھاڑو دی؟...کوئی تنکا ..یا.. بال وغیرہ اٹھا کر باہر پھینکا؟

{4} آپ مساجد کو ان کے صحیح مقاصد میں استعمال کرتے ہیں..یا..اس میں بیٹھ کر ہنسی مذاق (خصوصاً نماز کے بعد ہاتھ ملاتے وقت) کے ساتھ ساتھ کاروباری، دنیاوی پڑھائی اور کھیل کود کی فضول باتیں کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں؟ یاد رکھئے کہ تفسیرِ مدارک میں ہے کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے۔'' بیہقی شریف میں ہے کہ مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ ان کو اللہ عزوجل سے کچھ کام نہیں۔''

{5} کبھی آپ نے بھی حدیثِ پاک بیان کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد احتیاطاً ''اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہا؟

دعاء

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت دانیال علیہ السلام کے وسیلہ معظّمہ سے حکمت و نرمی کے ساتھ تبلیغِ دین کرنے، مسجد کے تمام آداب کا خیال رکھنے اور یاد رہنے پر کبھی کبھی حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد اِحْتِیاطاً ''او کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم'' کہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {14}

''مُردار کی کھال''

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی

Marfat.com

اللہ عنہا [1] کی لونڈی [2] کو ایک بکری بطور صدقہ دی گئی' پھر وہ بکری مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا ''تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی' تم اسے پکا لیتے [3] اور نفع اٹھاتے؟ [4] ''لوگوں نے عرض کی ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ تو مردار ہے؟ [5] ''(مدنی آقا ﷺ) نے ارشاد فرمایا ''اس کا (یعنی مردار کا) تو صرف کھانا حرام ہے۔ [6] (متفق علیہ)

﴿ راوی ﴾

آپ مدنی آقا ﷺ کے چچازاد بھائی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ لبابہ بنت الحرث رضی اللہ عنہا' امّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ہجرت سے ۳ سال پہلے پیدا ہوئے اور مدنی آقا ﷺ کی وفات شریف کے وقت آپ ۱۳ برس کے تھے۔ آپ اس امت کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کیلئے رحمتِ عالم ﷺ نے فقہ وحکمت میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ آپ کا لقب تَرجُمَانُ الْقرآن اور سلطانُ الْمُفَسِّرین ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نہایت ذہین صابر' حلیم اور بردبار تھے۔ قد شریف دراز اور رنگ گورا تھا۔ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ملاحظہ فرمایا۔ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ آپ کو قریب رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درمیان آپ سے مشورہ طلب فرماتے۔ آخر عمر میں آپ کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔ وصال شریف ۷۱ سال کی عمر میں طائف میں ۶۸ھ میں ہوا۔

{ وضاحت }

[1] آپ ازواجِ مطہرات میں سے ہیں' اتفاق سے آپ کا نکاح' زفاف اور وصال ایک ہی مقام پر ہوا جو کہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور سرف کہلاتا ہے۔ آپ سے ۷۶ احادیث مروی ہیں' جن میں سے سات متفق علیہ اور ایک بخاری میں اور باقی دیگر کتب

Marfat.com

احادیث میں مذکور ہیں۔آپ کا وصال ۴۸..یا..۵۱..یا..۶۱..یا..۶۲..یا..۶۳ ہجری میں ہوا۔

۲ یعنی خادِمہ

۳ کھال پکانے مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسا عمل کیا جائے کہ جس کی وجہ سے کھال کی بدبو اور رطوبت (یعنی تری) وغیرہ ختم ہو جائے۔مثلاً دھوپ میں پھیلا دینے یا کھاری نمک وغیرہ لگا دینے سے۔

۴ مثلاً مُصَلّٰی یا مشک وغیرہ بنا لیتے۔

۵ مُردار وہ جانور ہے جو بغیر ذِبح شرعی کے مر جائے۔"[۱] یہ سوال عرض کرنے کی غرض یہ تھی کہ پہلے صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ قرآنی حکم سن چکے تھے کہ "**اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ** (اس نے (یعنی اللہ عزوجل) نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار" (ترجمہ کنز الایمان ۲ پ البقرہ ۱۷۳) لہذا اب کھالِ مردار سے نفع اٹھانے کی اجازت کا سن کر انہیں دونوں حکموں میں ٹکراؤ محسوس ہوا چنانچہ اس کی وضاحت طلب کرنے کے لئے سوال کیا۔

۶ یعنی فرمانِ باری تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ مردار سے بطورِ غذا نفع اٹھانا حرام ہے۔

مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے یہ معطر معطر مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ شرعی فقیر کو صدقہ لینا جائز ہے۔[۲]

﴿2﴾ قابلِ نفع چیزوں کو ضائع کر دینا، معلم اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند ہے۔

﴿3﴾ مردار کی کھال پکا لینے کے بعد اس سے نفع اٹھانا جائز ہے۔

---

۱ : ذبحِ شرعی کے متعلق مسائل بہارِ شریعت پندرہویں حصہ اور علامہ محمد اکمل عطا صاحب کی کتاب عید قربان میں ملاحظہ فرمائیں ﴿ادارہ﴾

۲ : شرعی فقیر وہ ہے کہ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا..یا..ساڑھے باون تولہ چاندی..یا..اتنی رقم..یا..اتنی مالیت کا تجارت کا مال..یا..اتنی مالیت کا سامان حاجتِ اصلیہ سے زائد نہ ہو (حاجتِ اصلیہ کے بارے میں تفصیل بہارِ شریعت میں ملاحظہ فرمائیے۔)

Marfat.com

﴿4﴾ مردار کا کھانا حرام ہے۔

﴿5﴾ حرام وحلال کے مسائل سکھانا مبلغِ اعظم ﷺ کی سنت ہے۔

﴿6﴾ وضاحت طلب کرنے کیلئے سوال کرنا اصحابِ رسول ﷺ کی سنت ہے۔

مُحَاسَبَہ

(1) آپ گھر کی قابلِ نفع چیزوں کو لاپرواہی کے ساتھ کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینے کے عادی تو نہیں؟ اور اگر کوئی مسلمان بھائی بظاہر بے کار چیزوں کو کارآمد سمجھ کر رکھے تو آپ اس کا مذاق تو نہیں اڑاتے؟ اور اسے کنجوس وبخیل کے القابات سے تو نہیں نوازتے؟

(2) آپ نے کبھی گھر میں مرجانے والے جانور کی کھال پکا کر اس سے نفع اٹھایا؟

(3) کیا آپ نے کبھی سنت پر عمل پیرا ہونے کی نیت سے مسلمان بھائیوں کو حلال وحرام کے مسائل سمجھائے؟ [1]

(4) کیا آپ نے بھی کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت کی نیت سے اپنے استاد وغیرہ سے وضاحت طلب کرتے ہوئے کوئی دینی مسئلہ دریافت کیا؟

(5) آپ بے احتیاطی ولاپرواہی میں مردار تو نہیں کھالیتے؟ (مسئلے سے ناواقفی کی بناء پر ایسا ممکن ہے کیونکہ ذِبح کرنے والے پر لازم ہے کہ ذبح کرتے وقت کم از کم اتنی آواز سے تکبیر ضرور کہے کہ خود اس کے کان اس کی آواز کو سن لیں۔ چنانچہ اگر کسی نے اتنی آہستہ آواز میں تکبیر پڑھی کہ صرف ہونٹ ہلے، کانوں تک آواز نہ پہنچی۔ یا ہونٹ بھی نہ ہلائے بلکہ صرف دل ہی دل میں تکبیر پڑھی تو یہ جانور حلال نہ ہوگا بلکہ مردار کہلائے گا اور اس کا کھانا حرام ہوگا۔ لہذا اچھا ہے آپ خود ذبح کریں یا قصائی سے ذبح کروائیں یا مرغی خریدنے گئے اور وہ مرغی والا ذبح کرے ہر مقام پر اس بات کا خیال ضرور رکھئے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے' اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود

---

[1]: اس سنت پر صرف وہی مسلمان بھائی عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں کہ جنہیں مسائل کے بارے میں وسیع معلومات ہوں' ناقص اور سنی سنائی معلومات کے ساتھ مسائل بیان کرنا اکثر اوقات گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔

Marfat.com

سن سکے مثلاً طلاق دینے' غلام آزاد کرنے' جانور ذبح کرنے میں۔'')

دعاء

اے پیارے ربّ کریم! ہمیں حضرت لوط علیہ السلام کے صدقہ میں قابلِ نفع چیزوں کو ضائع کرنے سے بچنے' مردار کھانے سے دور رہنے' مسائل سکھانے کی قابلیت حاصل کرنے اور وضاحت طلب کرنے کیلئے سوال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک نمبر {15}

''نماز فجر کیلئے جگانا''

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر کیلئے نکلا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس بھی سوئے ہوئے شخص پر گزرتے تھے اسے نماز کیلئے آواز دیتے.. یا..اپنے پیر مبارک سے اسے ہلاتے۔'' [1] (سنن ابی داؤد)

راوی

آپ کا اسمِ مبارک نفیع بن الحارث ثقفی ہے۔کنیت ابوبکرہ ہے' مشہور صحابی ہیں۔

{وضاحت}

[1] یہ ہلانا' حقارت کی بناء پر نہ تھا بلکہ اس جانب اشارہ کرنا مقصود تھا کہ بڑے کا چھوٹے کو اور افضل کا کم تر کو پیر سے جگانا جائز ہے۔

مدنی پھول

{1} استاد و پیر و مرشد کے ساتھ عبادت کیلئے جانا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

{2} سوئے ہوئے مسلمان بھائیوں کو آواز دیکر جگانا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ کریمہ ہے۔

Marfat.com

ضمناً عرض ہے کہ صبح کی نماز کے لئے جگانا' صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بھی سنّت مبارکہ ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں ''تاریخ الخلفاء'' میں ''ابنِ سعد'' کے حوالے سے ایک روایت میں ہے کہ ''یہ لڑکا ابو لؤ لؤ (آپ کا قاتل) ایک دودھارا خنجر آستین میں چھپا کر مسجد میں ایک گوشے میں چھپ کر بیٹھ گیا' ابھی پو (سپیدہ صبح) نہیں پھٹی تھی ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز کیلئے جگاتے ہوئے گشت کر رہے تھے۔'' جب آپ مسجد میں اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ کے جسمِ مبارک پر پے درپے تین وار کیئے۔'' (جن کے سبب آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا)''

تاریخ الخلفاء میں ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو علی الصبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ابنِ نبّاح موذن نے آکر آواز دی 'اَلصَّلٰوۃُ ط 'اَلصَّلٰوۃُ ط'' چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے گھر سے چلے۔ ''راستے میں آپ' لوگوں کو نماز کیلئے آواز دے دے کر جگاتے جاتے تھے'' کہ اتنے میں ''ابنِ ملجم'' سے سامنا ہوا' اس نے اچانک آپ پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا۔ زخم بہت کاری تھا پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ و ہفتہ تک بقیدِ حیات رہے مگر اتوار کی شب' آپ کی روحِ مبارک بارگاہِ قدس میں پرواز کرگئی۔''

﴿3﴾ بڑے کا سوئے ہوئے چھوٹے کو یا افضل کا سوئے ہوئے کم تر کو پاؤں سے ہلا کر اٹھانا جائز و سنّت ہے۔ [1]

مُحَاسَبَه

(1) کیا آپ بھی کبھی کسی بزرگ کے ساتھ کسی عبادت کیلئے بنیتِ ادائے سنّت

---

[1]: لیکن یہ اسی صورت میں دُرست ہے کہ جب وہ چھوٹا یا کم تر جاگنے پر اسے اپنے لئے سعادت سمجھے' اور اگر ان کے ناراض ہونے یا دل آزاری کا خوف ہو تو پھر ایسا کرنا سنّت نہیں۔

Marfat.com

چلے؟

(2) کیا آپ نے بھی کبھی سنت کی نیت سے لوگوں کو نماز کے لئے جگایا؟

(3) کیا آپ نے بھی کبھی کسی چھوٹے یا مفضول کو پاؤں کے ذریعے ہلا کر جگایا؟

دعاء

اے رب العالمین عزوجل! حضرت ادریس علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں بھی بزرگوں کے ساتھ عبادت کیلئے چلنے، لوگوں کو نماز کے لئے جگانے اور کسی خرابی کا خوف نہ ہونے کی صورت میں سنت کی نیت سے کبھی اپنے سے چھوٹے کو پیر کی حرکت سے بھی جگانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {16}

"اذان واِقامت کی برکت اور وسوسۂ شیطانی"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے۔[1] تاکہ اذان نہ سنے، پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے حتیٰ کہ جب نماز کیلئے اِقامت شروع ہوتی ہے تو پھر پشت پھیر کر بھاگ جاتا ہے[2]، حتیٰ کہ جب اِقامت ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے [3] کہتا ہے "فلاں فلاں چیز یاد کر۔" (یعنی) وہ چیزیں جو اسے یاد نہ تھیں، یہاں تک کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

❁ راوی ❁

ان راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔

{ وضاحت }

[1] اذان کی ہیبت ورعب کی وجہ سے۔

Marfat.com

۲۔ اِقامت کی برکت ورعب کے باعث ۔(لیکن اذان کی ہیبت اِقامت کی ہیبت سے زائد ہے کیونکہ اذان کی آواز سے اس کی ہوا بھی خارج ہوجاتی ہے، جبکہ اِقامت کے وقت صرف بھاگنا ثابت ہے۔)

۳۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے دلوں پر تصرف کا اختیار دیا ہے۔

﴿ مدنی پھول ﴾

(1) اذان و اِقامت کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے، شیطان اتنی ہی دور بھاگ جاتا ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ علماءِ کرام نے قبر پر اذان کو مستحب قرار دیا ہے کیونکہ امام ترمذی محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ''جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا ربّ عزوجل کون ہے؟ تو شیطان اس پر ظاہر ہوکر اپنی جانب اشارہ کرتا ہے یعنی میں تیرا ربّ ہوں اس لئے حکم آیا ہے کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں'' (نوادر الاصول۔شرح الصدور)

(2) بعض اوقات کم تر چیزوں میں اعلیٰ سے زیادہ فضیلت و کمال رکھ دیا جاتا ہے لیکن فوقیت و افضلیت اعلیٰ چیزوں کو ہی حاصل رہتی ہے، جیسا کہ اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ اذانِ و اِقامت سے شیطان بھاگ جاتا ہے لیکن نماز سے نہیں بھاگتا بلکہ اس کی ادائیگی کے دوران طرح طرح کے وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ نماز، اذان واقامت سے افضل ہے لیکن اذان واقامت اپنے اس کمال کے باوجود نماز سے افضلیت میں کم ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ نے شیطان کو عام انسانوں کے قلوب پر تصرف کا اختیار عطا کیا ہے۔

(4) نماز میں خیالات کا کثرت سے آنا اور رکعتوں کی تعداد میں شک میں پڑ جانا، شیطان کی مداخلت کی بناء پر ہے۔

نوٹ:۔

ضمناً شیطانی وسوسوں سے بچنے کیلئے چند طریقے درجِ ذیل ہیں۔

(i) اللہ تعالیٰ سے اس سلسلے میں خلوصِ دل سے امداد طلب کیجئے۔

Marfat.com

(ii) دورانِ نماز یہ خیال ہر وقت حاضر رکھیں کہ "اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔"

(iii) نماز شروع کرنے سے پہلے "اعوذ باللہ شریف" پڑھ کر الٹی جانب تین مرتبہ تھوتھو کر دیں (لیکن تھوک نہ نکلے)، نیت یہ کریں کہ شیطان کے منہ پر تھوکتا ہوں۔

(iv) قیام و رُکوع و سجود و قعدہ میں جہاں نگاہ رکھنے کا حکم ہے اس مقام پر نگاہ کو جما کر رکھیں مثلاً قِیام میں سجدے کی جگہ، رکوع میں پاؤں کی پشت یا انگوٹھے پر، سجدے میں ناک کی نوک پر اور قعدہ میں گود پر۔

(v) دورانِ نماز جب بھی کوئی خیال آنے لگے تو فوراً جھٹک دیں، اگر سوچنے لگ گئے تو پھر سلسلہ منقطع ہونا مشکل ہے۔

(vi) ادائیگی حروف کے دوران مخارج پر خصوصی توجہ رکھئے۔

(vii) الحمد شریف، دیگر سورتوں اور تسبیحات وغیرہ کا ترجمہ اچھی طرح سمجھ لیں، پھر انہیں ادا کرتے وقت ان کے ترجمے پر بھی غور کرتے رہیں۔

مَدنی عرض :۔

بعض مسلمان بھائی مداخلتِ شیطان کی بِناء پر شیطان کی خواہش کے مطابق مایوس ہو کر نماز ہی ترک کر بیٹھتے ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں، اگر کھانے پر مکھیاں آ رہی ہوں تو مکھیاں اڑائی جاتی ہیں، کھانا نہیں چھوڑا جاتا، چنانچہ نماز نہ چھوڑیں، وسوسوں سے لڑتے رہیں، ان شاء اللہ عزوجل بے حساب اجر و ثواب ہاتھ آئے گا۔

درج ذیل مسئلہ یاد رکھنا بھی فائدہ مند رہے گا۔

مسئلہ :۔ جس کو رکعتوں کی تعداد میں شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار تو اگر بالغ ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر پہلے بھی کئی بار ایسا ہو چکا ہے تو اب دو صورتیں ہیں۔

(i) اگر کسی ایک جانب غالب گمان ہے مثلاً گمان غالب ہوا کہ تین ہوئی ہیں تو اسی پر

Marfat.com

عمل کرے، آخر میں سجدہ سہو نہ ہوگا۔

(ii) اور اگر کسی ایک جانب غالب گمان نہ ہوتا ہو تو کم رکعتوں کو اختیار کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (ھدایہ)

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا کبھی آپ نے شیطان کو بھگانے کیلئے قبر پر اذان دی؟

﴿2﴾ نماز میں وسوسوں سے بچنے کیلئے آپ نے کوئی عملی قدم اٹھایا؟ یا آپ اپنی ہر نماز وسوسوں کے ساتھ ادا کرنے میں ہی خوش ہیں؟

﴿3﴾ کیا کبھی آپ نے شیطان کو بھگانے، ذلیل و رسوا کرنے اور خوف میں مبتلاء کرنے کی نیت سے اذان و اقامت کی سعادت حاصل کی؟

دعاء

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم (عزوجل)! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رہنے اور اپنی نماز کو وسوسوں سے پاک رکھنے کیلئے عملی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {17}

"اذان و نماز اور جماعت کی فضیلت"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مؤذن کی، اس کی آواز کی انتہاء کے مطابق بخشش کر دی جاتی ہے،[1] اور اس کے لئے ہر تر و خشک چیز[2] گواہی دے گی،[3] اور نماز میں حاضر ہونے والے کیلئے پچیس (۲۵) نمازیں لکھی جاتی ہیں،[4] اور اس کے، دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں۔"[5] (سننِ ابی داؤد و ابنِ ماجہ)

Marfat.com

راوی

''ان راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔''

{وضاحت}

۱ مراد یہ ہے کہ اگر مؤذن کی خطائیں اتنی ہوں کہ وہ خطائیں، دائیں بائیں جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں سے اس کے کھڑے ہونے کے مقام تک تمام مسافت کو بھر دیں، پھر بھی اللہ عزوجل اس کی تمام خطائیں بخش دے گا۔

۲ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ عزوجل کی مخلوق ہے۔

۳ یعنی بروزِ قیامت انہیں بولنے کی قوت دی جائے گی اور وہ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کریں گی کہ اس نے فلاں فلاں دن اذان دی تھی۔

۴ بعض احادیث مبارکہ میں ستائیس (۲۷) اور بعض میں پانچ سو (۵۰۰) گنا ثواب بیان کیا گیا ہے اس کمی زیادتی کی کئی وجوہات ہیں۔

(i) اخلاص میں کمی زیادتی کے سبب۔ (ii) مسجد کے قریب و دور ہونے کی وجہ سے۔ (iii) امام کی علمیت وتقویٰ کی کمی وزیادتی کے باعث۔ (iv) جماعت کی قلت وکثرت کی بناء پر۔

۵ یعنی صغیرہ گناہوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

مدنی پھول

اس حدیثِ مبارکہ سے مندرجہ ذیل خوشنما مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} اذان کی برکت سے مؤذن کے کثیر گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (یہ فضیلت صرف مسجد میں مقرر کردہ مؤذن کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ جس بھی مسلمان بھائی کو جب بھی موقع میسر آئے اذان دینے کی سعادت ضرور ضرور حاصل کرے ان شاء اللہ عزوجل اسے بھی اس فضیلت سے محروم نہ کیا جائے گا۔ لیکن اس فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے دو چیزیں لازمی وضروری ہیں۔

(i) اذان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دی جائے۔ ورنہ اذان تو ہو جائے گی لیکن ثواب

Marfat.com

نہ ملے گا۔

(ii) قواعدِ تجوید کا دھیان رکھ کر دی جائے' ورنہ اذان نہ ہوگی نہ ہی اس کا جواب دینا ضروری۔)

{2} جو جو چیزیں اذان کی آواز سنیں گی بروزِ قیامت مؤذن کیلئے گواہی دیں گی۔

{3} جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا' ۲۵ نمازوں کے برابر ہے۔

{4} نمازی کے دو نمازوں کے درمیان کئے گئے تمام صغیرہ گناہ مٹا دئے جاتے ہیں۔

{5} فضائل بیان کر کے نیک اعمال کی طرف مائل کرنا' مدنی آقا ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

مُحَاسَبَہ

(1) کیا آپ نے بھی کبھی طلبِ مغفرت اور کفارۂ ذنوب کی غرض سے اذان دینے کی سعادت حاصل کی؟

(2) کوئی شرعی عذر نہ ہونے کی صورت میں کیا آپ روزانہ تمام نمازیں جماعت کے ساتھ ادا فرما کر پچیس پچیس (۲۵۔۲۵) نمازوں کا ثواب حاصِل کرنے کے عادی ہیں؟

(3) کیا آپ نے بھی کبھی سنّت کی نیت سے مسلمان بھائیوں کو نیک اعمال کی ترغیب دینے کی سعادت حاصل کی؟

دعاء

یاربِ مصطفیٰ (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت شِیث علیہ السلام کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں بھی اپنی رضا کی خاطر اذان دینے' نماز کی ادائیگی اور جماعت میں حاضِری پر پابندی اختیار کرنے اور دیگر مسلمان بھائیوں کو سنّت کی نیت سے نیک اعمال کی ترغیب دینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

Marfat.com

حدیثِ پاک نمبر {18}

"مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دُرود وسلام"

حضرت فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر (یعنی خود پر) دُرود[1] وسلام[2] بھیجتے[3] اور فرماتے "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط[4] (اے میرے رب (عزوجل) میرے گناہ بخش دے)[5] اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔[6]) اور جب باہر نکلتے تو (بھی) محمد (ﷺ) پر (یعنی خود پر) دُرود وسلام بھیجتے۔ اور فرماتے "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ط[7] (اے میرے رب عزوجل! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے.........)"[8]

(ترمذی وسنن ابنِ ماجہ)

راویہ

آپ مدنی آقا ﷺ کی سب سے چھوٹی اور چہیتی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ماہِ رمضان ۲ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تشریف لائیں اور ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی۔ آپ سے ۲ صاحبزادے یعنی حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور تین صاحبزادیاں زینب، اُمِ کلثوم اور رُقیہ رضی اللہ عنھن پیدا ہوئیں، رحمتِ کونین ﷺ کے وصالِ ظاہری کے چھ ماہ بعد وصال شریف ہوا، عمرِ مبارک ۲۸ سال تھی۔

{وضاحت}

1۔ یاد رکھئے کہ دُرود کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے یعنی یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے۔" تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے۔" اور جب فرشتوں کی طرف نسبت ہو یعنی یوں کہا جائے کہ فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔" تو اس سے "مغفرت کی دعا کرنا" مراد ہوتا ہے۔" اور جب اس کی نسبت بندوں کی طرف کی جائے یعنی یوں کہا جائے کہ

Marfat.com

بندے دُرود بھیجتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ ''وہ رحمت کی دعا کرتے ہیں'' اور جب بے جان چیزوں کی طرف نسبت ہو مثلاً کہا جائے شجر و حجر دُرود بھیجتے ہیں تو اس سے تسبیح و تہلیل (یعنی سبحان اللہ عزوجل اور لا الہ الا اللہ عزوجل کہنا) مراد ہوتا ہے۔

۲ یعنی سلامتی کی دعا۔

۳ یعنی کبھی تو یوں فرماتے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ ط (اللہ تعالیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت اور سلامتی نازل فرمائے)۔'' اور کبھی فرماتے صَلَّى اللّٰه عَلَيَّ وَسَلَّمَ ط (اللہ عزوجل مجھ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔)'' یہ صرف امت کی تعلیم کیلئے تھا تا کہ اس کے صدقے سے امت پر اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات و برکات کا نزول ہو۔ ورنہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کے محتاج نہیں اور نہ ہی آپ پر نازل ہونے والی رحمت و سلامتی میں کچھ کمی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ پوری کائنات میں جس پر بھی جب بھی جتنی بھی رحمت و سلامتی کا نزول ہوتا ہے وہ آپ کے نعلینِ اقدس کے صدقے ہی ہوتا ہے۔

۴ کبھی آپ صرف اتنا فرماتے'' اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط (اے اللہ عزوجل! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

۵ یہ بھی صرف امت کی تعلیم اور اظہارِ عاجزی کیلئے ہے ورنہ انبیاء علیھم السلام تو گناہوں سے معصوم ہیں۔

۶ دُخول کے وقت رحمت طلب کرنے میں یہ حکمت ہے کہ داخل ہونے والا جب عبادت کی طرف متوجہ ہوگا تو یقیناً اس کے باعث اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوگا' چنانچہ دُخول کے وقت اسی کا سوال بہتر ہے۔

۷ کبھی یوں فرماتے'' اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ۔ (اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔)

۸ باہر نکلتے وقت فضل کا سوال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ باہر نکلنے والا دنیاوی اُمور کی جانب متوجہ ہوتا ہے چنانچہ اس وقت مناسب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کیا جائے۔''

Marfat.com

مدنی پھول

(1) مسجد میں داخل ہوتے اور باہَر نکلتے وقت دُرود پڑھنا اور دعا مانگنا سنّت ہے؟

(دُرود وسلام کیلئے جو بھی اَلفاظ منتخب فرمائیں اجازت ہے اگر چاہیں تو یوں کہہ لیا کیجئے ''الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (اے اللہ عزوجل کے رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ پر دُرود اور سلام نازل ہوں۔)

(2) موقع محل کے لحاظ سے حکمت کے ساتھ دعا مانگنا مدنی آقا ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(3) عاجزی کا اظہار کرنا محبوبِ کبریا ﷺ کی سنّتِ کریمہ ہے۔

(4) دوسروں کی تعلیم کیلئے نیک عمل کرنا بھی معلم اعظم ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ سنّت کی ادائیگی کی نیت سے مسجد میں داخل اور اس سے خارج ہوتے وقت دُرود وسلام اور دعا پڑھنے کے عادی ہیں؟

﴿2﴾ کیا آپ کو مسجد میں دُخول اور اس سے خروج کی دعائیں زبانی یاد ہیں؟

﴿3﴾ کیا آپ بھی موقع محل کے لحاظ سے سنّت کے مطابق' دعا مانگنے کے عادی ہیں؟

﴿4﴾ کیا آپ ''حقیقی طور پر عاجزی کا اظہار کرنے'' کی سنّت پر عمل کرتے ہیں؟

﴿5﴾ کیا کبھی آپ نے کوئی نیک عمل دوسرے مسلمان بھائیوں کی تعلیم وتربیت کیلئے بھی کیا؟

دعاء

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے صدقے میں مسجد

Marfat.com

میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دُرود وسلام اور دعا پڑھنے' عاجزی کی سنّت اپنانے' اور دوسرے مسلمان بھائیوں کی تعلیم کیلئے بھی کچھ اَعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {19}

"سُترہ سنّت ہے"

حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی اَبطَح [1] میں چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پکڑ رکھا تھا [2] اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اس پانی کو حاصل کرنے کی غرض سے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے۔ [3] جس کو اس پانی میں سے کچھ مل جاتا' وہ اسے اپنے بدن پر مل لیتا [4] اور جسے کچھ نہ ملتا' وہ اپنے ساتھی سے تری حاصل کرتا [5] پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے ایک نیزہ لیا اور اسے گاڑ دیا، [6] پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑے [7] میں اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپ کا تہبند شریف پنڈلی تک اونچا تھا [8]، پھر آپ نے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ جبکہ میں نے لوگوں اور جانوروں کو نیزے کے آگے سے گزرتے دیکھا۔ [9] (متفق علیه)

﴿ راوی ﴾

آپ کا نام وہب بن عبداللہ سُوائی رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ کم عمر صحابی ہیں۔ وفاتِ سرکار ﷺ کے وقت نابالغ تھے۔ مدنی آقا ﷺ سے حدیثِ پاک سننے کا شرف حاصل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کے بیت المال کا محافظ مقرر کیا تھا۔ ۷۴ھ میں کوفہ میں ہی انتقال ہوا۔

{ وضاحت }

[1] یہ جنّت المَعلیٰ (مکۃ المکرّمہ کا قبرستان) سے کچھ آگے منیٰ کی جانب واقع ہے' اسے

Marfat.com

وادی مُحَصَّب اور بَطحا بھی کہا جاتا ہے۔ (یہ واقعہ حجۃ الوداع یا عمرۃ القضاء کا ہے۔)

۲ مدنی آقا ﷺ نے خیمے میں ایک برتن میں وُضو فرمایا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہی برتن لے کر باہر تشریف لائے تھے۔ تاکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پانی سے برکت حاصل کرلیں۔

۳ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے برکات کے حصول میں انتہائی حریص ہونے کی علامت تھی' ان میں سے کوئی بھی اس نعمتِ عظمٰی سے محروم ہونے کیلئے تیار نہ تھا۔

۴ تاکہ اس نورانی پانی کے وسیلے سے حاصل ہونے والی برکات سے ان کے اجسام بھی نورانی ہوجائیں۔

۵ پھول نہ سہی پھول کی پتی ہی سہی۔

۶ اسے سترے کے طور پر گاڑا گیا تھا۔ سترہ' شریعت میں وہ چیز ہے کہ جسے نمازی اپنے سامنے رکھ لے تاکہ دورانِ نماز لوگ اس کی دوسری طرف سے گزر سکیں۔'' کیونکہ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ ابنِ ماجہ میں ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہوکر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا'' سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً ڈیڑھ فٹ) اونچا اور انگلی کے برابر موٹا ہو اور زیاہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (اس کے تفصیلی احکام بہارِ شریعت (تیسرا حصہ) میں ملاحظہ فرمائیں۔)

۷ یہ مکمل سرخ نہ تھا بلکہ سرخ دھاریاں تھیں جن کے ساتھ دوسرا رنگ بھی شامل تھا۔ کیونکہ مکمل سرخ لباس مرد کو پہننا ناجائز ہے اور مدنی آقا ﷺ کی شدید ناپسندیدگی کا سبب بھی ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص' سرکارِ مدینہ ﷺ کے پاس سے سرخ کپڑے پہنے ہوئے گزرے۔ انہوں نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں سلام عرض کیا' مدنی آقا ﷺ نے (اظہارِ ناراضگی کی بناء پر) اس کا جواب نہ دیا۔''

۸ مسئلہ:۔ مرد کو ایسا پاجامہ یا شلوار پہننا جس کے پائنچے کے اگلے حصے پشتِ قدم پر

Marfat.com

رہتے ہوں مکروہ ہے کپڑوں میں اِسبال یعنی اتنا نیچا کرتہ یا جبہ یا پاجامہ یا تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے۔ یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لیکر ٹخنے تک رکھنا جائز ہے یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں۔ (عالمگیری)............ ٹخنے ڈھکنے کے بارے میں مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہبند کا جو حصّہ ہے وہ آگ میں ہے۔ (بخاری)

افسوس کہ عوام تو عوام، خواص بھی اس مصیبت میں گرفتار نظر آتے ہیں۔

9 چونکہ امام کا سترہ ہی پوری جماعت کیلئے سترہ ہے لہذا لوگ سترے اور بقیہ جماعت کے آگے سے بلا جھجک گزر رہے تھے۔

مدنی پھول

{1} وادی ابطح میں قِیام سنّت ہے۔

{2} چمڑے کے سرخ خیمے میں قِیام بھی سنّت ہے۔

{3} حُضورِ پُرنور ﷺ کے جسمِ پرنور سے لگنے والا پانی بھی برکات سے پرنور ہو جاتا ہے۔

{4} بزرگانِ دین کے تبرکات سے برکت ونور حاصل کرنا جائز اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔ اور مدنی آقا ﷺ کا اس سے منع نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کام سے اللہ تعالیٰ اور محبوبِ کبریا ﷺ راضی وخوش ہیں۔

{5} جس جگہ کسی کے سامنے سے گزرنے کا خطرہ ہو، وہاں دوسرے مسلمان بھائیوں کو گناہ سے بچانے کیلئے نماز سے پہلے سترہ قائم کرلینا سنّتِ کریمہ ہے۔

{6} سترے کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

{7} اِمامت کرنا، مدنی سرکار ﷺ کی اور اقتداء کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{8} امام کا سترہ ہی پوری جماعت کے لئے سترہ ہے۔

Marfat.com

{9} پائینچے ٹخنوں سے اوپر رکھنا، مردوں کے لئے، سنت ہے۔

مُحاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ نے بھی کبھی کسی بزرگ کے تبرک سے فیض حاصل کیا؟

﴿2﴾ کبھی آپ نے بھی سترہ گاڑنے یا قائم کرنے کی سنت پر عمل کیا؟

﴿3﴾ کیا آپ نے بھی کبھی سنّت کی نیت سے امامت فرمائی؟ (اس کے لئے پہلے بہارِ شریعت سے امامت کی شرائط اور دیگر مسائل ضرور سیکھ اور سمجھ لیجئے۔)

﴿4﴾ کیا آپ اقتداء کی سعادت حاصل کرنے پر صحابہ کرام کی سنّت کی ادائیگی کی نیّت کرتے ہیں؟

﴿5﴾ آپ پائینچے ٹخنوں کے اوپر رکھنے کے عادی ہیں یا لوگوں کی خاطر سنّت کا خون کردیتے ہیں؟

دعاء

اے ہمارے رب (عزوجل)! حضرت ہارون علیہ السلام کے صدقے ہمیں تبرکات سے فیضیاب ہونے' سترہ قائم کرنے' امامت واقتداء کے وقت سنّت کی نیت کو حاضر رکھنے اور پائینچے ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {20}

''نماز کا طریقہ''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں جلوہ افروز تھے [1]۔ اس شخص نے نماز ادا کی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، معلم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا ''وعلیک السلام'' واپس جاؤ اور نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ [2] '' وہ شخص واپس گیا اور (اس نے دوبارہ) نماز پڑھی' پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا۔ ''وعلیک السلام' جا اور نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔''

اس شخص نے تیسری بار یا اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے (نماز کا طریقہ) سکھا دیجئے۔[3]'' (مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز کا ارادہ کرے تو کامل وضو کر' پھر قبلہ کی طرف رخ کر' پھر تکبیر کہہ' پھر قرآن میں سے جس قدر آسان ہو پڑھ لے[4] پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں تجھے اطمنان ہو جائے[5] پھر اٹھ' یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا[6] پھر سجدہ کر' یہاں تک کہ سجدے میں تجھے اطمئنان ہو جائے،[7] پھر اٹھ' یہاں تک کہ تجھے بیٹھنے میں اطمئنان ہو جائے،[8] پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو سجدے میں مطمئن ہو جائے' پھر اٹھ' حتی کہ سیدھا کھڑا ہو جا' پھر اپنی ساری نماز میں یہی کر۔''

(متفق علیہ)

﴿ راوی ﴾

ان راوی رضی اللہ تعالی عنہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔

{ وضاحت }

1. غالباً نماز کے بعد ذکرِ الہی عزوجل یا اخروی معاملات میں غور و تفکر کیلئے۔

2. یعنی کامل نماز نہ پڑھی' یہ مطلب نہیں کہ سرے سے نماز ہی نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ اعرابی (رضی اللہ عنہ) 'تعدیلِ ارکان (یعنی ارکان کو اطمئنان سے ادا کرنا) ترک فرما رہے تھے اور یہ واجباتِ نماز میں سے ہے اور واجبات کے ترک سے نماز ہو جاتی ہے' لیکن ناقص ادا ہوتی ہے' یہ فرمان بالکل اس طرح ہے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا 'لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ '' (جو امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں)۔ یہاں بھی کمال ایمان کی نفی ہے نہ کہ نفسِ ایمان کی۔'' اور یہی معنی مراد ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اگر اس سے'' نفسِ نماز'' کی نفی مراد لی جائے تو پھر'' عبادت فاسدہ'' کا بار بار حکم دینا لازم آئے گا اور یقیناً یہ شارع علیہ السلام سے محال ہے۔''

3. آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پہلی مرتبہ ہی طریقہ ارشاد نہ فرما دیا اس کی دو وجوہات تھیں۔

Marfat.com

(۱) جب ان اعرابی (رضی اللہ عنہ) نے فقط سلام عرض کیا تو واضح ہو گیا کہ وہ خود اپنی غلطی پر آگاہ نہیں لہذا معلم انسانیت ﷺ نے ڈانٹ کے طور پر انہیں بار بار نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تا کہ وہ اس ناراضگی کو سمجھ جائیں اور خود غلطی کو منکشف کرنے کے بارے میں عرض کریں، یہی وجہ ہے کہ جب تیسری بار یا چوتھی بار انہوں نے طریقے کے بارے میں عرض کی تو آپ (ﷺ) نے ان کی خواہش کو پورا فرمایا۔

(۲) جو چیز مشقت وانتظار کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ خوب اچھی طرح یاد رہتی ہے چنانچہ "حفظِ مسئلہ" کیلئے یہ طریقہ اختیار فرمایا۔

۴ یعنی کسی خاص سورت وآیت کا پڑھنا فرض نہیں بلکہ جو آسان محسوس ہو پڑھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ الحمد شریف کے بعد کم از کم ایک سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک اتنی بڑی آیت کہ جو ان تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھی جائے۔ کیونکہ ان سے کم پڑھنے کو تلاوتِ قرآن یا قرأتِ قرآن نہیں کہا جاتا۔" یہ بھی یاد رکھنا بہتر ہے کہ الحمد شریف کا نماز میں واجب ہونا اس حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔

"لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ (فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد شریف کے بغیر نماز (کامل نہیں)" اور نماز میں مطلقاً قرأت کا فرض ہونا آیتِ کریمہ،

"فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو (یعنی نماز میں)"

(ترجمہ کنز الایمان ۲۹ پ المزمل۔ ۲۰)

اور مندرجہ بالا حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔

۵ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنی درجہ ہے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکیں کہ پیٹھ بالکل سیدھی ہو جائے۔" اور کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہیں۔ یہ تسبیح کا ادنی درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہیں تو افضل ہے لیکن اختتام "طاق عدد" پر ہی ہو"۔ یہاں رکوع میں اطمئنان سے یہی مراد ہے کہ اعلیٰ درجے کا

Marfat.com

رکوع کر کے کم از کم ۳ بار تسبیحات ضرور پڑھیں۔'' (غالباً وہ اعرابی (رضی اللہ عنہ) ادنیٰ درجے کا رکوع اور تین بار سے کم تسبیحات پڑھ رہے تھے۔)

۶۔ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا ''قومہ'' کہلاتا ہے۔ یہ واجبات نماز میں سے ہے۔ اس میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا ''واجب'' ہے۔ منفرد کیلئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد ''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد'' کہے (دُرِمختار)......... (غالباً وہ اعرابی (رضی اللہ عنہ) رکوع سے مکمل سیدھا کھڑا ہونے کے بجائے فوراً ہی سجدے میں چلے جاتے تھے۔)

۷۔ ''سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں میں سے کسی ایک کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے، ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا اور ان کا قبلہ رُو ہو جانا سنّتِ مبارکہ ہے (فتاوی رضویہ)...... اس میں بھی کم از کم تین بار تسبیح پڑھنا ادنیٰ درجہ ہے اور اس سے زیادہ افضل اور اختتام طاق پر ہونا چاہیئے۔ (غالباً وہ اعرابی رضی اللہ عنہ مذکورہ کامل شرائط کے ساتھ سجدہ ادا نہ فرمارہے تھے۔)

۸۔ ''دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا'' جلسہ'' کہلاتا ہے۔ یہ بھی واجباتِ نماز میں سے ہے، اور اس میں بھی کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ (وہ اعرابی رضی اللہ عنہ غالباً ایک سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے کے بجائے فوراً ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے تھے۔)

مدنی پھول

اس حدیثِ مبارکہ سے یہ سبق آموز مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ نماز کے بعد ذِکرِ الٰہی عزوجل یا فکرِ امت و آخرت کیلئے مسجد میں ٹھہرنا سنّت ہے۔

﴿2﴾ جوابِ سلام میں ''وعلیک السلام'' کہنا بھی سنّت ہے۔

﴿3﴾ کسی مسلمان بھائی کو غلطی میں مبتلاء دیکھ کر اصلاح کر دینا مبلغِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

سنت کریمہ ہے۔

نوٹ:۔

بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ ''اگر کسی کے بارے میں غالب گمان ہے کہ وہ سمجھانے پر غلطی سے باز آ جائے گا تو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔ (عالمگیری)...لیکن ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ ''اگر نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے سے فتنہ وفساد پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو پھر اسے ترک کرنا افضل ہے۔ (عالمگیری)۔'' ایسی صورت میں بہتر ہے کہ تحریری اصلاح کا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس بھی مسلمان بھائی کو غلطی میں مبتلاء دیکھیں' اس کی غلطی کی تحریری طور پر نشاندہی اور اصلاح لکھ کر اس کے پتے پر پوسٹ کر دیں۔ خط کے آخر میں اپنا نام وغیرہ نہ لکھیں تاکہ آپ کی پہچان بھی نہ ہو۔ اگر بالفرض خطاء کرنے والا مسلمان بھائی آپ کے اندازِ تحریر سے واقف ہے تو پھر پہچان سے بچنے کیلئے کسی اور قابلِ اعتماد مسلمان بھائی سے تحریر کروا کر پوسٹ کر دیں۔ اگر اللہ تعالٰی کو منظور ہوا تو اصلاح ہو جائے گی۔

﴿4﴾ بہتر یہ ہے کہ غلطی کرنے والے کو ابتداءً واضح طور پر اس کی غلطی کے بارے میں نہ بتایا جائے بلکہ کوئی ایسا اشارہ یا طریقہ اختیار کیا جائے کہ وہ خود اپنی غلطی پر آگاہ ہو جائے یا پھر خود زبان سے دریافت کر لے اس میں حکمت یہ ہے کہ اس طرح غلطی کرنے والا خود اپنی غلطی تلاش کرنے کیلئے ذہن کو استعمال کرنے کا عادی بنے گا اور یہ ذہن کا استعمال کرنا آئندہ بھی اس کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ چنانچہ اس میں استاد و پیر کے لئے خاص طور پر طریقۂ تبلیغ کی تعلیم ہے۔

﴿5﴾ نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے' جان بوجھ کر ترک کرنے پر نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

﴿6﴾ نماز میں کسی خاص سورت و آیت کا پڑھنا فرض نہیں بلکہ جو آسان لگے پڑھ سکتے ہیں۔

﴿7﴾ نماز کا طریقہ سکھانا رحمۃ اللعالمین ﷺ کی سنت ہے۔

Marfat.com

﴿8﴾ قولی تبلیغ سنّت ہے۔

مُحاسَبَہ

(1) کیا آپ نماز کے بعد کچھ دیر ذکرِ الٰہی عزوجل یا فکرِ آخرت کیلئے مسجد میں ٹھہرنے کے عادی ہیں؟

(2) کبھی آپ نے جوابِ سلام کیلئے ''وعلیک السلام'' کہنے کی سنّت پر بھی عمل کیا؟

(3) کیا آپ کسی مسلمان بھائی کی غلطی دیکھ کر حکمت کے ساتھ اصلاح کی کوشش شروع کر دیتے ہیں یا لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ''شیطان کی خواہش کے عین مطابق'' اسے غلطی میں مبتلاء چھوڑ دیتے ہیں؟

(4) آپ غلطی کرنے والے کو فوراً ہی سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں یا کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ خود ہی اپنی خطاء پر مطلع ہو جائے؟

(5) آپ رُکوع کر کے اطمئنان سے سیدھا کھڑے ہوئے بغیر فوراً ہی سجدے میں تو نہیں چلے جاتے؟ اور ایک سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنے کے بجائے ''مرغے کے دانہ چگنے'' کی طرح فوراً اگلے سجدے میں چلے جانے کے عادی تو نہیں؟

(6) کیا آپ نے کسی کو سنّت کی نیت سے ''نماز کا طریقہ'' سکھانے کا شرف حاصل کیا؟[1]

دعاء

اے ربِ کعبہ عزوجل! حضرت خضر علیہ السلام کے صدقے ہمیں اپنا کچھ وقت مسجد میں بھی گزارنے' مسلمان بھائیوں کی حکمت کے ساتھ اصلاح کرنے' نماز کا سنّت کے

---

[1] لیکن اس سعادت کو حاصل کرنے سے پہلے 'بہارِ شریعت' تیسرے حصے' میں ''نماز کا طریقہ'' پڑھ کر پہلے اپنے بارے میں اطمئنان کر لیجئے کہ خود آپ کو بھی سنّت کے مطابق نماز آتی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

مطابق طریقہ سیکھنے، سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک نمبر {21}

"ذکر جہر و خفی"

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے[1] تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نماز میں پست آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے، پھر مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ (رضی اللہ عنہ) نماز میں بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے۔

جب یہ دونوں حضرات (رضی اللہ عنہما) رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا "اے ابو بکر! (رضی اللہ عنہ)! میں تمہارے پاس سے گزرا تم نماز میں پست آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے؟"[2] عرض کی "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں اس ذاتِ پاک کو سنا رہا تھا جس کے حضور مناجات کر رہا تھا۔[3]" (پھر مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم نماز میں بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے؟"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم! میں اونگھنے والوں کو بیدار کر رہا تھا[4] اور شیطان کو دور بھگا رہا تھا۔"[5] (یہ جوابات سنکر) رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ)! تم اپنی آواز کچھ بلند کرو۔[6]" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "تم اپنی آواز کچھ پست کرو۔"[7]

(ابو دائود۔ ترمذی)

Marfat.com

﴿ راوی ﴾

آپ کا اِسم گرامی حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ ہے۔بیعت عقبہ اور تمام غزوات میں شریک رہے۔غزوہ بدر یا غزوہ اُحد میں دشمن کا تیر لگنے کی وجہ سے آپ کی آنکھ باہر نکل آئی تھی، مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سابقہ مقام پر رکھ کر اپنا لعاب دھنِ اقدس لگا دیا تو وہ دوسری آنکھ سے زیادہ روشن ہوگئی تھی۔مدینہ منورہ میں ۵۴ھ میں، ۷۰ سال کی عمر میں وصال شریف ہوا۔

{ وضاحت }

۱ اپنے جان نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے شب کے احوال دریافت فرمانے کیلئے۔

۲ یہ سوال فرمانا، اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدنی سوچ کو امت تک پہنچانے کیلئے تھا، ورنہ ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ کی عطا و فضل و کرم سے دلوں کے خطرات کے ساتھ ساتھ کائنات کا ذرّہ ذرّہ منکشف وظاہر ہے۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

۳ مُناجات کا مطلب ہے"سرگوشی کرنا" مطلب یہ ہے کہ، چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک پست سے پست آواز بھی سننے پر قادر ہے اور میرا مقصود بھی فقط اللہ تعالیٰ کی رِضا وخوشنودی ہی تھی لہذا میں نے آہستہ آواز کو بلند پر ترجیح دی۔

۴ یعنی تہجد گزاروں کو ہوشیار و بیدار کرنا بھی میرا مقصود تھا۔

۵ کیونکہ ذکرِ الٰہی عزوجل کی برکت سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔(آپ کا یہ فرمانا یا تو اظہارِ عاجزی کیلئے ہے۔یا صرف اس بات کو بیان کرنے کیلئے کہ بلند آواز سے تلاوتِ قرآن یا ذکرِ الٰہی عزوجل کی برکت سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔یا یہ مطلب ہے کہ شیطان کو سونے یا اونگھنے والوں سے دور کر رہا تھا" کیونکہ بخاری شریف میں ہے کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر (رضی اللہ

Marfat.com

عنہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جس راستے سے تم گزرتے ہو اس راستے سے شیطان نہیں گزرتا بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے۔'' توجب شیطان' آپ کے سائے سے بھی گھبراتا ہے تو وسوسہ ڈالنے کیا قریب آئے گا؟)

۶۔ تا کہ سننے والے نفع اور ہدایت پانے والے نصیحت حاصل کریں (کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عربی جانتے تھے لہٰذا ان کے لیے قرآن پاک کا مطلب ومفہوم سمجھنا مشکل نہ تھا۔)

۷۔ تا کہ سننے والے معذور اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(دراصل مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ دونوں کو میانہ روی کا درس دیا کیونکہ ''خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا (کاموں میں بہتر میانہ روی ہے)۔'' اور یہ عین اللہ (عزوجل) کے فرمانِ عالیشان اور رضا کے مطابق ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''**وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا** o (اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو)۔ (ترجمہ کنزالایمان ۱۵پ بنی اسرائیل'۱۱۰)

مدنی پھول

اس روایت سے درجِ ذیل خوشنما پھول حاصل ہوئے۔

(1) کسی دینی رہنما واستاد و پیرومرشد کا اپنے ماتحتوں کی اِصلاح وتربیت کے لئے ان کے اَحوال کی جستجو رکھنا سنّتِ مبارکہ ہے۔

(2) قربِ خداوندی اور درجات میں بلندی کیلئے' رات میں عبادت اختیار کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(3) ذکرِ جھر یعنی (بلند آواز سے ذکر کرنا) اور ذکرِ خفی (یعنی پست آواز میں ذکر کرنا)' دونوں ہی طریقے جائز اور سنتِ اصحابِ رسول رضی اللہ عنھم ہیں۔

(4) استاد وشیخ کے دریافت کرنے پر اپنے عمل اور نیت کو ظاہر کر دینا جائز ہے' یہ رِیا و سُمْعَه (یعنی دکھلاوا اور سناتا) میں داخل نہیں۔

Marfat.com

(5) تلاوتِ قرآن پاک اور ذکرِ الٰہی عزوجل کی برکت سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔

(6) ذرا بلند آواز میں قرأت کرنا (نماز یا غیر نماز میں) تا کہ سننے والے نفع اور ہدایت کے متلاشی نصیحت حاصل کریں جائز اور مدنی آقا ﷺ کو محبوب و مطلوب ہے۔[1] ہاں اگر صرف حصول برکت و رحمت کیلئے پڑھا جائے تو پھر فقط تلاوت بھی کافی ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی چند مسئلے ذہن میں رکھنا ضروری ہیں۔

مَسئلہ:۔ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے ہی حاضر ہوا ہو ورنہ ایک کا سننا بھی کافی ہے اگر چہ دوسرے اپنے کاموں میں مشغول ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مَسئلہ:۔ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے (اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے) اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درِّ مختار)

مَسئلہ:۔ بازاروں اور وہ مَقامات کہ جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں، بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے، تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔ (غُنیہ)۔

مَسئلہ:۔ اگر کوئی مَقام کام وغیرہ کیلئے مقرر نہ ہو، وہاں کوئی بلند آواز سے تلاوت کر رہا ہے اور کچھ لوگ کام میں مشغول ہوں تو اب اگر تلاوت ان کے کام میں مشغول ہونے سے پہلے شروع کی تھی اور لوگ نہیں سنتے تو لوگ گناہ گار ہوں گے اور اگر بعد میں شروع کی اور وہ نہیں سنتے تو اب پڑھنے والا گناہ گار ہے۔ (غنیۃ)۔

مَسئلہ:۔ جہاں کوئی علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالبِ علمِ دین، علم کی تکرار کر رہے ہوں یا مطالعہ

---

[1] ہمارے معاشرے میں یہ فائدہ اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے کہ جب تلاوت کے ساتھ ساتھ (غیرِ نماز میں) آیات کا ترجمہ بھی پڑھا جائے۔ ترجمہ کے لیے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف لیجئے یہ ایک بہترین ترجمہ قرآن ہے۔

Marfat.com

وغیرہ تو وہاں بھی بلند آواز سے تلاوت ناجائز ہے۔ (غُنیہ)

(7) کسی کے اَعمال کی اِصلاح کرنا رحمتِ عالَم ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(8) اتنی بلند آواز سے ذکرِ الٰہی (عزوجل) کرنا کہ جو اپنے یا کسی نمازی یا سونے والے کیلئے تکلیف کا سبب بنے جائز نہیں، ایسی صورت میں آواز پست رکھنی چاہیئے۔

(9) اَعمال میں میانہ روی اختیار کرنا شفیعِ محشر ﷺ کی سنّتِ کریمہ ہے۔

(10) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب سے معلوم ہوا کہ نیک اَعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رِضا کے حُصول کی نیّت کے ساتھ ساتھ دیگر اخروی فوائد کی نیت کرنا بھی درست وجائز ہے۔

مُحَاسَبَه

{1} کیا آپ نے کسی رات میں جاگ کر اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کی؟

{2} کیا آپ بلند و پست، دونوں طریقوں سے ذکر کرنے کی سنّت پر عامل ہیں؟

{3} کیا آپ نے کبھی ذکرِ الٰہی عزوجل کے ذریعے شیطان کو دور بھگانے کی نیت کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنّت پر عمل کیا؟

{4} کیا آپ بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے کسی نمازی یا سونے والے یا قرآنِ پاک وعلمِ دین پڑھنے والے کی تکلیف کو پیشِ نظر رکھنے کے عادی ہیں؟

{5} آپ تمام اَعمال واَفعال میں میانہ روی اختیار فرماتے ہیں یا اِفراط وتفریط (کمی وزیادتی) کا شکار ہیں؟

{6} کیا آپ نیک اعمال کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رِضا کے حُصول کی نیت کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی نیتیں کرنے کے بھی عادی ہیں؟

{7} کیا آپ سنّت کی نیت سے دیگر مسلمان بھائیوں کی اِصلاح کا بھی جذبہ

Marfat.com

رکھتے ہیں یا صرف اپنی ہی فکر میں لگے رہتے ہیں؟

دعاء

یارب العالمین عزوجل! ہمیں حضرت اسحٰق علیہ السلام کے وسیلہ کریمہ کے صدقے اپنے ماتحتوں کے احوال کی اصلاح کی غرض سے جستجو رکھنے' راتوں میں نیند و آرام کی قربانی دیکر تیری بارگاہ میں حاضر ہونے' ذکرِ خفی وجلی کرنے' ان کی برکت سے شیطان کو دور بھگانے' تلاوتِ کلام پاک کے آداب کا خیال رکھنے' میانہ روی اختیار کرنے' اچھی اچھی نیتیں کرنے اور مسلمان بھائیوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک نمبر {22}

"جنتی عورت"

حضرت عطاء ابن رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اِرشاد فرمایا "کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت[1] نہ دکھاؤں؟" میں نے عرض کی "ہاں! کیوں نہیں؟" فرمایا یہ سیاہ رنگ کی عورت[2]، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور عرض کی تھی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے[3] اور (اس حالت میں) میرا ستر ظاہر ہو جاتا ہے،[4] پس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔"[5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے (اس صبر کے بدلے میں) جنت ہوگی اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت و تندرستی عطا فرمائے۔" اس نے عرض کی میں صبر کروں گی۔[6] "پھر عرض کی (دورے کی حالت میں) میرا ستر ظاہر ہو جاتا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا فرما دیجئے کہ یہ ظاہر نہ ہوا کرے۔[7]"

(یہ سنکر) رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔" (متفق علیہ)

Marfat.com

﴿ راوی ﴾

آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔ بہت بڑے عالم وفقیہ تھے۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے ان سے بڑھ کر کوئی فاضل شخص نہیں دیکھا۔ آپ سیاہ فام تھے۔ پہلے ایک آنکھ خراب تھی بعد میں نابینا ہو گئے تھے۔ امام اَوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی وفات پر فرمایا ''آج زمین بہترین مومن سے خالی ہوگئی۔''

{ وضاحت }

۱۔ ان خاتون کا نام سُقُرہ یا سُکَیرہ یا شُعَیرہ تھا' آپ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بال بنایا کرتی تھیں۔

۲۔ غالباً وہ اتنی ضعیف خاتون تھیں کہ جنہیں دیکھ کر شہوت پیدا ہونے کا بالکل اندیشہ نہ تھا تبھی آپ نے ان کی زیارت کروائی کیونکہ اس قسم کی مسلمان بہن کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے ''اگر عورت بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محلِ شہوت نہ ہو تو اس سے مصافحہ کرنے میں حرج نہیں۔'' (جب مصافحہ جائز تو دیکھنا تو بدرجہ اولی جائز ہوگا۔) اس سلسلے میں اعلٰی حضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت شدہ ایک مسئلہ اور اس کا جواب بھی حاضر خدمت ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی عورت جوان یا بڑھیا کسی عالم شریعت' واقفِ طریقت' جامع شرائط سے بیعت کرے اور اپنے پیر سے فیض حاصل کرے حجابِ شرعی تو ہو یعنی کل بدن چھپا ہوا' لیکن حجابِ عرفی نہ ہو یعنی صرف چہرہ کھلا ہو' تو یہ بیعت کرنا اور اس طریقے سے فیض لینا جائز ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر دیے جاؤ گے)

الجواب:۔ پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے' جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے۔ اور بڑھیا کیلئے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد دہم)

۳۔ اس میں مریض کو دورے پڑتے ہیں جن میں اسکے اعضاء اکڑ جاتے ہیں اور وہ کھڑا نہیں رہ

Marfat.com

سکتا بلکہ گر جاتا ہے، بعض اوقات منہ سے جھاگ بھی ظاہر ہوتے ہیں، ہوش وحواس منقطع ہو جاتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ دورے میں چمڑے کا جوتا وغیرہ سنگھایا جائے تو اِفاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اَطِبّاء نے اسکا انکار فرمایا ہے۔ واللّٰہُ اَعلَمُ وَرَسُولُہٗ اَعلَم (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم)

۴ یا تو انہیں کسی نے دورے کے دوران اس قسم کی حالت کے طاری ہونے کے بارے میں اطلاع دی تھی یا پھر مطلب یہ ہے کہ مجھے خوف ہے کہ دورے کے دوران بے شعوری کے عالم میں برہنہ نہ ہو جاؤں۔'' (اس سب کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ کا فریاد کرنا شکایت کے طور پر نہ تھا۔)

۵ کہ اس مرض کو دور کردے اور جب تک مرض قائم رہے ستر کی حفاظت بھی فرمائے۔

۶ تا کہ اس مرض کی معمولی تکلیف کو مختصر سی زندگی میں برداشت کرنے کے بدلے میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راحت وسکون وآرام حاصل ہو جائے۔

۷ یعنی آپ کے حکم پر صبر کیلئے تیار ہوں، اب سِتر کی حفاظت کا معاملہ باقی رہ گیا، اس کے لئے دعا ارشاد فرمادیجئے۔

مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے یہ مسحور کن مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} اللہ تعالیٰ کے نیک وانعام یافتہ بندوں کی زیارت کرنا اور کروانا صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{2} حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کو اہلِ جنت میں سے قرار دیا، جس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا یہ عقیدہ تھا کہ جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم جس کے لئے جنت کا وعدہ فرمالیں وہ ضرور جنتی ہے۔'' اور کسی کا جنتی ہونا'' غیبی امور سے ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب عطا کیا گیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے اس نعمت کے حصول کا عقیدہ رکھتے تھے۔

{3} اگر کسی کا عیب صرف معرفت و پہچان کیلئے بیان کیا جائے، برائی کی نیت نہ ہو تو

Marfat.com

یہ غیبت جائز ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار (فتاوی شامی) میں ہے ''غیبت کے جواز کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس عیب کے ذکر سے مقصود کسی کی برائی نہ ہو بلکہ اس شخص کی معرفت وشناخت مقصود ہو، مثلاً بعض اوقات محض پہچاننے کیلئے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے یہ غیبت میں داخل نہیں۔ (یعنی اس میں گناہ نہیں)۔''

{4} اپنی حاجات کے پورا کرنے کیلئے بزرگانِ دین کو وسیلہ بنانا جائز اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے، اور مدنی آقا ﷺ کا اس سے منع نہ فرمانا اس کے حق و جائز و دُرُست ہونے کی قوی دلیل ہے۔''

{5} بیماری کا علاج کروانا جائز لیکن صبر کرنا بے حد افضل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔ (حتی کہ اگر مریض نے علاج نہ کروایا اور مر گیا تو گناہ گار نہ ہوگا جیسا کہ ''فتاوی عالمگیری میں ہے ''بیماری میں علاج نہ کروایا اور مر گیا تو گناہ گار نہ ہوگا۔)

{6} صبر کا بدلہ ''جنّت'' ہے۔

{7} جنت کی تمنا و حرص رکھنا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی آزمائش کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہنا اَصحابِ سرکارِ نامدار رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

{8} دعا کی درخواست کرنے والے کو مایوس نہ کرنا، غمخوارِ امت ﷺ کی سنّت ہے۔

{9} سِتر کی حفاظت کا دھیان رکھنا حیاء کی علامت اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنّت ہے۔

مُحاسبہ

(1) کیا آپ نے کبھی سنّت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی زیارت کی یا کروائی؟

(2) آپ کسی کا عیب، خدانخواستہ برائی کی نیت سے بیان کرنے کے عادی تو

Marfat.com

نہیں؟ [1]

(3) کیا آپ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنّت کے مطابق اپنی پریشانیوں کے حل کیلئے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو وسیلہ بنانے کے عادی ہیں؟

(4) کیا آپ بیمار ہونے پر صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں؟ یا شکوے شکائتوں کا ڈھیر لگانے کے ساتھ ساتھ خوب شور شرابا کر کے اپنے گھر والوں کا سکون بھی برباد کر دیتے ہیں؟

(5) کیا آپ اپنے دل میں جنت کی حرص موجود پاتے ہیں اور کیا اس کے لئے آپ آزمائشوں پر پورا اترنے کیلئے تیار رہتے ہیں؟

(6) آپ کسی دعا کی درخواست کرنے والے کو مایوس تو نہیں کر دیتے؟

(7) آپ بھی ستر کی حفاظت کا دھیان رکھتے ہیں یا بے حیاؤں کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھر والوں اور باہر سینکڑوں لوگوں کے سامنے نیکر پہن کر ستر ظاہر کر کے خود کو اور دیگر مسلمان بھائیوں کو گناہ گار کرنے کے عادی ہیں؟

دعاء

اے ربِ کریم! ہمیں حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے اپنے محبوب بندوں کی زیارت کرنے، اس کی ترغیب دینے، عیب جوئی سے بچنے، حاجات کے حل کیلئے بزرگوں کو وسیلہ بنانے، مصائب پر صبر و تحمل سے کام لینے اور جنت کے حصول کیلئے آزمائشوں پر پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1]: اس طرح عیب بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ'' ط (اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا) (ترجمہ کنزالایمان ۲۶ پ۔ الحجرات۔۱۲)

Marfat.com

حدیث پاک نمبر {23}

"قبر میں تبرکات رکھنا سنت"

حضرت امّ عطیّہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی [1] کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "انکو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، [2] تین بار یا پانچ بار [3] یا اس سے زیادہ بار اگر تم ضرورت محسوس کرو [4] اور آخر میں کافور یا کافور میں سے کچھ ڈال دو، [5] پھر جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔"

جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ (ﷺ) کو اس کی اطلاع دی، آپ (ﷺ) نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا "اسے ان کے جسم کے ساتھ لگا دو۔" [6]

(متفق علیہ)

﴿ راویہ ﴾

آپ کا نام نُسَیبہ بنتِ کَعب رضی اللہ عنہا ہے۔ انصاریہ اور اکابر صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے ہیں، مدنی داتا ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں، آپ کے ذمّے زخمیوں کا علاج معالجہ اور بیماروں کی تیمارداری کرنا تھا۔

{ وضاحت }

1. ان کے بارے میں دو قول ہیں۔

(i) یہ حضرت زینب زوجہ ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہا تھیں۔ اولادِ سرکار ﷺ میں سب سے بڑی تھیں ۸ھ میں وفات پائی۔"

(ii) یہ سیدہ امِ کلثوم زوجہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما تھیں جن کی وفات ۹ھ میں ہوئی۔" قولِ اوّل زیادہ قوی ہے۔

2. یعنی "بیری کے پتوں کو پانی میں جوش دیکر اس پانی سے غسل دو۔" کیونکہ ایسا کرنے سے

Marfat.com

میل نکل جاتا ہے، میت کی جلد پھٹنے سے محفوظ رہتی ہے اور جوئیں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔

۳ یعنی طاق عدد میں غسل دو۔ یاد رکھئے کہ میت پر ایک بار پانی بہانا فرض، تین بار سنت اور ضرورت کی صورت میں تین سے زیادہ بار جائز ہے۔

۴ کیونکہ بلاضرورت پانی بہانا اسراف وحرام ہے۔

۵ یہ راوی کو شک ہے کہ ''صرف کافور'' فرمایا تھا یا ''کافور میں سے کوئی چیز فرمایا تھا'' چنانچہ انہوں نے دونوں ہی باتیں بیان فرما دیں۔ مطلب یہ ہے کہ بیری والا پانی تین بار بہانے کے بعد آخر میں ایک مرتبہ کافور ملا پانی میت کے پورے بدن پر بہانا چاہیئے۔

٦ تاکہ اس کی برکت سے ان پر اللہ عزوجل کی رحمتیں نازل ہوں اور قبر کے معاملات آسان ہو جائیں۔

مدنی پھول

مندرجہ بالا حدیثِ پاک سے یہ خوبصورت مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) میّت کو غسل دینا صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(2) غسل کا طریقہ سکھانا سنّت ہے۔

(3) میّت پر طاق عدد میں پانی بہانا سنّت ہے۔

(4) میّت پر کم از کم تین بار پانی بہانا سنّت اور ضرورت کے وقت زیادہ بار بھی جائز ہے۔

(5) تین بار سے زائد بلاضرورت پانی بہانا اِسراف وحرام ہے۔

(6) بیری کے پتوں کے ساتھ جوش دیئے ہوئے نیم گرم پانی سے غسل دینا سنت ہے۔

(7) آخر میں ایک بار کافور ملا پانی بہانا سنّت ہے۔

(8) قبر میں حصولِ برکت کیلئے بزرگانِ دین کے تبرکات رکھنا سنّتِ مبارکہ ہے۔

Marfat.com

(9) جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے مقرب ومحبوب بندوں سے نسبت ہو جائے اس سے دوسروں کو نفع پہنچنے کا عقیدہ رکھنا درست وحق ہے۔ ؎

مدنی عرض:۔

غسلِ میت اور قبر میں تبرکات وغیرہ رکھنے کے طریقے جاننے کیلئے امیرِ دعوت اسلامی کے رسالہ مدنی وصیت نامہ کا ضرور ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر فتاویٰ رضویہ جلد نہم (جدید) سے دو دعائیں بمع فضائل نقل کر دی جائیں تا کہ دنیا سے پردہ فرما جانے والے اپنے دوست احباب کو بلکہ اپنے بارے میں وصیّت کرنے کی صورت میں خود کو بھی' بے شمار فیوض و برکات حاصل ہو جائیں۔ چنانچہ

☆امام ترمذی حکیم الٰہی سیّدی محمد بن علی معاصر (یعنی ہم زمانہ) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ خود حضورِ پرنور سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا" جو یہ دُعا کسی پرچے پر لکھ کر میت کے سینے پر' کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذابِ قبر نہ ہوگا اور نہ ہی منکر نکیر نظر آئیں گے۔ اور وہ دعا یہ ہے'

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے حمد ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت نہیں ہے مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے جو بلند و بالا و عظیم ہے۔"

☆حضرت امام فقیہ ابنِ عجیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو یہ دعا میت کے کفن میں لکھے' اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے عذاب اٹھا لے اور وہ یہ ہے" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا عَظِيْمَ

؎ : جب منسوب چیزیں نفع پہنچاتی ہیں تو یقیناً محبوب بندوں سے بھی ضرور نفع پہنچتا ہوگا' معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں سے نفع کے حصول کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہونا جائز و درست ہے۔

Marfat.com

اَلْخَطَرِ یَاخَالِقَ الْبَشَرِ یَامَوْقِعَ الظَّفَرِ یَا مَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَا ذَاالطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَاکَاشِفَ الضُّرِ وَالْمِحَنِ یَااِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ هُمُوْمِیْ وَاَکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ۔ ''اے اللہ (عزوجل) بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے راز کے جاننے والے' اے عظیم بزرگی وشرافت والے' اے انسان کو پیدا فرمانے والے' اے کامیابی کے واقع ہونے کے مقام' اے احسان و بخشش والے' اے تنگی ومشقت کے کھولنے والے' اے اگلوں پچھلوں کے معبود' مجھ سے میرے غم دور فرما دے' اور مجھ سے میرے حُزن زائل فرما دے' اور اے اللہ (عزوجل) ہمارے سردار یعنی محمد پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔''

مُحَاسَبَه

﴿1﴾ کیا آپ کو سنّت و مستحبات کے مطابق میّت کو غسل دینے کا طریقہ آتا ہے؟

﴿2﴾ کیا آپ نے کبھی میّت کو غسل دینے کی سنّت پر عمل کیا؟

﴿3﴾ کیا آپ حصولِ برکت کیلئے اپنے مُردوں کی قبور میں تبرکات رکھنے کی سنّت پر عامل ہیں؟

﴿4﴾ کیا آپ نے کسی کو غسلِ میّت سکھاتے ہوئے سنّت کی نیت حاضر کی؟

دعاء

اے ہمارے پیارے ربِ کریم! ہمیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صدقے میں غسل کا سنّت کے مطابق طریقہ سیکھنے' مُردوں کو غسل دینے' غسلِ مِیت سِکھانے اور تبرکات قبور میں رکھنے کی سنّت پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک نمبر {24}

''بیماری میں حمد وثناء کی فضیلت''

حضرت شَدّاد بن اَوس اور صُنَابِحِیّ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرات کسی مریض کی بیمار پُرسی کیلئے گئے' انہوں نے اس سے پوچھا کہ ''تو نے کس حال

Marfat.com

میں صبح کی؟" اس نے جواب دیا کہ "میں اللہ تعالیٰ کی نعمت و رحمت میں ہوں۔[1] "حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ "تو گناہوں[2] اور خطاؤں کے مٹ جانے کی خوشخبری لے' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو بیماری وغیرہ میں مبتلاء کرتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد و ثناء کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف اٹھے گا کہ جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔" اور اللہ عزوجل (اعمال لکھنے والے فرشتوں سے) فرماتا ہے۔ "میں نے اس بندے کو بیماری میں مقید کیا اور اسے آزمایا' اس کے لئے وہی اجر و ثواب لکھو جو تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔"[3] (مسند امام احمد)

راوی

حضرت شَدّاد رضی اللہ عنہ صحابی ہیں' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں علم و حکمت عطا کیا گیا ہے۔"

حضرت صُنَابِحِی رضی اللہ عنہ کا نام یا تو عبداللہ (رضی اللہ عنہ) ہے۔ قبیلہ مراد کے" صُنَابِح بن زاھر "کے خاندان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے" صنابحی" کہلاتے ہیں۔ اس صورت میں آپ صحابی ہیں۔" یا پھر آپ کا نام ابو عبداللہ (رضی اللہ عنہ) ہے اور آپ تابعی ہیں۔" دوسرا قول زیادہ قوی ہے۔

{وضاحت}

[1] یعنی میں نے ایک نعمتِ عظیمہ میں صبح کی ہے اور وہ نعمت' اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے اور معصیت سے محفوظ رہنے کی نعمت ہے۔

[2] مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ (یہ نعمت صرف مومن کے لیے ہے۔)

[3] یعنی نیک اعمال کا اجر و ثواب لکھتے رہو کہ جنہیں یہ تندرستی کی حالت میں سرانجام دیا کرتا تھا لیکن

Marfat.com

اب بیماری کی وجہ سے ان کی ادائیگی پر قادر نہیں، گویا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندۂ بیمار و شکر گزار کے لئے پینشن ہوتی ہے۔

مدنی پھول

اس روایت سے درجِ ذیل پیارے پیارے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ مریض کی عِیادت کیلئے جانا سنّتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔

﴿2﴾ صبح کے وقت عِیادت کیلئے جانا افضل ہے۔ (کیونکہ صحابہ کرام علیھم الرضوان کے ہر عمل میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے، چنانچہ عِیادت کیلئے وقت کا انتخاب بھی حکمت سے خالی نہ ہوگا۔'')

﴿3﴾ حالتِ مرض میں اللہ تعالیٰ کی رِضا پر راضی رہنا، اس کی حمد و ثناء کرنا اور شکوہ شکائت کا قلب و زبان پر جاری نہ ہونا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔

﴿4﴾ جو شخص بیماری کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء زبان پر جاری رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے صغیرہ گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

﴿5﴾ حالتِ بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی برکت سے، تندرستی میں کئے جانے والے ان تمام نیک اعمال کا ثواب بھی حاصل ہوتا رہتا ہے کہ مریض جن کو ادا کرنے پر قادر نہیں رہتا۔

﴿6﴾ مریض کے پاس دل خوش کرنے والی باتیں کرنا سنّتِ اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم ہے۔

﴿7﴾ بیماری ''اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ'' بہت بڑی نعمت ہے۔

مُحَاسَبَه

(1) کیا آپ نے کبھی اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر کسی مریض کی عِیادت کی؟

(2) کیا آپ حالتِ بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہیں؟ کیا اس حالت میں بھی اس کی حمد و ثناء آپ کی زبان پر جاری رہتی ہے یا............؟

Marfat.com

(3) آپ مریض کے پاس خوش کن باتیں کرتے ہیں یا مایوس کردینے والی؟

(4) آپ کبھی صبح کے وقت عِیادت کیلئے گئے؟ (بشرطیکہ مریض کو اس وقت آمد گراں نہ گزرے)

دعاء

اے مالکِ کائنات عزوجل! حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں افضل اوقات میں عِیادت کرنے، ہر مصیبت میں صبر و تحمل سے کام لینے اور مریض کے پاس اچھی اچھی باتیں کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {25}

''مَسئلۂ تقدیر میں جھگڑا''

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسئلہ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے، [1] تو آپ (ﷺ) جلال میں تشریف لے آئے حتی کہ آپ (ﷺ) کا چہرہ انور سرخ ہوگیا گویا کہ رخساروں میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہیں، [2] پھر ارشاد فرمایا ''کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے [3] یا میں اسی کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ [4] تم سے پہلے لوگوں نے جب اس مسئلے میں جھگڑے کئے تو ہلاک ہی ہوگئے [5]، میں تم پر لازم کرتا ہوں، میں تم پر لازم کرتا ہوں، [6] کہ اس مسئلے میں جھگڑا مت کرو۔'' [7] (ترمذی)

❁ راوی ❁

ان راوی رضی اللہ عنہ کا تعارف پہلے گزر گیا ہے۔

{ وضاحت }

[1] یعنی مسئلہ تقدیر میں بحث چل رہی تھی چنانچہ بعض کہہ رہے تھے کہ ''جب سب کچھ تقدیر کی وجہ سے ہے تو پھر ثواب و عذاب کا سلسلہ کیوں ہوگا؟'' کچھ کہہ رہے تھے کہ ''بعض کیلئے جنت اور بعض کے لئے دوزخ مقرر کرنے میں کیا حکمت ہے؟'' وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

۲ یعنی اس بحث کو سن کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ناراض ہوئے جس کے آثار رُخِ انور پر نمایاں ہو گئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ناراض ہونا اس لئے تھا کہ تقدیر کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور اللہ تعالیٰ کے رازوں پر بغیر اس کے اِذن کے مطلع ہونے کی کوشش کرنا ممنوع ہے۔'' دوسری وجہ یہ تھی کہ اس بحث کے نتیجے میں معاذ اللہ گمراہ ہونے کا قوی اندیشہ تھا۔ اسی بحث و جھگڑے کے نتیجے میں مرجئہ اور قدریہ فرقے وجود میں آئے۔ جنکے بارے میں مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، مرجئہ اور قدریہ۔'' (ترمذی)

نوٹ:۔

مرجئہ کہتے ہیں کہ جیسے کافر کو نیک اعمال کچھ بھی نفع نہیں دیتے اسی طرح مسلمان کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا۔'' اور'' قدریہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں، ہم اپنے اعمال کے خالق اور مختار ہیں۔'' یہ دونوں عقیدے باطلِ محض ہیں ہمارے نزدیک درست عقیدہ یہ ہے کہ،

عقیدہ:۔ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر بے جان چیزوں کی مثل بے حس وحرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اسے ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اَسباب مہیا کر دئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے، اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بناء پر اس کی پکڑ بھی ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ (بہارِ شریعت)

۳ یہاں سوال، نفی بیان کرنے کیلئے ہے، مطلب یہ ہے کہ ''تمہیں اس جھگڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔''

۴ یہاں بھی سوال، انکار کیلئے ہے یعنی ''نہ ہی میں اس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔''

۵ یہود ونصاریٰ کی بعض جماعتیں یا دیگر انبیاء علیہم السلام کی امتیں، جو اس مسئلے میں بحث کرنے کے باعث گمراہ ہو گئیں اور ان پر عذابِ الٰہی عزوجل نازل ہوا۔

۶ دو مرتبہ ان الفاظ کا ذکر کرنا تاکید و اہمیت پیدا کرنے کیلئے ہے۔

Marfat.com

مدنی پھول

اس حدیثِ کریمہ سے یہ عبرت کے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر غصّے کا اظہار کرنا، مدنی آقا ﷺ کی سنّت ہے۔

{2} استاد کا شاگردوں اور شیخ کا مریدوں پر ناراض ہونا جائز ہے۔

{3} ہر اس مسئلے میں بحث و جھگڑا کرنا ناجائز و ممنوع ہے کہ جسے مبہم رکھنا ہی شریعت کو مطلوب ہے خصوصاً مسئلہ تقدیر میں جھگڑنا کہ باعثِ ہلاکت ہے۔

{4} سابقہ قوموں کی ہلاکت وتباہی کا ایک سبب مسئلۂ تقدیر میں جھگڑا کرنا بھی تھا۔

{5} مُعلّمِ اعظم ﷺ نے تقدیر کے مسئلے میں جھگڑنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ :۔

اس سے اسکول و کالج میں جدید علوم حاصل کرنے والے مسلمان بھائی خاص طور پر سبق حاصل کریں کیونکہ اسکول و کالج کے ماحول میں اس قسم کے بحث ومناظرہ کے مناظر اکثر نظر آتے ہیں۔" یاد رکھئے کہ اس مسئلے کے حق و درست ہونے پر دلائل قائم کرنا اور اعتراض کرنے والوں کا رد کرنا، اس مسئلے میں جھگڑا کرنا نہیں بلکہ یہ تبلیغِ دین میں داخل ہے، مگر یہ کام علماءِ کرام ہی کر سکتے ہیں، عوام الناس کے لئے جائز نہیں۔

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر اور ناقص دینی معلومات کے باوجود "مسئلۂ تقدیر" میں دوسروں کے ساتھ جھگڑا تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾ آپ نے بھی کبھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر غصّے کا اِظہار کیا؟

﴿3﴾ آپ اپنے کلام میں تکرار کسی درست مقصد کیلئے کرتے ہیں یا......؟

دعاء

اے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے مسئلۂ تقدیر میں جھگڑنے سے بچنے، صرف تیری ہی خاطر غصّے میں آنے اور فضول گوئی سے بچنے کی توفیق

Marfat.com

عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {26}

"مُشرکین کو عذابِ قبر"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، بنی نَجَّار[1] کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ کا خچر بدکا[2]، قریب تھا کہ آپ کو گرادے۔ ناگاہ وہاں پانچ چھ قبریں تھیں۔ رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ "ان قبر والوں کو کوئی پہچانتا ہے؟" ایک شخص نے عرض کی۔ "میں۔" مدنی آقا ﷺ نے دریافت فرمایا "یہ کب مرے؟" عرض کی "زمانہ شرک میں۔"[3] (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا "یہ گروہ[4] اپنی قبروں[5] میں عذاب دئے جاتے ہیں۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے[6] تو میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا کہ اس عذاب میں سے تمہیں بھی کچھ سنا دے جو میں سن رہا ہوں۔"[7]

پھر ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا "دوزخ کے عذاب سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو۔" سب نے عرض کی کہ "ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔" پھر فرمایا "عذابِ قبر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو۔" سب نے عرض کی "ہم عذابِ قبر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔" پھر فرمایا "کھلے چھپے فتنوں سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو۔"[8] سب نے عرض کی "ہم کھلے چھپے فتنوں سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔" پھر فرمایا "دجّال کے فتنے سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو۔[9]" سب نے عرض کی "ہم دجال کے فتنے سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔" (مسلم)

راوی

آپ انصاری ہیں، کاتبِ وحی ہیں۔ فقہاء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ علمِ وراثت کے بہت بڑے عالم تھے۔ قرآنِ پاک جمع کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ سیدنا

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں آپ نے قرآنِ پاک کو لکھا اور حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں مصحفوں میں قرآنِ پاک کے نقل کرنے والوں میں سے آپ بھی ہیں۔ آپ سے خلقِ کثیر نے احادیث روایت کیں۔ مدینہ منورہ میں چھپن (۵۶) سال کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

{ وضاحت }

۱ یہ اَنصار کا ایک بڑا قبیلہ ہے۔

۲ کیونکہ غیب جاننے والے پیارے آقا ﷺ کے قرب کی برکت سے اس کی آنکھوں سے غیبی حجابات اٹھ گئے تھے اور اس نے وہاں موجود قبروں میں ہونے والا عذاب دیکھ لیا تھا۔

۳ یعنی وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ ۴ یعنی جماعتِ مشرکین۔

۵ قبروں سے مراد عالم برزخ ہے[۱] یعنی مشرکین وغیرہ کو مرنے کے بعد سے لیکر قیامت تک کے عرصے میں عذاب ہوتا رہے گا' چاہے وہ قبروں میں دفن کئے گئے ہوں یا جلائے جائیں یا انہیں کوئی جانور وغیرہ کھا جائے۔

سوال:۔ اگر جانور کے پیٹ میں عذاب ہوگا تو یقیناً جانور بھی ہلاک ہو جائے گا' اس بے چارے کا کیا قصور ہے؟

جواب:۔ اس عذاب سے جانور کو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے اسے صرف مشرک ہی محسوس کرے گا جانور کو تو اِحساس بھی نہ ہوگا کہ اس کے پیٹ میں عذاب ہو رہا ہے' یہ بالکل اس طرح ہے جیسے ایک شخص خواب کی حالت میں خوشی یا غم یا عذاب محسوس کر رہا ہوتا ہے جبکہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے جاگے شخص کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

۶ سوال:۔ جب قبر سے مراد عالم برزخ ہے اور عذابِ قبر عالم برزخ میں ہوگا تو معلوم ہوا کہ عذاب کا تعلق برزخ سے ہے نہ کہ دفن کرنے سے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے

۱: برزخ' مرنے کے بعد سے قیامت تک کے زمانے کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

جانتے بھی تھے تو پھر اگرانہیں عذاب ''دکھا'' یا ''سنا'' بھی دیا جاتا تو ترکِ دفن کی گنجائش کہاں تھی؟ پھر یہ کیوں فرمایا گیا کہ ''تم دفن کرنا چھوڑ دو گے''؟

جواب :۔ اس کے چند جوابات ہیں۔

(i) مطلب یہ ہے کہ اگر تم عذابِ قبر سن لوتو تم پر ایسا خوف و دہشت طاری ہوگی، جو تمہیں ہوش وحواس سے بے گانہ کر دے گی اور تمہاری عقلیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر تمہیں دفن کرنے کی قوت و ہمت وفرصت ہی نہ رہے گی۔''

(ii) مطلب یہ ہے کہ اگر تم عذاب دیکھ لوتو تمہیں مُردوں کے مشاہدے سے ایسا خوف لاحق ہوگا کہ تم ان کی تجہیز وتکفین کیلئے ان کے نزدیک بھی نہ آسکو گے۔ چنانچہ دفن بھی نہ کرسکو گے۔

(iii) یہ فطرتِ انسانی ہے کہ اپنے مُردے کے عیب چھپائے جاتے ہیں تو اگر عذاب ظاہر ہونے لگ جائے تو کوئی بھی قبرستان میں اپنے مردے کو دفن نہ کرے گا کیونکہ وہاں لوگوں کی آمد ورفت رہتی ہے بلکہ کہیں دور صحرا و جنگل میں پھینک آئے گا۔ تا کہ کوئی بھی ان کے عذاب کو نہ سن سکے اوران کے عذاب پر مطلع نہ ہو۔''

۷ یہ خطاب بظاہر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے لیکن حقیقت میں مخاطب، قیامت تک آنے والے عام مسلمان ہیں، کیونکہ کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور اولیاء امت رحمۃ اللہ علیھم سے عذابِ قبر کا دیکھنا اور سننا ثابت ہے۔

۸ کھلے فتنوں سے ظاہری اعضاء کے گناہ اور چھپے فتنوں سے دل کے گناہ مراد ہیں مثلاً بدعقیدگیاں، حسد وکینہ وتکبر وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان تمام برائیوں سے پناہ طلب کرو کہ جو عذابِ دوزخ وقبر کا سبب بن سکتی ہیں۔

۹ حدیثِ پاک نمبر (۴) کے تحت اس کا مفصل بیان گزر چکا۔

مدنی پھول

اس روایت سے مندرجہ ذیل ہدایت کے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

Marfat.com

(1) خچر پر سوار ہونا بھی سنّت ہے۔

(2) رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربِ مبارک کی برکت اور اِذنِ الٰہی عزوجل سے بعض اوقات جانوروں تک پر غیبی اُمور منکشف ہو جاتے ہیں۔ (تو پھر محبوبِ خدا عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر مطلع ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔)

(3) مشرکین کو عذابِ قبر میں مبتلاء کیا جاتا ہے۔

(4) عذابِ قبر حق ہے اور بے حد دہشت ناک ہے۔

(5) مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم غیبی امور کے ظاہر کرنے پر قادر ہیں لیکن بسا اوقات کسی مصلحت کی بناء پر اس قدرت کا اِظہار نہیں فرماتے۔

(6) عذابِ دوزخ' عذابِ قبر' ظاہری باطنی گناہوں میں مبتلاء ہونے اور فتنۂ دجّال سے پناہ مانگنا سنّتِ سرکار و صحابہ (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) ہے۔

(7) مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہے کہ آپ کی امت ان چیزوں سے پناہ طلب کرے۔

(8) اجتماعی دُعا مانگنا سنّتِ مبارکہ ہے۔

(9) استاد و شیخ و عالم دین کا شاگرد مرید و عوام سے ان چیزوں سے پناہ طلب کرنے کیلئے کہنا سنت ہے۔

مُحَاسَبَہ

{1} کیا آپ نے کبھی خچر پر سواری کی سنّت بھی ادا کی؟

{2} کیا آپ عذابِ نار و قبر اور فتنۂ گناہ و دجّال سے پناہ طلب کرتے ہیں؟

{3} آپ نے قبر و نار کے عذاب سے بچنے کیلئے ظاہری باطنی گناہوں سے پرہیز کیا؟ یا گناہ کر کر کے' ان دہشت ناک و خوفناک اور عقلوں کو سلب کر لینے والے عذابوں کیلئے خود کو تیار کیا ہوا ہے؟

Marfat.com

{4} کیا آپ اجتماعی دعا میں سنّت کی ادئیگی کی نیت سے شرکت فرماتے ہیں؟

دعاء

اے مالک ومولیٰ عزوجل! ہمیں عَشَرۂ مُبَشَّرہ رضی اللہ عنہم کے صدقے موت سے پہلے پہلے، عذاب قبرونار سے بچانے والے اعمال اختیار کرنے، اجتماعی دعا میں شریک ہونے اور مندرجہ بالا چیزوں سے بار بار پناہ مانگنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {27}

"تورَیت کا نُسخہ"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں توریت کا ایک نسخہ لائے اور عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ توریت کا نسخہ ہے۔[1] "حضورِ انور (ﷺ) خاموش رہے،[2] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔[3] رسول اللہ (ﷺ) کے چہرۂ انور (کا رنگ غضب کی وجہ سے) بدلنے لگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "تمہیں رونے والی روئیں[4] تم رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا حال نہیں دیکھتے؟"[5]

(یہ سنکر) حضرت عمر فاروق نے رحمتِ عالم ﷺ کے رخِ پرنور کی طرف دیکھا تو عرض کی "میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں۔[6] "تب رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر موسیٰ علیہ السلام آج ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے،[7] اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے[8] اور میرا زمانہ نبوت پاتے تو ضرور میری پیروی کرتے۔"[9] (دارمی)

Marfat.com

﴿ راوی ﴾

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے' آپ انصاری ہیں۔ مشہور صحابی اور بہت بڑے محدث ہیں' بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے' تقریباً ۱۸ غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ آخری عمر میں شام ومصر میں قیام رہا' آپ سے خلقِ کثیر نے احادیث روایت کیں۔ مدینہ منورہ میں ۹۴ سال کی عمر میں ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ صحابہ رضی اللہ عنھم میں سے مدینے میں سب سے آخر میں آپ ہی کا وصال شریف ہوا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

{ وضاحت }

۱ عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ ہمیں اسکے مطالعے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں تا کہ سابقہ امتوں کی خبروں اور موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر مطلع ہو جائیں؟

۲ یہ خاموشی ناراضگی کی تھی نہ کہ اجازت دینے کی۔

۳ یہ گمان کر کے کہ یہ سکوت' اجازت اور رضا کی علامت ہے۔

۴ حقیقت میں یہ موت کی دعا ہے، لیکن اہل عرب اسے اپنے محاورات میں صرف اظہارِ غضب کے لیے استعمال کرتے ہیں، اسکے حقیقی معنی کا قصد نہیں کیا جاتا۔

۵ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ کاغذوں کی جانب تھی، جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، چہرۂ سرکار ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۶ یہ الفاظ جلال مبارک کو کم کرنے اور آپ ﷺ کو راضی کرنے کے لیے تھے۔

۷ یعنی گمراہ ہو جاؤ گے کیونکہ اب ہدایت صرف اور صرف ھادیٔ اعظم ﷺ کی پیروی میں منحصر ہے۔

۸ یعنی ظاہری دنیا میں کیونکہ تمام انبیاء علیھم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں جیسا کہ ''ابن ماجہ'' میں ہے کہ ''ساقیٔ کوثر ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیھم السلام کے جسموں کا کھانا حرام فرما دیا ہے، لہٰذا اللہ عزوجل کے نبی علیھم السلام زندہ ہیں' روزی دیئے جاتے

Marfat.com

ہیں۔"

9 کیونکہ ان کا دین منسوخ ہو چکا ہے۔" اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے اپنے محبوب ﷺ کی پیروی کا وعدہ لیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط اور یاد کرو کہ جب اللہ (عزوجل) نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا۔ (ترجمہ کنزالایمان ۳پ الِ عمران ۸۱)

یہی وجہ ہے کہ شبِ معراج میں تمام انبیاء علیہم السلام نے مدنی آقا ﷺ کے پیچھے آپ ہی کے طریقے کے مطابق نماز ادا فرمائی۔

مدنی پھول

اس حدیثِ کریمہ سے یہ بابرکت مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} ہر ایسی تحریر کا پڑھنا کہ جس سے گمراہی اور خرابئ ایمان کا اندیشہ ہو سخت ممنوع اور اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی شدید ناراضگی کا سبب ہے۔

تنبیہ ضروری: یہی حکم ہر اس شخص کی صحبت اختیار کرنے کا ہے کہ جو گمراہی کی طرف لے جانے والا ہو۔ یونہی ہر وہ اجتماع و جلسہ کہ جو بربادی ایمان کا باعث بنے اس میں شرکت حرام ہے۔ اس سے وہ مسلمان بھائی عبرت حاصل کریں کہ جو اپنے نفس پر اعتماد کر کے ہر قسم کی تحریر پڑھتے، کیسٹیں سنتے اور اجتماعات میں شرکت کرتے نظر آتے ہیں اور جب انہیں سمجھایا جائے تو کہتے ہیں کہ "جی ہمیں تو خود پر بہت اعتماد ہے ہمارا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔" وہ غور کریں کہ جب مدنی آقا ﷺ نے اپنی صحبت میں رہنے والے ایک چہیتے صحابی (رضی اللہ عنہ) کو توریت پڑھنے سے سختی سے منع فرمادیا تو آپ اور میں کس شمار میں ہیں اور ہمیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے.........؟"

ایسے مسلمان بھائی اپنے اطراف میں سرسری طور پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ بے شمار بدمذہب و

Marfat.com

مرتدین ایسے ہیں کہ جو پہلے یہی جملے کہا کرتے تھے' لیکن پھر آہستہ آہستہ بری صحبت نے ان کے ارادے کی مضبوطی کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے اور آج' وہی غلامیٔ رسول ﷺ کا دعویٰ کرنے والے اور نامِ سرکار ﷺ پر گردن کٹوانے کیلئے تیار رہنے والے' ہر وقت معاذ اللہ (عزوجل) اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات وصفات میں نقائص تلاش کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی زبانیں ہر گھڑی صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ عنہم کے کمالات وکرامات کا انکار کرتی نظر آتی ہے۔ لہذا عافیت اسی میں ہے کہ بھولے سے بھی نہ تو کسی گمراہ کی تحریر پڑھیں' نہ کیسٹ سنیں اور نہ ہی ان کے اجتماعات میں شرکت کریں۔ اگر آپ تحریر پڑھنا ہی چاہیں تو امیرِ دعوتِ اسلامی اور علماءِ اہلسنت رحمتہ اللہ علیہم کی کتابیں اور رسالے پڑھئے۔ کیسٹیں سننا چاہتے ہیں تو تقریباً سینکڑوں موضوعات پر امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے بیانات کی کیسٹیں موجود ہیں' انہیں سنیئے اور اگر اجتماع میں شرکت کو دل چاہے تو اپنے شہر میں منعقد ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت فرمایئے اور اگر کسی بڑے اجتماع میں جانا پسند فرمائیں تو ہر سال ملتان شریف میں منعقد ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع میں تشریف لایئے' ان شاء اللہ (عزوجل) آپ کو ایمان کی حفاظت ومضبوطی اور عشقِ رسول ﷺ کی لازوال دولت وافر مقدار میں حاصل ہوگی۔)

{2} اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر غضب ناک ہونا شافعِ محشر ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{3} گفتگو میں محاورات کا استعمال' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ کریمہ ہے۔

{4} محاورات سے ان کے ظاہری معنی کا قصد نہیں کیا جاتا۔

{5} اَصحابِ سرکار ﷺ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی اپنے محبوبِ کریم ﷺ کی خوشی میں اور اس کی ناراضگی' اِن کی ناراضگی میں پوشیدہ ہے۔

{6} استاد یا شیخ کے ناراض ہو جانے پر ایسے کلمات ادا کرنا کہ جن سے ان کا جَلال کم ہو جائے اور وہ راضی ہو جائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنّت ہے۔

{7} سردارُ الانبیاء ﷺ کے تشریف لانے کے بعد پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو

Marfat.com

چکی ہیں۔

{8} اب تا قیامت مدنی آقا ﷺ کی ہی پیروی کرنی ہوگی اسی میں نجات ہے۔ چنانچہ اب اگر اصلی توریت وانجیل مل جائیں (کیونکہ موجودہ توریت وانجیل میں بے شمار تحریفیں ہو چکی ہیں) بلکہ خود توریت وانجیل کو حاصل فرمانے والے نبی علیہم السلام (یعنی حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام) بھی تشریف لے آئیں تب بھی ہدایت کا حُصول صرف اور صرف مرشدِ اعظم ﷺ کی اتباع سے ہی ہوگا۔

{9} پچھلی آسمانی کتابوں کا مطالعہ بھی ممنوع ہے۔

نوٹ:۔

اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ان کتابوں کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں کیا گیا تھا چنانچہ اب یہ کتابیں بعینہ اس شکل میں موجود نہیں کہ جس طرح اللہ (عزوجل) نے انہیں نازل فرمایا تھا بلکہ ان میں، فاسد اغراض کیلئے بے شمار تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ توریت کے بارے میں قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِیَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اسکے عوض تھوڑے دام حاصل کریں۔" (ترجمہ کنزالایمان اپ البقرہ ۷۹)

شان نزول:۔ جب سید الانبیاء ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت اور رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور ﷺ کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں، جب لوگ حضور ﷺ کو ان کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء ورؤساء کو چھوڑ دیں گے، اس اندیشے سے انہوں نے توریت میں تحریف وتغیر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا۔ مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوبرو ہیں، بال خوبصورت، آنکھیں سرگیں، قد درمیانہ ہے۔" اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ "وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال الجھے ہیں۔" یہی عوام کو سناتے، یہی کتابِ الٰہی (عزوجل) کا مضمون بتاتے اور سمجھتے

Marfat.com

کہ لوگ، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے، ہمارے گرویدہ رہیں گے، ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔" (تفسیرِ خزائن العرفان)

اور انجیل بھی جسے بائیبل بھی کہتے ہیں، تحریف سے محفوظ نہ رہی۔ اس میں تحریفات کے وجود کا اندازہ اس بات سے لگانا بے حد آسان ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد اصل کتاب میں تحریفات کا سلسلہ شروع ہوا اور اس طرح تقریباً ۳۳ اناجیل معرضِ وجود میں آ گئیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) انجیل طفولیت جو متی نے لکھی۔ (۲) انجیل اول و دوم طفولیت نوشتہ توما، (۳) انجیل متی آز (۴) انجیل فلپ (۵) انجیل بارتھا می لوسی (۶) انجیل توما (۷) انجیل مرقس (مصریوں کی) (۸) انجیل برناباس (۹) انجیل لوقا (۱۰) انجیل میت (۱۱) انجیل تھیڈائس (۱۲) انجیل پال (۱۳) انجیل بسی لیڈس (۱۴) انجیل یہودیہ (۱۵) انجیل ناصرین (۱۶) انجیل جوڈاس (۱۷) انجیل ٹاٹیاں (۱۸) انجیل ولن ٹینس (۱۹) انجیل اپلس (۲۰) انجیل سی تھینس (۲۱) انجیل ولادتِ مریم۔ (۲۲) انجیل کاملیٹ (۲۳) انجیل مارشین (۲۴) انجیل سرنتھس (۲۵) انجیل جوڈ (۲۶) انجیل پطرس۔ (۲۷) انجیل اندریاہ (۲۸) انجیل یعقوب (۲۹) انجیل نیوتو دیمیا۔ (۳۰) انجیل ابیانی (۳۱) انجیل الکارٹیٹس (۳۲) انجیل یوحنا (۳۳) انجیل دوم یوحنا۔

اب موجودہ دور میں ۴، اناجیل موجود ہیں باقی سب کو مسترد کر دیا گیا۔ (۱) متی کی انجیل (۲) مرقس کی انجیل (۳) لوقا کی انجیل (۴) یوحنا کی انجیل۔

معلوم ہوا کہ یہ دونوں کتابیں تبدیلی سے محفوظ نہیں چنانچہ عقلمندی اور دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ اب ہدایت کسی ایسی کتاب سے ہی حاصل کی جائے کہ جو ہر قسم کی خرابی سے پاک وصاف ہو اور وہ کتاب صرف وصرف قرآنِ پاک ہے۔ اس کے بعینہ سابقہ شکل پر اب تک موجود ہونے پر قوی ترین دلیل یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا وعدہ، خود اللہ عزوجل کی جانب سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے۔" اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ٥ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان ۱۳ پ الحجر، ۹)

تفسیرِ خزائن العرفان میں اس آیتِ پاک کے تحت ہے "یعنی تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے

Marfat.com

اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن وانس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغیر وتبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن پاک ہی کی ہے، دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں ۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے، ایک یہ کہ قرآنِ کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست ونابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں ۔

مُحَاسَبَه

[1] آپ اللہ (عزوجل) اور اس کے محبوب ﷺ کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر ممنوع قسم کی تحریریں تو نہیں پڑھتے ؟ ایسی کیسٹیں تو نہیں سنتے ؟ ممنوع اجتماعات میں شرکت کر کے دشمنانِ رسول ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں اضافے کا سبب تو نہیں بنتے ؟

[2] کیا کبھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بھی اظہارِ غضب کیا؟

[3] حکیمِ اعظم ﷺ کی ناراضگی اور منع کرنے کے باوجود آپ سابقہ کتبِ سماویہ (یعنی پچھلی آسمانی کتابوں) کا مطالعہ تو نہیں کرتے ؟

[4] دورانِ گفتگو کبھی آپ نے بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت کی نیت سے محاورات کا استعمال کیا؟

دعاء

اے ہمارے پیارے رب (عزوجل)! ہمیں بیعتِ رضوان میں حاضر ہونے والے جاں نثار اصحابِ رسول رضی اللہ عنھم کے صدقے ممنوع تحریریں پڑھنے سے بچنے، پچھلی کتابوں کے مطالعے کا شوق تک اپنے دلوں سے دور کرنے، تیری رضا کی خاطر غصہ کرنے اور کبھی کبھی دورانِ گفتگو سنّت کی نیت سے محاورات کو استعمال کرنے کی توفیق عطا

Marfat.com

فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {28}

”بکری کے بازو“

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک بکری ھدیۃً بھیجی گئی۔ آپ نے اسے (پکانے کیلئے) ہانڈی میں ڈال دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا ”اے ابورافع (رضی اللہ عنہ)! یہ کیا ہے؟“ عرض کی ”یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ بکری ہے جو ہمیں ھدیۃً ملی تھی، میں نے اسے ہانڈی میں پکا لیا ہے۔[1]“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مجھے (کھانے کیلئے اس کا) بازو دے دے۔[2]“ (فرماتے ہیں) میں نے بازو پیش کر دیا۔ (آپ نے اسے تناول فرما کر) پھر ارشاد فرمایا کہ ”دوسرا بازو بھی دے دے۔“ میں نے دوسرا بھی پیش کر دیا۔“ پھر فرمایا ”مجھے اور بازو بھی دے۔“ میں نے عرض کی ”یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بکری کے تو دو ہی بازو ہوتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا کہ ”اگر تو خاموش رہتا تو جب تک خاموش رہتا، مجھے بازو کے بعد بازو دیتا ہی رہتا۔“[3]

پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے[4]، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی، پھر واپس تشریف لائے تو ان کے پاس ٹھنڈا گوشت پایا، آپ نے کھایا، پھر مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی[5] اور آپ نے اس (مرتبہ) پانی کو چھوا بھی نہیں۔“[6] (مسندِ امام احمد)

﴿ راوی ﴾

قولِ مشہور کے مطابق آپ کا نام اسلم ہے۔ آپ کنیت (ابورافع) آپ کے نام پر غالب ہے۔ آپ قبطی ہیں۔ مدنی آقا ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، پھر انہوں نے آپ کو مدنی مصطفیٰ ﷺ کے سپرد کر دیا تھا۔ جب آپ نے مبلغِ اعظم ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر دی تو رحمتِ

Marfat.com

دوعالم ﷺ نے آپ کو آزاد کر دیا تھا۔ آپ غزوۂ اُحد اور اس کے بعد والے غزوات میں شریک ہوئے۔

{ وضاحت }

۱؎ پوری تفصیل اس لئے بیان فرمائی کہ ہوسکتا ہے مدنی داتا ﷺ کا اس کے بارے میں دریافت فرمانا کسی مسئلے کے سمجھانے کے لئے ہو۔ چنانچہ تمام تفصیل سے آگاہ کرنا مناسب سمجھا۔

۲؎ یہ سوال ناجائز نہیں، سوال وہی ناجائز ہے کہ جس میں ذلت ہو۔'' بازو کا گوشت آپ کو اس لئے پسند تھا کہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور نرم ولذیذ ہوتا ہے۔

۳؎ یعنی معجزے کے طور پر عالم غیب سے بازو آتے ہی چلے جاتے۔

۴؎ تاکہ امت کو معلوم ہو جائے کہ کھانے کے بعد پورے ہاتھ دھونا واجب وضروری نہیں، اگر صرف انگلیوں کے آلودہ کنارے ہی دھو لئے جائیں تو بھی کافی ہے، یعنی یہ عمل بیانِ جواز کیلئے ہے ورنہ کھانے کے اوّل وآخر دونوں ہاتھ دھونا سنّت ہے۔''

۵؎ غالبًا پہلے نفل تھے، دوسری مرتبہ فرض۔'' یا دونوں نفل نمازیں تھیں اور آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کے حُصول کے شکرانے کے طور پر ادا فرمایا تھا۔

۶؎ نہ ہاتھ اور منہ دھونے کیلئے نہ وُضو کیلئے۔'' یہ بھی بیانِ جواز کیلئے ہے۔

{ مدنی پھول }

اس روایت سے درج ذیل بیش قیمت مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) ھدیہ قبول کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنّت ہے۔

(2) غلاموں، دوستوں، شاگردوں یا مریدوں سے بے تکلفی سے سوال کرنا جائز اور رحمتِ عالَم ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(3) بکری کے بازو کا گوشت مدنی آقا ﷺ کو پسند ہے اور اسے کھانا سنّتِ مبارکہ ہے۔

Marfat.com

(4) جنابِ احمدِ مختار ﷺ، اللہ عزوجل کی عطا سے اس بات پر قادر ہیں کہ جب چاہیں، جو چاہیں، جتنی مقدار میں چاہیں، غیب کے خزانوں سے حاصل فرمالیں۔

(5) جب بزرگوں کا دریائے فیض جوش پر ہو تو ایسے موقع پر انکار یا شک وشبہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ بغیر سوچے سمجھے حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے، ورنہ سلسلہ فیض منقطع ہو جاتا ہے۔

(6) کھانے کے شروع و آخر میں ہاتھ دھونا سنّت ہے، لیکن کبھی کبھی صرف آلودہ مقام دھونا بھی جائز ہے۔

(7) کھانے کے بعد کلی کرنا سنّت ہے۔

(8) گرم وٹھنڈا کھانا کھانا سنّت ہے۔ (گرم وٹھنڈے سے مراد ایسا نہیں کہ جو نقصان کا سبب بنے)

(9) اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کے حصول کے بعد زبان سے اس کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ، کبھی کبھی شکرانے کے طور پر کچھ عبادت بھی کرلینا سنّت ہے۔

(10) کوئی چیز کھانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی کھانے کے بعد تازہ وُضو کرنا ضروری ہے۔

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ نے کبھی سنّت کی نیت سے ھَدِیَہ قبول کیا؟

﴿2﴾ کیا آپ نے کبھی کسی دوست وماتحت سے بے تکلفی سے فرمائش کر کے سنّت پر عمل کی سعادت حاصل کی؟

﴿3﴾ کیا کبھی آپ نے جانور کے بازو کا گوشت سنّت کی نیت سے کھایا؟

﴿4﴾ آپ بزرگوں کی خدمت میں زبان ودل سنبھال کر بیٹھتے ہیں، یا بے موقع کلام کر کے دروازۂ فیض بند کر دیتے ہیں؟

﴿5﴾ کیا آپ کھانے کے اول وآخر ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کی سنّت پر عامل ہیں؟

﴿6﴾ کیا گرم یا ٹھنڈا کھانا کھاتے وقت آپ نے کبھی سنّت کی ادائیگی کی نیت کی؟

Marfat.com

﴿7﴾ کیا آپ نے کسی نعمت کا شکر، عبادت کے ذریعے بھی ادا کیا؟

دعاء

اے ربّ سرکار عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے میں ھدیہ قبول کرنے، کبھی کبھی فرمائش کرنے، بازو کا گوشت اور گرم ٹھنڈا کھانا کھانے، بزرگوں کے سامنے بولنے میں احتیاط کرنے، کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے کلی کرنے اور کبھی کبھی عبادت کے ذریعے شکر ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {29}

"اِسلامی بہنوں کا اِجتماع"

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مرد آپ کی احادیث لے گئے،[1] ہمیں بھی اپنی ذات مبارک سے ایک دن عطا کیجئے[2]، کہ ہم اس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں تاکہ آپ ہمیں اس میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ عزوجل نے آپ کو سکھایا[3]۔" مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم فُلاں فُلاں دن فلاں فلاں مقام پر جمع ہو جایا کرو[4]۔"

چنانچہ عورتیں اس جگہ جمع ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم میں سے انہیں بھی سکھایا، پھر فرمایا "تم میں سے جو بھی عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے[5]، تو وہ بچے اس کے لئے آتشِ دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔[6]" (یہ سنکر) ان میں سے ایک عورت نے عرض کی "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یا دو بچے آگے بھیجے ہوں؟" یہ سوال اس نے دو مرتبہ دہرایا، تو مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا "(ہاں) دو بھی، دو بھی، دو بھی۔"[7] (بخاری)

راوی

ان راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات حدیث پاک نمبر ۳۷ کے تحت موجود ہیں۔

{ وضاحت }

۱ یعنی وہ تو ہر وقت آپ کی صحبتِ پاک میں موجود رہنے کی وجہ سے' آپ کے کلامِ پاک سے فیوض و برکات حاصل کر لیتے ہیں' لیکن ہم لوگ گھریلو مصروفیات کی بناء پر خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں۔

۲ مہینے میں یا ہفتے میں۔ ۳ یعنی علمِ دین۔ ۴ یعنی کسی کے گھر وغیرہ میں۔

۵ یعنی اس کے سامنے اس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان کی موت پر صابر و شاکر رہے' یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو قتل کر دے۔

۶ یعنی وہ بچے بروز قیامت اپنے ماں باپ کیلئے سفارش کریں گے' جیسا کہ ابنِ ماجہ میں ہے کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کچا بچہ اپنے رب (عزوجل) سے جھگڑے گا' جبکہ اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ کو آگ میں داخل کرے گا تو فرمایا جائے گا کہ اے اپنے رب (عزوجل) سے جھگڑنے والے بچے! اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا۔'' تو وہ انہیں اپنی نارو (نال جس کو دائی جنائی ولادت کے وقت بچے کی ناف سے کاٹتی ہے) سے کھینچے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔''

۷ بعض احادیثِ مبارکہ میں ایک بچے کیلئے بھی یہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔'' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تین مرتبہ کلمات کو ادا فرمانا اپنی بات کو اچھی طرح سمجھانے' حفظ کروانے اور تاکید کیلئے ہے۔

مدنی پھول

اس حدیثِ کریمہ سے یہ پیارے پیارے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ عالم و استاد و شیخ کی خدمت میں حصولِ علم کی خواہش کا اظہار کرنا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

﴿2﴾ نیکیوں اور آخرت کے معاملے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی

Marfat.com

خواہش رکھنا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

﴿3﴾ علمِ دین و تبلیغ وغیرہ کیلئے کوئی دن مقرر کرنا سنّتِ رسولِ اکرم ﷺ ہے۔

(اس سے معلوم ہوا کہ ہفتہ وار... یا... سالانہ اجتماع کے لئے دن مخصوص کرنا بالکل جائز ہے۔'')

﴿4﴾ صرف مسلمان بہنوں کیلئے ہی وعظ و نصیحت کرنا جائز و سنّت ہے۔ (بشرطیکہ پردے میں رہ کر کی جائے۔)

﴿5﴾ مسلمان بہنوں کا سنّتیں سیکھنے کیلئے کسی مخصوص دن میں کسی مخصوص مقام پر جمع ہونا جائز اور صحابیاتِ رسول رضی اللہ عنہن کی سنّتِ مبارکہ ہے۔''

﴿6﴾ عاجزی و انکساری و اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کبھی کبھی استاد کا اپنے شاگردوں کے پاس جا کر انہیں علمی دولت سے سیراب کرنا بھی سنّت ہے۔[1]

﴿7﴾ جس مسلمان بہن کے تین یا دو بچے (اور بعض روایات کے مطابق ایک بھی) فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر و شکر سے کام لے تو ان شاء اللہ عزوجل اسے جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلہ عطا کیا جائے گا۔

﴿8﴾ اللہ عزوجل کی عطا سے ہمارے مدنی آقا ﷺ مالک و مختار ہیں، جس شرعی حکم میں چاہیں، جتنی چاہیں ترمیم و تبدیلی فرما سکتے ہیں۔

﴿9﴾ کبھی کبھی اپنی بات کو اچھی طرح ذہن نشین کروانے کیلئے تین مرتبہ دُہرا دینا بھی سنت کریمہ ہے۔

﴿10﴾ کسی مناسب فائدے کے حُصول کی نیت سے کسی بات کو ایک سے زیادہ بار بیان کرنا فُضول گوئی میں داخل نہیں۔

﴿11﴾ مسلمان بہنوں کا پردے میں رہ کر کسی مسلمان بھائی کا بیان سننا جائز اور

---

[1] ویسے ادب یہی ہے کہ طالبِ علم خود چل کر استاد کے پاس آئے۔ ۱۲ منہ.... اس کے بارے میں تفصیل سے جاننے کیلئے راقم الحروف کی تصنیف ''المتعلم'' کا مطالعہ ضرور فرمائیے۔ ادارہ

Marfat.com

صحابیات رضی اللہ عنہن کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

مُحَاسَبَہ

(1) کبھی آپ نے کسی صاحبِ علم مسلمان بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر علمِ دین کے حصول کی خواہش کا اظہار کیا؟ یا خواہش کا اظہار کرتے ہوئے سنّت کی ادائیگی کی نیت کی؟

(2) کیا آپ دوسرے مسلمان بھائیوں سے نیکی کے کاموں میں آگے بڑھ جانے کی خواہش رکھتے ہیں؟ کیا اس کے لئے کوئی عَمَلی کوشش کی؟

(3) اگر کچھ مسلمان بہنیں پردے میں رہ کر آپ کا بیان سن رہی ہوں، تو کیا آپ سنّت کی نیت کو حاضر رکھتے ہیں؟

(4) کیا آپ نے اپنے گھر کی مسلمان بہنوں کا ذہن بنایا کہ وہ کسی مسلمان بھائی کا بیان سنتے ہوئے سنّت کی نیت کر لیا کریں؟

(5) کیا آپ کے گھر کی مسلمان بہنیں، دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں صحابیاتِ معظّمہ رضی اللہ عنہن کی سنّت کی ادائیگی کی نیت سے شرکت فرماتی ہیں؟ (فی زمانہ جبکہ بدمذہبوں نے اس طرز پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔)''

(6) کیا کبھی آپ نے اعلٰی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بظاہر کم تر مسلمان بھائی کے پاس جا کر اسے علمِ دین سکھایا؟

(7) کیا آپ نے (بالفرض) اپنے کسی بچے کے مرنے پر صبر و تحمل کے ذریعے جنت میں داخلے کیلئے عملی کوشش کی؟ اگر خدانخواستہ بے صبری و شکوہ شکائت کا اظہار کیا تھا تو کیا اس سے خلوصِ دل کے ساتھ توبہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں؟

دعاء

اے ہمارے مالِک کریم عزوجل! ہمیں بیعتِ عُقبہ میں حاضر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے میں عِلم دین سیکھنے کیلئے خواہش کا اظہار کرنے، نیکیوں میں دوسروں سے آگے

Marfat.com

بڑھ جانے کا جذبہ دل میں پیدا کرنے، اپنے گھر کی مسلمان بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں لے جانے، کبھی کبھی عاجزی میں اضافے کیلئے خود جا کر علمِ دین سکھانے اور (بالفرض) بچوں کے وفات پا جانے پر صبر و تحمل سے کام لینے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {30}

"شیطانی آواز"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں ۔[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں اپنے کوڑے سے مارنے لگے،[2] تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ہٹا دیا اور فرمایا "اے عمر (رضی اللہ عنہ)! (انہیں) چھوڑ دو ۔[3]" پھر عورتوں سے فرمایا "تم شیطانی آواز سے بچنا۔[4] " پھر فرمایا کہ جو کچھ آنکھ اور دل سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے [5] اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو، وہ شیطان کی طرف سے ہے۔[6] "

(مسندِ امام احمد)

راوی

آپ کا ذکرِ پاک، حدیثِ پاک نمبر (۱۴) کے تحت گزر گیا۔

{وضاحت}

[1] غم کی وجہ سے۔

[2] یعنی مارنے کا ارادہ فرمایا (جیسا کہ ایک دوسری حدیثِ پاک سے ثابت ہے) اور یہ ارادہ اس لئے فرمایا کہ یا تو اس وقت تک آپ کو بکاء (یعنی بغیر آواز کے رونے) اور نوحہ (تعریف آگے آرہی ہے) کا فرق معلوم نہ تھا چنانچہ آپ نے بکاء کو نوحہ کی طرح حرام گمان کر کے منع فرمانا چاہا" یا پھر مسئلہ تو آپ کو معلوم تھا لیکن صرف یہ سوچ کر منع کرنے کا ارادہ فرمایا کہ ابھی تو صرف رو رہی ہیں، کچھ دیر

Marfat.com

بعد نوحہ بھی شروع کر دیں گی لہذا انہیں پہلے ہی روک لینا مناسب ہے۔''

۳؎ یعنی نہ روکو کیونکہ صرف آنسوؤں سے رونا جائز اور فطرتی تقاضا ہے' نیا نیا صدمہ ہے' آہستہ آہستہ خود بخود صبر آ جائے گا۔

۴؎ یعنی میت کی خوبیاں خوب بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اور بلند آواز سے رونا۔

۵؎ یعنی دل کا غمگین ہونا اور اس غم کے باعث بغیر آواز کے صرف آنسوؤں سے رونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور رحمت و رقتِ قلبی کی علامت ہے۔

٦؎ ''ہاتھ سے ہو'' کا مطلب ہے کہ گریبان پھاڑنا' منہ نوچنا' بال کھولنا' سر پر خاک ڈالنا' سینہ پیٹنا' ران پر ہاتھ مارنا وغیرہ۔ (کیونکہ یہ سب اَفعال حرام و ممنوع ہیں)۔'' اور'' زبان سے ہو'' کا مطلب وہی ہے جو پہلے گزرا۔

مدنی پھول

اس حدیث پاک سے درج ذیل مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) کسی برائی کو'' طاقت وقوت سے روکنے پر قدرت حاصل ہونے کی صورت میں'' ہاتھ سے روکنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سنّت ہے۔

(2) کسی کے مرنے پر غم کی وجہ سے بغیر آواز کے صرف آنسوؤں سے رونا جائز اور علامتِ رحمت ہے۔

(3) میت پر نَوحہ کرنا حرام اور شیطان کو مداخلت کی بِناء پر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ''نَوحہ یعنی میّت کی خوبیاں خوب مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز کے ساتھ رونا بالا جماع (یعنی علماء کے اتفاق کے ساتھ) حرام ہے۔''

(4) غمِ شدید کے باوجود شرعی احکام پر توجہ رکھنا غمخوارِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

نوٹ:۔ وہ مسلمان بھائی اور بہنیں درسِ عبرت حاصل فرمائیں کہ جو ایسے مواقع پر اپنے آپ کو شرعی پابندیوں سے بالکل آزاد تصور کرتی ہیں لہذا دیکھا گیا ہے کہ نہ تو نمازوں کی کچھ فکر ہوتی ہے نہ ہی

Marfat.com

پردے کا کچھ خیال۔ اور نوحہ کرنا تو معاذ اللہ خود پر لازم تصور کیا جاتا ہے اور اس پر المیہ یہ کہ اگر کوئی بے چارہ انہیں سمجھانے کی کوشش کرے تو سب کے سب اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات تو کلمات کفر بکنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

مُحَاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ نے کبھی قدرت پاتے ہوئے کسی کو برائی سے بذریعہ قوت، منع کرنے کی کوشش کی؟

﴿2﴾ آپ نے کسی عزیز و رشتہ دار کے مرنے پر نوحہ تو نہیں کیا؟ اگر کیا ہو تو فوراً توبہ کر لیں کیونکہ نہ معلوم کب موت آجائے، اگر خدانخواستہ توبہ سے پہلے ہی موت آگئی تو انجام بڑا دردناک ہے جیسا کہ

(i) مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک لباس قِطران (یعنی تارکول) کا ہوگا اور ایک خارِش (یعنی کھجلی) کا۔ (مسلم)

(ii) مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو (کسی کے مرنے پر) منہ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (یعنی نوحہ کرے) وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری مسلم)

(iii) رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو (کسی کے مرنے پر) سر منڈائے اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔ (مسلم)

﴿3﴾ کیا آپ نے اپنے گھر کی مسلمان بہنوں کو نوحہ سے منع کیا؟

﴿4﴾ کیا غم کے وقت آپ شرعی احکام ملحوظ رکھتے ہیں یا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر ''خلافِ شرع کام کرنا'' ''اور سمجھانے والے کو برا بھلا کہنا'' شروع کر دیتے ہیں؟

دعاء

اے ہمارے خالق و مالک عزوجل! ہمیں غزوۂ احد میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

Marfat.com

کے وسیلے سے برائی کو مٹانے' نوحہ سے بچنے اور اس پر توبہ کرنے اور شدید غم میں بھی تیری اور تیرے محبوب ﷺ کی رضا کو پیشِ نظر رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {31}

"بارش میں برکت"

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے[1]، کہ بارش برسنا شروع ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے جسمِ اطہر سے کپڑا ہٹا لیا،[2] یہاں تک کہ آپ کے بدنِ اقدس پر کچھ بارش پہنچ گئی۔ ہم نے عرض کی "یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے یہ کیوں کیا؟" آپ نے ارشاد فرمایا "اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے ربِّ عزوجل کے پاس سے آرہی ہے۔"[3] (الجامع لمسلم)

راوی

حضرت انس بن مالك بن نَضر اَنصاری خَزرَجی نَجّاری' مدنی آقا ﷺ کے خادم تھے۔ آپ کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ مدنی آقا ﷺ کی مدینے میں آمد کے بعد' ۱۰ سال تک خدمت کا شرف حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ آپ کی والدہ نے مدنی آقا ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اپنے اس چھوٹے خادم کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔" محبوبِ رب ﷺ نے دعا فرمائی" اے اللہ عزوجل! اس کے مال واولاد میں برکت عطا فرما' اس کی عمر طویل کر دے اور اس کے گناہ بخش دے۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ "میری نسل میں سے اٹھانوے (۹۸) افراد میرے سامنے دفن کئے گئے' میرے باغ میں سال میں دو مرتبہ پھل آتا تھا' میں اتنا عرصہ زندہ رہا کہ زندگی سے اکتا گیا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ چوتھی دعا بھی قبول ہوگی۔"

Marfat.com

آپ کی عمر مبارک سو سال سے زائد تھی، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں بصرہ میں ۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں لوگوں کو فقہ سکھانے کے لئے بصرہ منتقل ہوئے تھے۔

{ وضاحت }

۱ حصولِ برکت و فیض وعلم دین کی غرض سے۔

۲ یعنی سینۂ مبارک سے یا پیٹھ مطہرہ سے۔

۳ یعنی اپنے رب عزوجل کے حکم سے نئی نئی نازل ہوئی ہے اور ابھی کسی بھی دنیاوی گندگی سے آلودہ بھی نہیں لہذا یہ پانی بابرکت ہے۔ (یہ فعل امت کی ترغیب کیلئے تھا تاکہ وہ اس سنت پر عمل کریں اور اس طرح بارش کے پانی سے خیر و برکت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔)

مدنی پھول

﴿1﴾ بارش میں نہانا سنّت ہے۔ ۱

﴿2﴾ بزرگوں کے اَفعال میں موجود حکمت سے فیض یاب ہونے کیلئے اس کے بارے میں سوال کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنتِ کریمہ ہے۔ ۲

﴿3﴾ بارش کے پانی میں خیر و برکت رکھی گئی ہے لہذا اس سے فیض حاصل کرنا چاہیئے۔

﴿4﴾ استاد و شیخ و عالم دین کی صحبت میں حصولِ فیض وعلمِ دین کیلئے اکثر حاضر رہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ معظّمہ ہے۔

مُحَاسَبَہ

[1] کیا آپ بھی کبھی بارش میں ''سنّت کی نیت'' سے نہائے۔؟

---

۱ بشرطیکہ نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ مثلاً بخار کی حالت میں یا سخت سردی میں نہانا۔ اگر کسی ایسے موقع پر بارش ہو جائے تو کسی برتن میں یہ پانی محفوظ فرمالیں، عذر کے بعد استعمال کر کے برکات حاصل فرمائیں۔

۲ بشرطیکہ موقع محل کے مطابق ہو ورنہ خاموشی بہتر ہے۔

Marfat.com

[2] کیا آپ نے بھی کسی بزرگ سے کوئی نیا فعل سرزد ہوتا دیکھ موقع محل کے لحاظ سے کر اس میں موجود حکمت کے بارے میں سوال فرمایا؟

[3] کیا آپ نے بارش کے پانی سے خیر و برکت حاصل کرنے کیلئے کوئی طریقہ اختیار فرمایا؟

[4] کیا آپ نے اپنے استاد و شیخ کی خدمت میں اکثر حاضر رہنے کے عادی ہیں؟

دعاء

اے ربِّ کائنات عزوجل! ہمیں اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کے صدقے میں سنّت کی نیت سے بارش میں نہانے، بزرگوں کے اَفعال میں موجود حکمت کے بارے میں سوال کرنے، ان کی خدمت میں اکثر حاضر رہنے اور بارش کے پانی سے بَرکات لوٹنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {32}

"چیونٹی کی دعا"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "اَنبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی[1] (علیہ السلام) لوگوں کو بارش کی دعا کیلئے باہر لے گئے[2] تو انہوں نے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ وہ اپنے کچھ پاؤں[3] آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے۔ (یہ دیکھ کر انہوں نے) فرمایا واپس لوٹ چلو کیونکہ تمہاری دعا اس چیونٹی کی وجہ سے قبول کر لی گئی ہے۔"[4] (دارقُطنی)

راوی

ان راوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔

{وضاحت}

[1] آپ حضرت سلیمان علیہ السلام تھے۔ [2] کسی میدان یا جنگل وغیرہ میں۔

Marfat.com

۳ یعنی اگلے پاؤں جو اس کے ہاتھوں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

۴ یعنی اس چیونٹی کی دعا کی وجہ سے قبول کر لی گئی ہے۔'' روایت میں ہے کہ وہ ان الفاظ میں دعا مانگ رہی تھی کہ ''اے اللہ عزوجل ! بے شک ہم تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں' تو ہمیں اپنے رزق میں سے عطا فرما اور ہمیں ''انسانوں کے گناہوں'' کی وجہ سے ہلاک مت کر۔''

(مرقاۃ)

مدنی پھول

اس روایت سے یہ منور مدنی پھول حاصل ہوئے۔

[1] سابقہ انبیاء علیہ السلام کے واقعات بیان کرنا سنّتِ مبارکہ ہے۔

[2] بارش وقحط کیلئے اجتماعی دعا مانگنا انبیاء علیہم السلام کی سنّت ہے۔

[3] اس دعا کیلئے آبادی سے باہر جانا بھی سنّت ہے۔

[4] حضرت سلیمان علیہ السلام کو تمام جانوروں کی بولیوں کا علم حاصل تھا۔ اسی کی برکت سے آپ نے چیونٹی کی دعا سمجھ لی تھی۔'' اور اس کی ننھی اور باریک ترین آواز کا اتنے فاصلہ سے سن لینا بھی آپ کے نبوت کے کمالات میں سے ہے۔ نیز آپ کو یہ معلوم ہو جانا کہ چیونٹی کی دعا کی برکت سے حاضرین کی دعا قبول کر لی گئی ہے' آپ کی علمی وسعت اور آپ پر اللہ عزوجل کی عنایات کی قوی دلیل ہے۔ (جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ شان ہے تو پھر ہمارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ کے فضائل وکمالات کا عالم کیا ہوگا؟)

[5] جانور بھی اللہ تعالیٰ کے رب عزوجل ہونے کو جانتے ہیں اور انہیں بھی یہ شعور حاصل ہے کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ دعا کرنی مفید ہے۔

[6] اللہ عزوجل کی عطا سے جانور بھی یہ جانتے ہیں کہ بارش کا نہ ہونا اور قحط سالی ''انسانوں کے گناہوں کی نحوست'' کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

[7] بعض اوقات اللہ تعالیٰ جانوروں کی دعا کی برکت سے انسانوں کی مصیبتیں دور فرما دیتا ہے۔ (جب جانوروں کی دعا کی یہ برکت ہے تو غور کیجئے کہ پھر انبیاء علیہم السلام' صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت رکھی ہوگی!......)

مُحاسبہ

﴿1﴾ کیا آپ نے بھی کبھی سنّت کی نیت سے دعائے استسقاء (یعنی پانی طلب کرنے کی دعا) مانگی؟

﴿2﴾ کیا کبھی آپ نے انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان کرنے کی سنّت پر عمل کیا؟

﴿3﴾ کیا آپ بھی اپنے گناہوں کی وجہ سے مخلوقِ خدا (عزوجل) کیلئے قحط سالی کی شکل میں تنگی و دشواری کا سبب تو نہیں بنتے؟

دعاء

اے غفور رحیم رب عزوجل! ہمیں حجۃ الوداع میں شریک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے وسیلہ مبارکہ سے دعائے اِستِسقاء مانگنے' انبیاء علیہم السلام کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {33}

"تکبر کا انجام"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ "والنجم" پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ کیا [1]، اور ان تمام نے بھی جو آپ کے ساتھ تھے، [2] سوائے ایک قریشی بڈھے کے، [3] اس نے ایک مٹھی کنکر یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگالی، اور بولا

Marfat.com

''میرے لئے یہی کافی ہے۔''[4] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعد میں اس بڈھے کو دیکھا کہ ''کافر'' مارا گیا۔''[5] (متفق علیہ)

راوی

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ہزلی اور پرانے مومنین سے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کچھ پہلے ایمان لائے۔ مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے' سفر میں آپ کی نعلینِ اقدس' مسواک شریف اور وضو کا برتنِ مبارک' انہیں کے پاس رہتا تھا۔ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ اخلاق و عادات میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتے جلتے تھے۔ دبلے' دراز قد' گندمی رنگ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت بلکہ خلافتِ عثمانیہ میں بھی کوفہ کے حاکم رہے پھر بیت المال کے محافظ کی حیثیت سے مدینہ منوہ تشریف لائے وہاں ہی ۳۲ھ میں وفات ہوئی' ۶۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

{وضاحت}

[1] یعنی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت ادا فرمایا۔

[2] یعنی مؤمنین' مشرکین جن و انس وغیرہ نے جیسا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۂ والنجم'' میں سجدہ فرمایا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں' مشرکوں اور جن و انس نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری)'' یہاں مسلمانوں نے تو آیت سن کر سجدہ کیا اور مشرکوں کے سجدہ کرنے میں کئی احتمال ہیں۔

(۱) سورۂ نجم میں موجود اپنے بتوں کا ذکر سن کر تعظیماً سجدے میں چلے گئے تھے۔ (سورۂ نجم میں ارشاد ہوا: اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ○ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ○ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزّیٰ اور اس تیسری منات کو۔ (ترجمہ کنز الایمان ۲۷پ' النجم ۲۱) (لات و عزّیٰ و منات بتوں کے نام

Marfat.com

تھے۔)

(ii) اس وقت شیطان نے بتوں کی تعریف کی، مسلمان تو سرورِ کونین ﷺ کی آوازِ مبارک پر سجدہ میں گئے اور کفار شیطان لعین کی آوازِ مکروہ پر'

(iii) محبوبِ رب العلمین ﷺ کی تلاوت پر اتر میں اتنی ہیبت تھی کہ جس سے مرعوب ہو کر تمام کفار فی الفور سجدے میں گر گئے۔ (یہی قول اگلے مضمون کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے)

۳ یہ اُمَیَّہ بن خَلَف تھا۔

۴ یعنی غرور و تکبر کی وجہ سے سب کے ساتھ سجدہ کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھا۔

۵ یعنی جتنے مشرکین نے اس دن سجدہ کیا ان سب کو دولتِ ایمان سے نوازا گیا جبکہ وہ بوڑھا غرور و تکبر کے باعث اس عظیم نعمت سے محروم رہا اور حالتِ کفر میں ہی غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں بیدردی کے ساتھ مارا گیا۔

مدنی پھول

﴿1﴾ سورۂ نَجم کی تلاوت اور آیتِ سجدہ پر پہنچ کر سجدۂ تلاوت ادا کرنا سنّت ہے۔

نوٹ:

یہاں سجدۂ تلاوت کو سنّت کہنا صرف مندرجہ بالا حدیثِ پاک کی نسبت سے ہے ورنہ دیگر دلائل کی روشنی میں آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے پر سجدۂ تلاوت ادا کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے''

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۔ (تو کیا ہوا انہیں (کہ) ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔)

(ترجمہ کنز الایمان ۳۰ پ۔ الانشقاق آیت نمبر ۲۰۔۲۱)

(تفسیرِ خزائن العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے'' مراد اس سے (یعنی آیت پاک میں مذکور سجدے سے) سجدۂ تلاوت ہے۔

شانِ نزول :۔ جب'' سورۂ اِقراء'' میں'' وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (اور سجدہ کرو اور ہم سے

Marfat.com

قریب ہو جاؤ) نازل ہوا تو سید عالم ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا' مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا' ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ''کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔''

مسئلہ۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے' سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔''

دُرمختار میں ہے ''آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔ سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلکہ بلا قصد و ارادہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (سجدۂ تلاوت کے بالتفصیل مسائل جاننے کیلئے بہارِ شریعت کے چوتھے حصے کا مطالعہ فرمائیے۔)

﴿2﴾ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنوں کو ملاحظہ فرمانے کی قدرت عطا فرمائی تھی۔

﴿3﴾ غرور و تکبر کے باعث بعض اوقات انسان ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

مُحَاسَبَہ

(1) کیا آپ نے کبھی ''سورۂ والنجم'' کو سنّت کی نیت سے پڑھا؟

(2) کیا آپ آیتِ سجدہ سن کر سجدہ کرتے ہیں؟

(3) آپ بھی غرور و تکبر کی لعنت میں گرفتار تو نہیں؟

دعاء

اے مالک و مولیٰ عزوجل! ہمیں تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کے صدقے میں سنّت کی نیت سے سورۂ وَالنجم پڑھنے' آیتِ سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت ادا کرنے اور غرور و تکبر سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

Marfat.com

حدیثِ پاک نمبر {34}

''دعا کی قبولیت کا راز''

حضرت فُضالہ بن عُبید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، [1] کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر دعا کی ''الٰہی عزوجل! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما [2] ۔'' (یہ دعا سن کر) معلم اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے نمازی تو نے جلدی کی' جب تو نماز پڑھ کے بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد کر کہ جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ پھر اس کے بعد دعا مانگ۔'' [3]

پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر (فارغ ہوکر) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور رحمتِ کونین ﷺ پر دُرودِ پاک پڑھا [4] ،تو مدنی آقا ﷺ نے فرمایا ''اے نمازی! تُو دعا مانگ' قبول کی جائے گی۔'' [5] (ترمذی. ابوداؤد)

راوی

آپ صحابی و انصاری ہیں۔ کنیت ابومحمد ہے۔ آپ سب سے پہلے غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ غزوۂ خیبر میں بھی شرکت فرمائی۔ بیعتِ رضوان میں بھی موجود تھے۔ حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے دمشق کے قاضی مقرر ہوئے ۵۳ھ میں وہیں وفات پائی۔

{وضاحت}

[1] غالباً نماز ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی عزوجل کیلئے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو شرعی احکام سکھانے کے لیے۔

[2] یعنی نماز پڑھتے ہی بغیر حمد و صلوٰۃ کے۔

[3] تاکہ تیری دعا کو درجۂ قبولیت حاصل ہو جائے کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث پاک میں ہے کہ ''دعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس (دعا)

Marfat.com

میں سے کوئی بھی چیز (اوپر) بلند نہیں ہوتی حتیٰ کہ تم اپنے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجو'' (ترمذی)۔ (آپ کا یہ فرمان اپنی جانب سے نہیں بلکہ مدنی آقا ﷺ سے سن کر ہے کیونکہ اس قسم کی باتیں صرف رائے سے نہیں کی جاتیں)'' یہاں خطاب بظاہر ایک سے ہے لیکن حقیقت میں مخاطب پوری امت ہے۔''

۴ـ لیکن دعا نہ مانگی۔

5ـ کیونکہ حمد وصلوٰۃ کے ذریعے دعا کی مقبولیت کا سامان تو ہو چکا، اب دعا نہ مانگنا یا مانگنے میں دیر کرنا مناسب نہیں۔

نوٹ:۔

یہاں یہ بات بھی یادرکھئے کہ صرف ابتداء ہی درود پاک پڑھنا کافی نہیں بلکہ دعا کے اختتام پر بھی درود پاک پڑھنا چاہئے جیسا کہ دیگر احادیث سے ثابت ہے۔ مرقات میں ہے کہ ''حضرت سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو رحمت عالم ﷺ پر درود پاک سے ابتداء کر پھر جو کچھ چاہے مانگ، پھر ان پر درود پاک بھیجنے کے ساتھ ہی دعا کا اختتام کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم وفضل سے دونوں درودیں قبول فرمالے گا تو اسکی رحمت سے بعید ہے کہ ان دونوں کے درمیان والی چیز کو چھوڑ دے (چنانچہ ان کے صدقے دعا بھی مقبول ہو جائے گی۔)''

مدنی پھول

﴿1﴾ نماز کے بعد ذکر ودعا واصلاح وشرعی احکام سکھانے کی نیت سے کچھ دیر مسجد میں ٹھہرنا سنّت ہے۔

﴿2﴾ استاد وشیخ وعالم کیلئے بغرضِ اصلاح شاگرد یا مرید یا عوام الناس کے اعمال کا مشاہدہ کرتے رہنا سنّت ہے۔

﴿3﴾ کسی کی اصلاح کرنا، اسے اچھی بات بتانا، اچھا مشورہ دینا، دعا کی سنّتیں آدابِ سکھانا سنّت ہے۔

﴿4﴾ کسی ایک سے گفتگو کرتے ہوئے کثیر سے خطاب کی نیت کرنا سنّت ہے۔

Marfat.com

﴿5﴾ اول وآخر دُرودِ پاک کی برکت سے دعا مقبول ہو جاتی ہے۔

﴿6﴾ دُرودِ پاک نہ پڑھنے کی صورت میں دعا، زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

﴿7﴾ نماز کے بعد دعا مانگنا سنّتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ [1]

﴿8﴾ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد اور دُرودِ پاک پڑھنا سنتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔"

مُحَاسَبَہ

(1) کیا آپ نماز کے بعد ذکر و دعا و دینی باتیں سیکھنے سکھانے کیلئے کچھ دیر مسجد میں ٹھہرنے کے عادی ہیں؟

(2) کیا آپ اصلاح کی غرض سے دیگر مسلمان بھائیوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں؟ (اپنے اوپر بھی غور کرتے رہنا چاہیئے۔)

(3) کیا آپ نے کبھی حکمت کے ساتھ کسی مسلمان بھائی کی اصلاح کی؟ کسی کو سنت کی نیت سے اچھا دینی مشورہ دیا؟

(4) کیا آپ نے کسی کو سنّت کی نیت سے دعا کے آداب سکھائے؟

(5) کیا آپ نے کبھی کسی ایک مسلمان بھائی سے خطاب کے ذریعے کثیر سے مخاطب ہونے کی سنت پر بھی عمل کیا؟ (اساتذہ کرام اس سنت پر با آسانی عامل ہو سکتے ہیں۔)

(6) کیا آپ دعا کے اول و آخر حمد و صلوٰۃ کے پابند ہیں؟

دعاء

اے پاک پرْوَرْدگار عزوجل! ہمیں اہلِ بیت اطہار اور آلِ پاک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں نماز کے بعد مسجد میں کچھ دیر نیک مقاصد کیلئے بیٹھنے، مسلمان بھائیوں کی اصلاح

---

[1] قرآن پاک میں ہے کہ "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو۔ (ترجمہ کنزالایمان ۳۰ پ الم نشرح ۔ ۷)

Marfat.com

کرنے، اچھا مشورہ دینے، دعا کے آداب سکھانے اور دعا سے پہلے اور بعد میں حمد وصلوۃ پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {35}

”فرضوں کے بعد بغیر فاصلے کے نماز پڑھنا“

حضرت ازرق بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں ہمارے امام نے نماز پڑھائی جن کی کنیت [1] "ابو رِمْثَہ" [2] تھی، انہوں نے (یعنی ابو رِمثہ رضی اللہ عنہ نے) ارشاد فرمایا کہ ”میں نے یہی نماز یا اس کی مثل کوئی اور نماز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اگلی صف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے، [3] ایک شخص نماز کی پہلی تکبیر میں شامل ہوا تھا [4]، شفیعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمانے کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی کو دیکھا [5]، پھر آپ میری طرف پھرے تو وہ شخص کہ جس نے نماز کی پہلی تکبیر پائی تھی [6] نفل پڑھنے کھڑا ہو گیا [7]، تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیزی سے اٹھے اور اس کے کندھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا ”بیٹھ جا [8]! کیوں کہ اہلِ کتاب صرف اسی لئے ہلاک ہوئے کہ اُن کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ تھا۔ [9]“ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر فرمایا [10] ”اے ابنِ خطاب [11] (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ تمہیں درستگی پر قائم رکھے۔“ [12]

(ابو داؤد)

﴿ راوی ﴾

آپ تابعی ہیں بصرہ میں پیدا ہوئے، کوفہ میں قیام رہا۔ بہت عالم باعمل تھے۔ ۱۲۱ھ میں وفات پائی۔

{ وضاحت }

[1] کنیت وہ نام ہے جو کسی تعظیم یا علامت کیلئے بولا جائے" یا "وہ نام ہے جو باپ، ماں، بیٹا، بیٹی

Marfat.com

یا کسی اور چیز سے تعلق کی وجہ سے بولا جائے۔" یا "وہ نام ہے کہ جو "اب" "اُم" یا "بِنت" سے شروع کیا جائے۔"

۲؎ آپ صحابی رسول ﷺ ہیں، آپ نے تابعین کو نماز ظہر وغیرہ پڑھا کر یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ ہم نے ایک بار مدنی مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے یہی نماز یا کوئی دوسری نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی تو اس وقت یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

۳؎ اگلی صف میں سیدھی جانب کھڑے ہونے کی ایک وجہ تو فضیلت وانعام کے حصول کی نیت تھی (جیسا کہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے، یعنی کیا انعامات و برکات و درجات پوشیدہ ہیں) پھر (اگر) بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے (بخاری)" اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف کے سیدھی جانب والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابنِ ماجہ)" اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مدنی آقا ﷺ پہلی صف میں صرف ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کی اجازت مرحمت فرماتے کہ جو شرعی احکام کے زیادہ جاننے والے تھے تاکہ بوقتِ ضرورت اِمامت کے فرائض سرانجام دے سکیں (جیسا کہ "مسلم شریف" میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں "تم میں سے عقلمند (یعنی صاحبِ علم) لوگ (نمازِ باجماعت ادا کرتے وقت) میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔

۴؎ یعنی تکبیرِ تحریمہ میں مطلب یہ کہ وہ شروع ہی سے جماعت کے ساتھ تھا، بعد میں آکر شامل نہ ہوا تھا۔

۵؎ سیدھی جانب والوں نے دائیں رخسار کی الٹی جانب والوں نے بائیں رخسار کی۔ مطلب یہ کہ آپ نے دائیں بائیں سلام میں اتنا چہرۂ انور پھیرا کہ دونوں جانب والوں کو آپ کے رخسارِ مبارک کی زیارت نصیب ہوگئی۔

۶؎ دوبارہ یہ بات اس لئے دُہرائی تاکہ یاد رہے کہ وہ شخص شروع سے جماعت میں شامل تھا

Marfat.com

لہذا اب جو نماز پڑھنے کھڑا ہوا وہ اس کی بقیہ نماز نہ تھی بلکہ نئی نماز یعنی سنتِ مؤکدہ وغیرہ تھی۔

۷ یعنی دعا و ذکرِ الٰہی عزوجل کے بغیر ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

۸ یعنی جلدی نہ کرنا کہ مبلغِ اعظم ﷺ اور دیگر مسلمانوں کی طرح پہلے ذکر و دعا سے فارغ ہو اس کے بعد مزید نماز پڑھنا۔

۹ یعنی انہیں نمازوں کے درمیان ذکر و دعا کے ذریعے فاصلہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا چنانچہ اس بے عملی کے باعث قلبی سختی میں مبتلاء ہو گئے اور اس سنگ دلی نے انہیں بارگاہِ الٰہی عزوجل سے دور کر دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیگر احکام پر عمل کرنے میں بھی سستی کرنے لگے اور یوں ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

۱۰ کیونکہ ہمارے آقا ﷺ اپنی نگاہیں جھکا کر ہی رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً جب کسی سے کلام فرماتے۔

۱۱ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

۱۲ ''یعنی اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ درستگی کے راستے پر لے جائے اور درستگی کی بات ہی تیرے دل میں ڈالے۔'' یہ بات ارشاد فرمانے کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس فعل میں حق پر ہیں۔ یہ دعا رحمتِ عالم ﷺ نے آپ کے فعل سے خوش ہو کر ارشاد فرمائی۔'' آپ نے خود [illegible] تخصیص [illegible] تو یہی تھی کہ آپ کا چہرہ مبارک ذکر و اذکار کی جانب تھی'' یا پھر '' آپ نے اپنے غلاموں کو اصلاح کرنے کی سنت پر'' عمل کرنے کی سعادت عطا کرنا پسند فرمائی۔''

مدنی پھول

اس حدیث پاک سے یہ نورانی مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} کنیت رکھنا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔[1]

{2} پہلی صف میں داہنی جانب کھڑا ہونا افضل اور شیخین کریمین (یعنی حضرت ابو بکر

---

[1] یہ مدنی آقا ﷺ کی بھی سنت ہے آپ کی کنیت ''ابوالقاسم'' تھی۔ امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے اسی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے لئے ''ابو بلال'' کنیت منتخب فرمائی ہے محمد بلال قادری آپ کے چھوٹے صاحبزادے کا نامِ گرامی ہے۔

Marfat.com

صدیق اور عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی سنّت ہے۔ نیز نیک اعمال میں افضلیت کو اختیار کرنا بھی سنّتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔

{3} اِمامت کرنا مدنی آقا اور صحابہ کرام (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

{4} مقتدی بننا صحابہ و تابعین (رضی اللہ عنہم) کی سنّت ہے۔

{5} سلام میں اتنا چہرہ پھیرنا کہ پیچھے سے دیکھنے والے کو رخسار نظر آجائے سنّت ہے۔

{6} اِمام کیلئے سنّت ہے کہ نماز کے بعد دائیں یا بائیں پھر جائے۔

{7} بُرائی کو قدرت موجود ہونے پر ہاتھ و زبان سے دور کرنا سنّت ہے۔

{8} فرض و سنّت کے درمیان فاصِلہ نہ کرنا خلافِ سنّت اور پچھلی قوموں کی ہلاکت و بربادی کا ایک سبب ہے۔

{9} ضرورت کے علاوہ نگاہیں جھکا کر رکھنا سنّت ہے۔

{10} کسی کو اس کی کنیت کے ساتھ مخاطب کرنا بھی سنّت ہے۔

{11} اگر کوئی علمی و عملی لحاظ سے کم تر مسلمان بھائی کسی اپنے سے افضل مسلمان بھائی کی موجودگی میں کسی کی اصلاح کر دے تو افضل مسلمان بھائی کا اِس کا برا نہ ماننا بلکہ اِس سے خوش ہونا اور دعا دینا سنّت ہے۔

{12} اگر افضل کی توجہ کسی اور جانب ہو تو ان کی موجوگی میں کم تر مسلمان بھائی کسی غلطی کرنے والے کی اصلاح کر سکتا ہے۔ (ورنہ ادب یہی ہے کہ افضل کے سامنے کسی کو نصیحت کرنے میں جلدی نہ کی جائے' بلکہ ان کی طرف سے اصلاح فرمانے کا انتظار کیا جائے)۔''

{13} فرضوں کے بعد دعا یا ذکر کرنا سنّت ہے۔ چاہے مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

مُحاسَبہ

(1) کیا آپ نے اپنے لئے کسی کنیت کا انتخاب فرمایا؟

(2) کیا آپ پہلی صف میں دائیں جانب نماز ادا فرمانے کی سنّت پر عامل ہیں؟

Marfat.com

(3) کیا آپ نے کبھی امامت کرتے ہوئے سنت کی نیت کی نیز کسی کی اقتداء کرتے ہوئے صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کی سنت کی ادائیگی کی نیت دل میں حاضر کی؟

(4) کیا آپ سلام میں اپنا چہرہ دائیں بائیں اس حد تک پھیرتے ہیں کہ پیچھے والے کو آپ کا رخسار نظر آجائے؟

(5) کیا آپ نماز پڑھانے کے بعد دائیں یا بائیں پھرتے وقت سنت کی نیت حاضر رکھتے ہیں؟

(6) کبھی آپ نے بھی کسی برائی کو ہاتھ و زبان سے دور کیا؟

(7) کیا آپ فرائض کے بعد بغیر ذکر و دعا کے فوراً سنتیں شروع فرما دیتے ہیں؟ جماعت کے علاوہ اکیلے نماز پڑھتے ہوئے بھی اس کا خیال رکھتے ہیں؟

(8) کیا آپ ضرورت کے علاوہ نگاہیں نیچی رکھنے کے عادی ہیں؟

(9) کیا آپ نے سنت کی نیت سے کسی کو اس کی کنیت سے پکارنے کی سنت پر بھی عمل کیا؟

(10) اگر آپ کی موجودگی میں کوئی بظاہر کم تر مسلمان بھائی کسی کی اصلاح کی کوشش کرے تو آپ خوش ہو کر دعا دینے کی سنت پر عامل ہیں یا اسے اپنی بے عزتی تصور کر کے ناراض ہو جاتے ہیں؟

(11) آپ اخروی معاملات میں افضلیت کو اختیار کرتے ہیں یا معمولی نیکیوں پر راضی ہو جاتے ہیں؟

دعاء

اے پیارے پروردگار عزوجل! ہمیں غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے صدقے میں کوئی کنیت اختیار کرنے، پہلی صف میں سیدھی جانب کھڑے ہونے، سنت کی نیت سے امامت واقتداء کرنے، سنت کے مطابق سلام پھیرنے، برائی کو دور کرنے، فرائض

Marfat.com

کے بعد ذکر و دعا کرنے' نگاہیں اکثر نیچی رکھنے' کسی کو کنیت کے ذریعے پکارنے اور کسی کو اصلاح کرتے دیکھ کر خوش ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {36}

"جُمعہ کے دن کی فضیلت"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کوہ طور [1] کی طرف گیا تو حضرت کَعب اَحبار [2] رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا' انہوں نے مجھے توریت کی باتیں سنائیں [3] اور میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ۔ جو احادیث کریمہ میں نے انہیں سنائیں ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے [4]، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے' اسی میں زمین پر اتارے گئے' اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی' اسی میں ان کی وفات ہوئی، [5] اسی میں قیامت قائم ہوگی جن وانس کے علاوہ اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جو جمعہ کے دن سورج نکلنے تک قیامت کا ڈرتے ہوئے منتظر نہ ہو [6]، اس میں ہی ایک ساعت ایسی ہے کہ جسے انسان نماز پڑھتے ہوئے پاتا ہے (اگر) اس ساعت میں وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔" [7]

کعب احبار (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یہ ساعت ہر سال میں ایک بار آتی ہے۔ "میں نے کہا "نہیں! بلکہ ہر جمعہ میں۔" [8] (یہ سن کر) کعب احبار (رضی اللہ عنہ) نے توریت پڑھی تو کہا کہ "ہاں' رسولِ اکرم ﷺ نے سچ فرمایا۔" [9]

[10] حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا' اور انہیں کعب احبار (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھنے اور جمعہ سے متعلق جو بھی گفتگو ان سے ہوئی' اس کے بارے میں بتایا۔ پھر میں نے کہا کعب اَحبار (رضی اللہ عنہ) نے کہا تھا کہ

Marfat.com

''وہ ساعت ہر سال میں ایک بار ہے''؟ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کعب (رضی اللہ عنہ) نے غلط کہا۔[11] ''تب میں نے کہا'' پھر کعب (رضی اللہ عنہ) نے توریت پڑھی تو کہا تھا، ا (ہاں) بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔'' عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ''(ہاں اب) کعب (رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا''۔ پھر فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی ساعت ہے۔'' میں نے کہا وہ ساعت مجھے بھی بتا دیجئے اور بخل نہ فرمایئے[12]۔'' آپ نے فرمایا'' وہ جمعہ کے دن کے آخری گھڑی ہے۔[13] ''میں نے کہا وہ جمعہ کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان بندہ اسے نماز پڑھتے ہوئے پائے۔'' آپ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی جگہ نماز کے انتظار میں بیٹھے' وہ نماز پڑھنے تک نماز ہی میں ہے[14] ؟'' میں نے کہا'' ہاں کیوں نہیں۔ '' آپ نے فرمایا۔'' بس وہ یہی ہے۔''[15] (مؤطا امام مالک. ابو داؤد .ترمذی نسائی)

﴿ راوی ﴾

ان راوی رضی اللہ عنہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔

{ وضاحت }

[1] غالباً یہ وہی پہاڑ ہے کہ جہاں موسیٰ علیہ السلام اپنے رب عزوجل سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتے تھے۔

[2] آپ کا نام کعب بن ماتع اور کنیت ابو اسحٰق تھی۔ یہودیوں کے بہت بڑے اور مشہور عالم تھے۔ مدنی مصطفیٰ ﷺ کا زمانہ مبارکہ پایا مگر شرفِ ملاقات حاصل نہ کر سکے۔ عہدِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پر بیعتِ اسلام کا شرف حاصل کیا' لہٰذا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ خلافتِ عثمانی میں ۳۲ھ میں مقام حمص میں وفات پائی'' اَحبار حبر کی جمع ہے بمعنی یہود کا دانشمند۔

[3] یعنی وہ آیات کہ جن میں رحمتِ عالم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی تھی تا کہ اس

Marfat.com

سے ایمان ومحبتِ رسول ﷺ میں اضافہ ہو۔ حدیثِ پاک نمبر (۲۷) میں شفیع محشر ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو توریت پڑھنے سے منع فرمایا' اس سے توریت کی وہ آیات مراد تھیں کہ جن میں بیان کردہ احکام' ہمارے پیارے آقا ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے ٹکراتے ہوں یا پھر ان سے ہدایت حاصل کرنے کا قصد کیا جائے' کیونکہ اب ہدایت وفلاح صرف قرآن وحدیث میں منحصر ہے۔

۴؎ سوائے پیر کے۔ کیونکہ جمعہ کو جن انعامات وواقعات کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے ان میں سے کوئی بھی ولادتِ سید الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر نہیں۔ ''اگر فضیلت کی علت کو دیکھا جائے تو حدیثِ پاک سے پیر کے دن کا استثناء خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے۔'' مولانا حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قربان اے دوشنبے تجھ پر ہزار جمعے

وہ شرف تو نے پایا صبحِ شبِ ولادت (ذوقِ نعت)

نوٹ:۔ (دوشنبہ فارسی میں پیر کے دن کو کہتے ہیں)۔

۵؎ وفات کی وجہ سے جمعہ کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ موت مومن کے لئے تحفہ ہوتی ہے، کیونکہ یہ اللہ عزوجل سے وصل کا سبب اور دنیاوی مصیبتوں سے چھٹکارے کا وسیلہ ہے۔

۶؎ یعنی چونکہ قیامت جمعہ کے دن صبح اور طلوعِ آفتاب کے درمیانی وقفے میں قائم ہوگی۔ چنانچہ اس وقت میں ہر جانور قیامت کے انتظار میں خوفزدہ ہوتا ہے۔ غالباً اللہ تعالیٰ کی طرف سے الھام کے باعث جانوروں کو معلوم ہے کہ اسی دن اور اسی وقت میں قیامت قائم ہوگی اور اللہ عزوجل نے اس دن کی عظمت اور خوف بھی ان کے دلوں میں پیدا فرمادیا ہے' لیکن انسان وجن کی اکثریت اپنی غفلت کے باعث اس دن کی ہولناکی کو یاد کرنے سے دور ہے۔

۷؎ بشرطیکہ وہ دعا مکمل شرائط وآداب کے ساتھ ہو۔

۸؎ یعنی میں نے کعب احبار رضی اللہ عنہ کی تردید کی کہ وہ گھڑی سال میں ایک بار نہیں بلکہ ہر جمعہ

Marfat.com

میں آتی ہے۔

۹ یعنی توریت میں بھی مدنی آقا ﷺ کی اطلاع کے موافق ہی بات لکھی ہوئی تھی۔"

(یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ نے گزشتہ کتاب کی وہ خبر بیان فرمائی جو اہلِ کتاب کے بہت بڑے عالم پر بھی مخفی رہی تھی۔)

۱۰ آپ صحابی ہیں۔ اسلام سے قبل علمائے یہود میں سے تھے۔

۱۱ کیونکہ ابھی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے ادھوری بات بیان فرمائی تھی چنانچہ آپ نے تردید فرمائی۔ جب پوری بات سنی تو تصدیق کی۔

۱۲ کیونکہ علم چھپانا بغیر کسی عذر کے ممنوع ہے جیسا کہ رحمت کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہ بتائی تو بروزِ قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام چڑھا دی جائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۳ یعنی مغرب سے کچھ پہلے۔ جیسا کہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ ساعت جس کی جمعہ کے دن میں امید کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے آفتاب ڈوبتے تک ڈھونڈو۔ (ترمذی)

۱۴ یعنی حکمی طور پر وہ نماز ہی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے نماز کا سا ہی ثواب عطا کیا جائے گا۔ چونکہ مستحب یہی ہے کہ اذان سے کچھ پہلے ہی وضو وغیرہ کر کے نماز کے انتظار میں بیٹھ جایا جائے چنانچہ مدنی آقا ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

۱۵ یعنی معلم اعظم ﷺ کے فرمانِ عالیشان کا مطلب یہی ہے۔

مدنی پھول

(1) پچھلی کتابوں میں صرف مدنی آقا ﷺ کی تعریف وتوصیف پر مشتمل آیات پڑھنا سننا جائز ہے۔

(2) اہلِ علم کے پاس ملاقات وزیارت کیلئے جانا اور ان سے علمی مذاکرہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

Marfat.com

(3) جمعہ کا دن بقیہ دنوں سے افضل ہے سوائے پیر کے۔ کیونکہ پیر کو میلادِ مصطفیٰ ﷺ سے نسبت حاصل ہے۔

(4) جس دن میں خاص واقعات رونما ہوں اسے تا قیامت فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ (ولادتِ آقا ﷺ سے زیادہ اہم واقعہ کیا ہوسکتا ہے؟)

(5) جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی پیدائش، وفات، دنیا میں تشریف لانا، توبہ قبول ہونا وغیرہ اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے اور قیامت بھی اسی دن، صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب کے درمیان واقع ہوگی۔

(6) جانوروں کو بھی قِیامت کے وقوع کا دن اور وقت معلوم ہے۔ (جب جانوروں کو اللہ عزوجل کی عطا سے اتنی معلومات حاصل ہیں تو ''بالاتفاق تمام مخلوقات سے زیادہ علم رکھنے والے مدنی مصطفیٰ ﷺ کی علمی وسعت کا عالم کیا ہوگا؟)

(7) جانور بھی قِیامت کی ہولناکی سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (حالانکہ انہیں جہنم سے بے خوفی ہے)

(8) انسانوں اور جنوں کی اکثریت پر غفلت طاری ہے یہ سلسلہ یونہی قِیامت تک جاری رہے گا۔

(9) جمعہ کے دن نمازِ مغرب سے قبل وقت میں جو بھی دعا مانگی جائے، ان شاء اللہ (عزوجل) درجۂ مقبولیت حاصل کرے گی (بشرطیکہ مکمل آداب و شرائط کے ساتھ ہو۔)

(10) ایک عالم کے لئے دوسرے عالم کی علمی غلطی کی نشاندہی کرنا جائز ہے۔

(11) افضل اوقات کی جستجو رکھنا تاکہ بڑے بڑے اخروی فائدے کم وقت میں حاصل کئے جاسکیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(12) اپنے مسلمان بھائی کے اخروی فائدے کیلئے علمی دولت نہ چھپانا بھی اصحابِ کریمہ رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

(13) اگر کسی عالم کی بیان کردہ بات میں کسی قسم کا شبہ پیدا ہو جائے تو اس کے

Marfat.com

اِزالے کیلئے سوال کرنا جائز اور برا مانے بغیر نرمی سے دلیل کے ساتھ جواب دینا بھی سنّتِ صحابہ (رضی اللہ عنہم) ہے۔

(14) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کیلئے اتنا ہی ثواب ہے جتنا نماز پڑھنے کا۔

مُحاسَبَہ

﴿1﴾ کیا آپ نے اہلِ علم سے ملاقات و زیارت اور علمی مذاکرہ کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت کی نیت کی؟

﴿2﴾ کیا آپ قِیامت کی ہولناکی کو قصداً یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کے خوف میں اضافے کیلئے عملی کوشش کرتے رہتے ہیں؟

﴿3﴾ کیا آپ بھی فضیلت سے بھرپور اوقات کی تلاش وجستجو میں مشغول رہتے ہیں؟

﴿4﴾ کیا آپ نے بھی دعا کی مقبولیت کیلئے اپنی زندگی کے کسی جمعے میں غروبِ آفتاب سے کچھ پہلے دعا مانگنے کی سعادت حاصل کی؟

﴿5﴾ کیا آپ کو دعا کی سنتیں، آداب اور شرائط معلوم ہیں؟

﴿6﴾ آپ کسی غرضِ صحیح کے بغیر علمی بات دوسرے مسلمان بھائیوں سے چھپا کر اپنے آپ کو آخرت کے عذاب کیلئے تیار تو نہیں کر رہے؟

﴿7﴾ اگر آپ کی بیان کردہ علمی گفتگو پر کوئی اعتراض کر بیٹھے تو نرمی سے سمجھاتے ہیں یا سیخ پا ہو کر، اپنی بے عزتی محسوس کر کے، حقارت کے ساتھ جھاڑ پلا دیتے ہیں؟

﴿8﴾ کیا آپ کبھی کبھی نماز کے انتظار میں بیٹھ کر بھی نماز کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماتے ہیں؟

دعاء

اے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں علمی مذاکرے کرنے، قیامت کی تیاری کرنے، افضل اوقات کی جستجو کرنے، جمعہ کی فضیلت سے

Marfat.com

فائدہ اٹھانے، علمی دولت عام کرنے اور معترض کو نرمی سے جواب دینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیث پاک نمبر {37}

"تبلیغِ دین کیلئے وُفود کی تیاری"

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدُ الفطر اور عیدالضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تھے [1]، تو پہلی چیز جس سے ابتداء فرماتے وہ نماز ہوتی۔ فارغ ہو جانے کے بعد آپ صفوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے [2]، پھر انہیں نصیحت [3] اور وصیت [4] اور اَحکام ارشاد فرماتے، [5] اگر لشکر مرتب کرنے کا ارادہ ہوتا تو وہاں ہی چھانٹ لیتے [6]، یا کسی چیز کا حکم کرنا ہوتا تو حکم فرماتے [7]، پھر واپس تشریف لے آتے۔" [8] (متفق علیہ)

﴿ راوی ﴾

آپ کا اسمِ گرامی سعد ابن مالک (رضی اللہ عنہ) ہے۔ انصاری خُدری ہیں۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حافظ قرآن تھے۔ کثیر احادیث کے راوی ہیں ۷۴ھ میں وفات ہوئی۔ ۸۴ سال عمر پائی۔ جنت البقیع سے باہر، حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا کی قبر کے برابر آپ کی قبر شریف ہے۔

{ وضاحت }

[1] یہ مدینے شریف سے باہر تھی۔

[2] زمین پر خطبہ کیلئے۔

نوٹ:۔

یاد رکھئے کہ مدنی آقا ﷺ نے عید گاہ میں خطبہ عید ارشاد فرمانے کیلئے نہ تو کبھی عید گاہ میں کوئی منبر تعمیر فرمایا اور نہ ہی مسجدِ نبوی شریف سے اٹھا کر وہاں تک پہنچایا گیا بلکہ آپ

Marfat.com

زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ سب سے پہلے مروان بن حکم نے منبر پر عید کا خطبہ دیا۔ یہ ۲ھ میں یا غزوۂ خندق والے سال میں پیدا ہوا تھا' مدنی آقا ﷺ کی زیارت نہ کر سکا' چنانچہ صحابی نہیں' امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینے کا حاکم تھا۔ جب مسلمان کثیر ہو گئے تو منبر کو اختیار کیا گیا کیونکہ یہ تبلیغ کیلئے زیادہ معاون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ منبر کی ایجاد ''بدعتِ حَسَنہ'' ہے۔[1] چنانچہ اب منبر پر خطبہ دینے میں حرج نہیں۔

ردالمختار (فتاویٰ شامی) میں ہے ''عید گاہ میں نماز کیلئے جانا سنّتِ مبارکہ ہے اگر چہ مسجد میں گنجائش ہو اور عید گاہ میں منبر بنانے یا منبر ساتھ لے جانے میں حرج نہیں۔'' ضمناً عرض ہے کہ اگر منبر پر خطبہ دیں تو یہ بات یاد رکھئے کہ ''دوسرے خطبے کے بعد اور منبر سے اترنے سے پہلے ''۱۴ بار'' اللہ اکبر کہنا سنّت ہے۔ (عالمگیری)۔ لیکن علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ''عید گاہ میں زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا' منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے سے اولیٰ ہے۔''

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

۳؎ یعنی انہیں آخرت کے بارے میں تلقین فرماتے' چنانچہ کبھی تو بشارتیں ارشاد فرماتے' کبھی برے انجام سے خبردار فرماتے اور کبھی دنیا سے بے رغبتی کی نصیحت فرماتے'' اس کی وجہ یہ تھی کہ عموماً خوشیوں کے لمحات میں انسان پر غفلت طاری ہو جاتی ہے اور وہ اپنے رب قہار کی بے نیازی اور سخت گرفت کو بھول جاتا ہے جس کے باعث معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے' لہٰذا ایسے موقع پر آخرت اور اللہ تعالیٰ کا خوف یاد دلانا بہت ضروری اور مفید ہے۔

نوٹ :-

فی زمانہ ''غیر مسلموں سے متاثر شدہ'' ہمارے اس معاشرے میں بھی عیدین کے موقع پر مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا بازار خوب گرم ہوتا ہے لہٰذا علماء کو چاہئے کہ عید کی نماز سے پہلے بیان میں

---

[1] :- ہر وہ اچھا کام جو مدنی آقا ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بعد ایجاد ہوا اور قرآن و حدیث میں اس کی ممانعت بھی نہیں' بدعتِ حسنہ ہے۔

Marfat.com

پر اثر طریقے سے لوگوں کو گناہوں سے بچنے اور ان دنوں کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارنے کیلئے تلقین ارشاد فرمائیں، ہوسکتا ہے کہ آپ کے پرخلوص طریقے سے سمجھانے کی برکت سے کسی مسلمان بھائی کا دل چوٹ کھا جائے اور وہ شیطان کی اطاعت سے منہ موڑ لے۔"......ویسے بھی یقیناً ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ ونصیحت فرمانا ہماری ہی تعلیم کیلئے تھا، ورنہ وہ نفوسِ قدسیہ تو گناہوں سے محفوظ و مامون تھے۔

۴ یعنی عیدُ الفطر میں فطرہ وغیرہ کے اور عیدُ الاضحیٰ میں قربانی وغیرہ کے۔

۵ دین کی تبلیغ وترقی کیلئے۔

۶ کیونکہ اس موقع پر کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تھے، لہذا لشکر ووفود مرتب کرنے میں آسانی رہتی تھی۔

۷ یعنی ان وُفود ولشکر کے بارے میں۔ ۸ یعنی گھر کی طرف۔

مدنی پھول

اس روایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ عید کی نماز، عید گاہ میں بھی ادا کرنا سنّت ہے۔ (مسجد میں بھی عید کی نماز ادا فرمانا ثابت ہے۔)

﴿2﴾ عید میں نماز پہلے ہے، خطبہ بعد میں (عید میں دو خطبے ہیں۔ اوّل سے پہلے نو بار اور دوسرے سے پہلے سات بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔)

﴿3﴾ عید گاہ میں خطبہ، زمین پر کھڑے ہو کر پڑھنا سنّت ہے۔

﴿4﴾ خطبہ پڑھتے وقت، نمازیوں کی طرف رخ کرنا سنّت ہے۔

﴿5﴾ خطبہ میں (فی زمانہ نماز سے پہلے بیان میں بھی) عیدالفطر وعیدُ الاضحیٰ کے احکام کے ساتھ ساتھ غفلت سے جگانے اور معصیت سے بچانے کیلئے بشارتیں اور وعیدیں بیان کرنا بھی سنّت ہے۔

Marfat.com

﴿6﴾ کثیر مسلمان بھائیوں کے ایک مقام پر جمع ہو جانے کی صورت میں دین کی تبلیغ واشاعت وتقویت وترقی کیلئے وُفود ولشکر مرتب کرنا سنّتِ سرکار ﷺ ہے اور ان وفود میں شرکت کرنا جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے۔

﴿7﴾ عید کی نماز پڑھانا سنّت ہے۔

مُحاسَبَہ

(1) کیا کبھی آپ نے بھی عید کی نماز سنّت کی نیت سے عید گاہ میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی؟

(2) آپ بھی نمازِ عید سے پہلے بیان میں لوگوں کو فکرِ آخرت کی طرف متوجہ فرماتے ہیں یا..........؟

(3) کیا آپ نے بھی کبھی دین کی تقویت وترقی کیلئے روانہ ہونے والے وفود میں شرکت فرمائی؟

(4) کیا آپ نے بھی کبھی سنّت کی نیت سے عید کی نماز پڑھائی؟

دعاء

اے ربِ غفار! ہمیں خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں عید گاہ میں بھی نمازِ عید ادا کرنے، عید سے پہلے سنّت کے مطابق بیان کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {38}

"نماز میں کَلام"

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی تو میں نے یَرحَمُکَ اللہ [1] (یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اس پر) کہا، لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا [2]، میں

Marfat.com

نے کہا ہائے میری ماں کا رونا [3] تمہیں کیا ہوا کہ مجھے دیکھتے ہو؟'' (یہ سن کر) وہ لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے [4]، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کررہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو میرے ماں باپ ان پر قربان کہ ''میں نے ایسا اچھا سکھانے والا معلم نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ خُدا عزوجل کی قسم! نہ مجھے ڈانٹا' نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا (بلکہ) ارشاد فرمایا کہ ''ان نمازوں میں انسانی کلام کرنا مناسب نہیں۔ ان میں تو صرف تسبیح' تکبیر اور تلاوتِ قرآن ہے۔ [5]'' یا جیسا مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔'' [6]

میں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے، [7] اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام عطا فرمایا بے شک ہم میں سے بعض کاہنوں کے پاس جاتے ہیں [8]؟'' فرمایا ''تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ [9]'' میں نے عرض کی ''ہم میں سے بعض پرندے اڑاتے ہیں؟ [10]'' فرمایا ''یہ ایسی بات ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں' انہیں یہ عمل کاموں سے نہ روکے۔ [11]'' پھر میں نے عرض کی ''ہم میں سے بعض لکیریں کھینچتے ہیں؟ [12] '' فرمایا ایک پیغمبر علیہ السلام [13] (ایسی لکیریں) کھینچتے تھے' جس کی لکیر ان کے موافق ہوگی' تو درست ہے۔ [14]'' (مسلم)

راوی

آپ قبیلہ سلیم سے تعلق رکھتے تھے' مدینہ منورہ میں قیام رہا چنانچہ اہلِ مدینہ میں سے شمار کئے جاتے ہیں' کہا جاتا ہے کہ آپ سے صرف یہی ایک حدیثِ پاک مروی ہے ۱۷ھ میں وصال شریف ہوا۔

وضاحت

[1] سنت یہ ہے کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے اور سننے والے پر واجب ہے کہ جواب میں اتنی

آواز سے یرحمک اللہ کہے کہ چھینکنے والے کو سن جائے' ابتداء نماز میں سلام وکلام سب جائز تھا لیکن جب آیاتِ پاک ''وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْن (اور کھڑے ہو اللہ (عزوجل) کے حضور ادب سے) (ترجمہ کنزالایمان ۲پ۔البقرہ۔ ۲۳۸)' نازل ہوئی تو سلام وکلام سب ممنوع ہوگیا۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چونکہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے چنانچہ اس مسئلے سے ناواقف تھے اسی لئے چھینکنے والے کو جواب دے دیا۔(غالباً چھینکنے والے نے الحمد اللہ عزوجل اتنی آواز سے کہا ہوگا جو آپ نے سن لیا تھا۔ چونکہ خود چھینکنے پر الحمد اللہ عزوجل کہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی لہذا ان صحابی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کچھ نہ کہا۔)

۲ یعنی مسائلِ نماز سے واقف دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں تیز نظروں سے گھور کر خاموش کروانے کی کوشش کی۔

۳ یعنی اپنا ہاتھ اپنی اپنی ران پر ایک مرتبہ مارا تا کہ مجھے خاموش کر سکیں۔'' کیونکہ اگر دونوں ہاتھ مارتے یا ایک ہاتھ لگا تار تین مرتبہ مارتے تو ان کی نمازیں فاسد ہو جاتیں۔اس لئے کہ یہ عملِ کثیر ہے اور عملِ کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(یعنی ٹوٹ جاتی ہے)۔جبکہ صرف ایک بار ران پر ہاتھ مارنا عملِ قلیل ہے۔اور عملِ قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔یہ بلاضرورت مکروہ اور ضرورتاً جائز ہے۔(عملِ کثیر یہ ہے کہ نمازی کوئی ایسا فعل کرے کہ جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ گمان کرے کہ یہ نماز میں نہیں۔'' اور عملِ قلیل یہ ہے کہ نمازی کوئی ایسا فعل کرے کہ دیکھنے والا شک میں پڑ جائے کہ یہ نماز میں ہے یا نہیں۔(دُرِّ مختار)

۴ یعنی تمہارا چھینک کا جواب دینا انسانی کلام ہے جس کی وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔نماز میں صرف مذکورہ چیزیں جائز ہیں۔

۵ یہ راوی کو شک ہے کہ مذکورہ الفاظ ہی ارشاد فرمائے تھے یا ان کی مثل کچھ اور الفاظ تھے'' (بہرحال مفہوم یہی تھا جو بیان ہوا۔)

۶ یہ اپنی غلطی کیلئے عذر بیان فرمایا۔

Marfat.com

۷ رحمتِ عالم ﷺ کی نرمی و شفقت نے آپ میں مزید ہمت پیدا فرما دی چنانچہ آپ سوالات کرنا شروع ہو گئے۔ کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو جنّات و شیاطین سے مناسبت و تعلق قائم کر لیتے تھے پھر وہ شیاطین و جن انہیں جھوٹی سچی پوشیدہ باتیں بتاتے جس کی بناء پر یہ لوگ غیب جاننے کا دعویٰ کر کے لوگوں کو مستقبل کی خبریں سناتے۔ ۱

۸ کیونکہ ان کے پاس جانا گناہ وحرام ہے۔ ۲

۹ یعنی ہم میں سے بعض بدفالی اور بدشگونی کے قائل ہیں چنانچہ ہم کام سے پہلے پرندے اڑاتے ہیں اگر پرندہ سیدھی جانب اڑ جائے تو یہ کام میں کامیابی کی علامت سمجھی جاتی ہے اور اگر بائیں طرف اڑے تو سمجھتے ہیں کہ ناکامی ہوگی اور اگر سیدھا اڑے تو کام میں دیر کی علامت متصور ہوتی ہے۔

۱۰ یعنی یہ وہم وسوسہ ہے جو ان کے دلوں میں آتا ہے چنانچہ چاہیئے کہ بدفالی کا گمان کر کے ان کاموں سے نہ رکیں کیونکہ تمام کام اللہ عزوجل کی قدرت کے تحت ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اس وسوسے کو دور کریں اور جو کام کرنا ہے کر گزریں۔

۱۱ لکیر کھینچنے سے مراد علم رَمل ہے اس میں لکیروں کے ذریعے غیبی خبریں معلوم کی جاتی ہیں۔

۱۲ ان پیغمبر علیہ السلام سے مراد یا تو حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ یا حضرت دانیال علیہ السلام۔ لکیروں کے ذریعے غیبی چیزیں معلوم کرنا آپ کا معجزہ تھا۔

۱۳ یہ اصل میں ممانعت ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ کسی کی لکیر ان کی لکیر کے موافق نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کا لکیر سے غیبی چیز معلوم کرنا معجزہ تھا اور غیر نبی سے معجزہ ظاہر ہونا محال ہے اور پھر یہ بھی کہ

---

۱ : آجکل بھی چند لوگوں نے اسی قسم کے دعوے کر کے لوگوں کی جیبیں خالی کروانے کا دھندا خوب دیدہ دلیری کے ساتھ شروع کیا ہوا ہے۔ ان کے پاس جانے سے پرہیز کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے

۲ :۔ ان کے بارے میں تحقیقی فتویٰ رہنمائے کامل نمبر ا میں ملاحظہ فرمایئے۔ یہ رسالہ مکتبۂ اعلیٰ حضرت سے حاصل فرمائیں۔ (ادارہ)

Marfat.com

ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہمارا خط ان کے مطابق ہو چکا ہے؟ کیونکہ اس کے لئے ہمارے پاس کوئی ذریعہ وعلم موجود نہیں۔ چنانچہ جب کسی لکیر کی ان کی لکیر کے ساتھ مطابقت کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی تو غیبی باتیں جاننے کیلئے لکیریں کھینچنا بھی ممنوع ہوگا۔'' مبلغِ اعظم ﷺ نے اس بارے میں پہلی دو باتوں کی طرح واضح طور پر اس لئے ممانعت نہ فرمائی کہ اس عمل کو اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر علیہ السلام سے نسبت حاصل تھی چنانچہ احترامِ نبوت میں امت کی تعلیم کیلئے صراحۃً نفی نہ فرمائی۔

مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے یہ مہکے مہکے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) مقتدی ہونا صحابہ کرام کی اور اِمامت فرمانا سلطانِ مدینہ ﷺ کی سنّتِ کریمہ ہے۔

(2) حالتِ نماز میں چھینک آنے پر الحمد للہ (عزوجل) کہہ لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور اگر الحمد للہ (عزوجل) کہہ لیا تو بھی حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔''

(3) نماز میں انسانی کلام ممنوع ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(4) نماز میں ضرورۃً کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا جائز ہے۔ (بلاضرورت مکروہِ تنزیہی ہے)

(5) دورانِ نماز کسی ایسے فعل سے اصلاح کرنا جائز ہے کہ جو نماز کے فاسد ہونے کا سبب نہ بنے۔

(6) محاورات کا استعمال صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت ہے۔

(7) ضرورۃً نماز میں عملِ قلیل جائز ہے۔

(8) نومسلم اگر مسائل سے ناواقفی کی بناء پر کوئی غلطی کرے تو اسے معذور تصور کیا جائے گا بشرطیکہ وہ مسائل سیکھنے کیلئے رات دن کوشش کر رہا ہو۔ (لیکن اگر بالکل ہی کوشش نہ کرے یا کوئی شخص ابتداء سے ہی مسلمان ہو اور سستی کی بناء پر مسائل نہ سیکھے تو ان کے لئے جہالت عذر

Marfat.com

نہیں۔کم علمی کی بناء پر جتنی خطائیں سرزد ہوں گی' آخرت میں ان سب پر گرفت ہوگی۔)

(9) غلطی کرنے والے مسلمان بھائی کو نرمی و شفقت سے سمجھانا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔خصوصاً مسائل سے ناواقف مسلمان بھائی کو۔

(10) حدیثِ پاک کے بیان کے بعد احتیاطاً ''او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)'' کہہ دینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

(11) استاد یا شیخ یا عالم دین سے دینی مسائل دریافت کرنا سنّتِ اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم ہے۔

(12) آئندہ کے حالات و واقعات سے آگاہ کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کے پاس اسی مقصد کے لئے جانا ممنوع اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔

(13) بدفالی و بدشگونی کا قائل ہونا ممنوع ہے۔

نوٹ:۔

☆فی زمانہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی کثیر تعداد موجود ہے جو مختلف چیزوں کی وجہ سے بدشگونی کے عادی ہیں مثلاً بعض کہتے ہیں کہ اگر کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو نقصان ہوگا'' بعض اس بات کے قائل ہیں کہ اگر گھر میں خالی قینچی چلائی جائے تو لڑائی ہو جاتی ہے'' وغیرہ۔خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں'' ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں' اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے' لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز (یعنی پرہیز) کرتے ہیں خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ (۱۳) تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو'' تیرہ تیزی'' کہتے ہیں یہ سب'' جہالت'' کی باتیں ہیں حدیثِ پاک میں فرمایا ''**لَا صَفَرَ**'' صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔'' اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ بھی ''غلط'' ہے۔'' اور ہر ماہ میں

Marfat.com

۳۔۱۳۔۲۳۔۸۔۱۸۔۲۸ کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لغویات (یعنی بے ہودہ باتیں) ہیں'' قمر در عقرب یعنی چاند جب برجِ عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو برا جانتے ہیں اور نجومی اسے منحوس بتاتے ہیں اور جب بُرجِ اسد[1] میں ہوتا ہے تو کپڑے قطع کروانے اور سلوانے کو برا سمجھتے ہیں' ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے یہ باتیں ''خلافِ شرع'' اور ''نجومیوں کے ڈھکو سلے (یعنی فریب ودھوکے) ہیں۔'' نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوگا تو فلاں بات ہوگی یہ بھی ''خلافِ شرع'' ہے۔ (بہارِ شریعت۔ سولہواں حصہ)

☆ یاد رکھئے کہ ''نیک شگونی'' کا قائل ہونا جائز اور مدنی آقا ﷺ کی سنّت ہے جیسا کہ مدارج النبوت وغیرہ ''سیرتِ پاک کی کتابوں میں ہجرت کا یہ واقعہ درج ہے کہ ''جب رحمتِ عالم ﷺ سے ہجرت فرما کر مدینے کے قریب پہنچے تو ''بریدہ اسلمی'' اپنے ۷۰ ساتھیوں کے ساتھ حصولِ انعام کی امید پر شہنشاہِ دوعالم ﷺ کو گرفتار کرنے کیلئے حاضر ہوا۔ مدنی آقا ﷺ نے پوچھا تو کون ہے؟'' عرض کی میں بریدہ ہوں۔ یہ سن کر آپ نے نیک شگون لیتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ہمارا کام خوش وخنک (یعنی ٹھنڈا) اور درست ہوگیا۔ (یہ اس لئے فرمایا کہ ''لفظ بریدہ'' میں ٹھنڈک والے معنی پائے جاتے ہیں) پھر پوچھا تو کس قبیلے سے ہے؟'' عرض کی بنو اسلم سے۔'' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''ہمارے لئے خیر وسلامتی ہے۔ (کیونکہ ''لفظ اسلم'' میں سلامتی والے معنی موجود ہیں)۔ پھر پوچھا ''کون سے بنو اسلم سے؟'' عرض کی بنو سَہم سے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا ''تو نے (اسلام سے) اپنا حصّہ پالیا۔'' (کیونکہ سَھم کا مطلب ''حصّہ'' ہے)۔ بعد میں بریدہ نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ''میں اللہ عزوجل کا رسول محمد بن عبداللہ (ﷺ) ہوں۔'' نامِ پاک سنتے ہی بریدہ اپنے ۷۰ ساتھیوں سمیت اسلام لے آئے)

---

[1]:۔ یعنی ستارے کا مقام۔ آسمانی برج ''۱۲'' ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) حَمَل (۲) ثَور (۳) جَوزا (٤) سَرطَان (٥) اَسَد (٦) سُنبُلَه (۷) مِیزَان (۸) عَقرَب (۹) قَوس (۱۰) جَدی (۱۱) دَلو (۱۲) حُوت)

Marfat.com

(14) کسی کی دینی الجھن دور کرنا مدنی آقا ﷺ کی سنّت ہے۔

(15) عملِ رَمل بھی ممنوع ہے۔

(16) انبیاء علیہم السلام کی طرف کسی چیز کی نسبت کرتے ہوئے ادب ملحوظ رکھنا سنّت ہے۔

(17) معلم اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے حد وسیع علم عطا فرمایا یہی وجہ ہے کہ آپ سے جب بھی جس نے بھی جس بھی چیز کے بارے میں سوال پوچھا آپ نے کامل طریقہ سے اسے علمی دولت سے سیراب فرمایا۔ مولانا امجد علی خاں رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت حصّہ اول میں عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''حضور (ﷺ) افضلِ جمیع مخلوقِ الٰہی (عزوجل) (یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے سب سے افضل) ہیں کہ اوروں (یعنی دوسروں) کو فرداً فرداً (یعنی علیحدہ علیحدہ) جو کمالات عطا ہوئے، حضور (ﷺ) میں وہ سب جمع کر دئے گئے اور ان کے علاوہ حضور (ﷺ) کو وہ کمالات سے ملے جن میں کسی کا حصّہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور (ﷺ) کے طفیل میں بلکہ آپ کے دستِ اقدس سے ملا، بلکہ کمال اس لئے کمال ہوا کہ آپ کی صفت ہے اور آپ اپنے رب (عزوجل) کے کرم سے اپنے نفسِ ذات میں کامل واکمل ہیں۔ آپ کا کمال کسی وصف سے نہیں (یعنی آپ کا باکمال ہونا کسی وصف کا محتاج نہیں) بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل و مکمل ہو گیا کہ جس میں بھی پایا جائے اسے بھی کامل بنا دے۔''

مُحاسَبہ

﴿1﴾ کیا آپ نے کسی کی اقتداء کرتے ہوئے سنّت کی نیت کی؟

﴿2﴾ آپ نماز میں عملِ کثیر کے عادی تو نہیں؟

نوٹ:۔ اس مسئلے پر خوب غور کیجئے۔

مسئلہ:۔ ایک رکن (یعنی قیام یا رکوع یا سجود وغیرہ) میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی اس طرح کہ ایک مرتبہ کھجا کر ہاتھ بدن سے اٹھالیا، پھر دوبارہ کھجایا پھر بدن سے اٹھالیا اور پھر تیسری مرتبہ کھجایا اور پھر بدن سے

Marfat.com

ہٹالیا۔(عالمگیری)

﴿3﴾ کیا آپ سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے روزمرہ گفتگو میں محاورات کا استعمال فرماتے ہیں؟

﴿4﴾ کسی مسلمان بھائی کو سمجھاتے ہوئے نرمی وشفقت سے سمجھاتے ہیں یا سختی اور جھڑکنے کے ساتھ سمجھانے کی کوشش میں دل آزاری جیسے گناہ کے مُرتَکِب ہوجاتے ہیں؟

﴿5﴾ کیا آپ حدیثِ رسول ﷺ بیان فرمانے کے بعد احتیاطاً کبھی کبھی ''او کما قال رسول اللہ ﷺ'' کہنے کا خیال رکھتے ہیں؟

﴿6﴾ کیا آپ سنی سنائی باتوں پر عمل کرتے ہیں یا ہر وضاحت طلب اور غیر مستند بات کیلئے اہلِ علم مسلمان بھائیوں سے رُجوع فرماتے ہیں؟

﴿7﴾ کیا آپ بھی خوشدلی کے ساتھ مسلمان بھائیوں کی دینی الجھنیں دور کرنے کے عادی ہیں؟

﴿8﴾ کیا آپ بھی کاہنوں، نجومیوں سے غیبی باتیں (مثلاً مستقبل کے حالات وغیرہ) معلوم کرکے گناہ گار تو نہیں ہوتے؟

﴿9﴾ آپ مختلف چیزوں سے بدفالی اور بدشگونی کے قائل تو نہیں؟

﴿10﴾ کیا آپ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے اور ان کی جانب منسوب چیزوں کو بیان کرتے ہوئے آداب کا خیال رکھتے ہیں؟

﴿11﴾ کیا آپ کو معلوم ہے کہ نماز کن کن چیزوں سے فاسد ہوجاتی ہے؟ (اس کے لئے بہارِ شریعت (تیسرا حصّہ) کا مطالعہ فرمائیے)

دعاء

اے ربِّ انبیاء علیہم السلام! ہمیں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ جلیلہ سے اقتداء کرتے ہوئے سنّت کی نیت حاضر رکھنے، نماز کے مسائل سیکھنے، کبھی کبھی محاورات کا

Marfat.com

استعمال کرنے' نرمی وشفقت سے اصلاح کرنے' حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد کبھی کبھی
او کما قال رسول اللہ ﷺ کہنے' نجومیوں سے دور رہنے اور بدفالی وبدشگونی کا قائل نہ
ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

حدیثِ پاک نمبر {39}

"اَولاد کی تَربِیَت"

حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کو
یہ کہتے سنا' "اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے جنت کی سیدھی جانب سفید محل کا سُوال کرتا
ہوں۔" (یہ سنکر) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے ! اللہ تعالیٰ سے جنت طلب
کر اور اس سے دوزخ سے پناہ مانگ [1]، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ عنقریب اس امت [2] میں ایک قوم ہوگی جو وضو و دعا میں حد سے بڑھے گی۔" [3]

(ابو دائود. ابنِ ماجہ)

﴿ راوی ﴾

آپ مشہور صحابی ہیں۔ قبیلہ مزنیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت رضوان میں حاضر
تھے۔ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے۔ عہدِ فاروقی میں لوگوں کو علم سکھانے کی غرض سے
آپ کو بصرہ بھیجا گیا ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔

{ وضاحت }

۱۔ جنت کے حصول کیلئے دعا میں سیدھی جانب کی اور محل کیلئے سفید ہونے کی قید لگانا زائد اور
لغو کام تھا' چنانچہ آپ نے صاحبزادے کو بے فائدہ تکلف اور ضرورت سے زیادہ گفتگو کرنے سے
منع فرمایا اور مختصر و جامع دعا تلقین فرمائی۔

۲۔ یعنی مسلمانوں میں۔

۳۔ وُضو میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ اَعضاء کو تین بار سے زیادہ دھویا جائے' پانی میں اِسراف کیا

Marfat.com

جائے حتیٰ کہ وسوسے کی حد تک مبالغہ کیا جائے یا اَعضاءِ وُضوکوان کی حدود سے زیادہ دھونا کہ پیر گھٹنوں تک اور ہاتھ بغل تک بغیر حسنِ نیت کے دھوئے جائیں۔'' اور دعا میں حد سے بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ چیز کو کسی خاص وصف و خوبی کے ساتھ مخصوص کر کے طلب کیا جائے جیسا کہ صاحبزادے نے جنّت کی سیدھی جانب اور محل کے سفید ہونے کا مطالبہ کیا۔'' یا پھر کسی شے کو معین کر کے اسی کے بارے میں سُوال میں مبالغہ کیا جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دعا کرنے والے کے مقدر میں اس کا غیر لکھا ہو۔'' یا پھر اِفراط وتفریط (یعنی کمی زیادتی) کی طرف مائل ہو جائے۔'' یا پھر امکان وعادت سے خارج چیز کے حصول کی دعا کے سبب دائرہ ادب سے باہر نکل جایا جائے مثلاً کوئی یہ دعا کرے کہ میرا تمام گھر سونے کا بنا دے (یہ عادت سے خارج ہے) یا یوں دعا کی کہ (معاذ اللہ) مجھے انبیاء علیھم السلام جیسا درجہ عطا فرما۔ (یہ اِمکان سے خارج ہے یعنی ایسا ممکن ہی نہیں۔)

نوٹ:۔

یاد رکھئے کہ دُرِمختار میں ہے کہ ''محالاتِ عادیہ اور محالاتِ شرعیہ کی دعا ''حرام'' ہے۔'' (محالاتِ عادیہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کا حُصول عادۃً محال ہو۔'' اور محالاتِ شرعیہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کا حصول شرعاً محال ہو۔)

مدنی پھول

مندرجہ بالا روایت سے درج ذیل قیمتی مدنی پھول حاصل ہوئے۔

(1) آپ کے صاحبزادے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اخروی نعمت کا سوال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ان کے دل ودماغ پر دنیا کے مقابلے میں آخرت کی محبت کا غلبہ تھا ورنہ شائد دنیا کی کسی نعمت کے بارے میں عرض گزار ہوتے اور اس میں یقیناً حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی طرف سے دی گئی دینی واَخلاقی تربیت کا بہت بڑا کردار ہے۔ جیسا کہ کچھ ہی آگے ایک سادہ لیکن جامع دعا تلقین فرمانے سے بخوبی ظاہر ہے۔ (ہمارے بزرگانِ دین رضی اللہ عنھم کی ہمیشہ سے یہی عادت رہی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی ظاہری وباطنی تربیت پر گہری نگاہ رکھا کرتے تھے

Marfat.com

کیونکہ ان کے پیشِ نظر ہر وقت وہ آیاتِ مُبارَکہ اور اَحادیثِ کریمہ رہا کرتی تھیں کہ جس میں اولاد کی اَخلاقی ودینی تربیت کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے ''**یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ** ۔اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان ۲۸ پ۔ التحریم۔۶)'' خود کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری اختیار کی جائے' عبادات ادا کر کے گناہوں سے بچا جائے اور گھر والوں کو نیکی کا حکم دیا جائے' گناہوں سے روکا جائے اور انہیں علم اور ادب سکھایا جائے۔'' اور مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کا اِکرام کرو اور انہیں آداب سکھاؤ۔ (ابنِ ماجہ) اور ارشاد فرمایا کہ باپ کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔ (ترمذی)

لیکن افسوس کہ اب ان بزرگانِ دین کے طریقوں پر چلنے اور قرآن وحدیث میں موجودہ اَحکام کی فرمانبرداری کرنے کیلئے ہمارے مسلمان بھائی بالکل تیار نظر نہیں آتے۔ جس کا نتیجہ معاشرے کی بگڑی ہوئی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ المیہ تو یہ ہے کہ عوام تو عوام' خواص بھی اس مصیبت میں مکمل طور پر گرفتار نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواص کے صاحبزادگان کی اکثریت بے عملی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی نافرمانی میں مبتلا نظر آتی ہے۔ لیکن اب بھی بہت سے ایسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے محبوب بندے موجود ہیں کہ جو اپنی اولاد کی آخرت کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے اور اس کی بہتری کیلئے عملی کوششیں کرنے میں ہمہ وقت مصروف نظر آتے ہیں۔ الحمد للہ (عزوجل) ان ہی نفوسِ قدسیہ میں سے ایک شخصیت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی بھی ہے آپ اپنے صاحبزادگان کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے دونوں صاحبزادے سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتے ہیں۔ اسی ضمن میں دو واقعے جو اس وقت ذہن میں حاضر ہیں پیشِ خدمت ہیں۔

Marfat.com

(i) یہ تقریباً سات یا آٹھ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ سابقہ کتاب گھر (جہاں حضرت صاحب موجودہ گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے مطالعہ وغیرہ فرمایا کرتے تھے) میں آپ کے بڑے صاحبزادے ''ابنِ عطّار احمد رضا قادری'' سوئے ہوئے تھے سحری کا وقت تھا۔ (رمضان المبارک کا مہینہ نہیں تھا) راقم الحروف بھی وہاں حاضر تھا آپ نے بغرض ادائیگیٔ تہجد مدنی منے کو شفقت سے اٹھانا شروع فرمایا (اس وقت صاحبزادے کی عمر شریف تقریباً ۸ یا ۹ سال ہوگی) غلبۂ نیند کی وجہ سے مدنی منّے نے اٹھنے میں مزاحمت فرمائی، آپ نے انہیں گود میں اٹھالیا اور صحن میں لے آئے، چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا، آپ نے مدنی منّے کو اس کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے پوچھا ''چاند اس وقت کیا چوم رہا ہے؟'' متوجہ فرمانے اور سوال کرنے کی وجہ سے مدنی منے کی نیند کافی حد تک دور ہو چکی تھی، جواب دیا ''سبز سبز گنبد'' (یقیناً جو چاند ہمیں نظر آرہا ہے وہی اس وقت پوری کائنات کے ہر مقدس مقام کو اپنی کرنوں کے ذریعے چومنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)۔ اتنی دیر میں غلبہ نیند بے حد کم ہو چکا تھا، آپ نے انہیں وضوخانے پر بٹھادیا۔ مدنی منّے نے وضو فرمایا اور نماز تہجد میں مشغول ہوگیا۔ سبحان اللہ۔

(ii) ایک مرتبہ آپ فیضانِ مدینہ سے پیدل (موجودہ) گھر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے، چھوٹے صاحبزادے محمد بلال قادری بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ راقم الحروف کو بھی شرفِ حاضری حاصل تھا، فٹ پاتھ پر چلتے چلتے آپ اور مدنی منّے کے درمیان ایک لوہے کا پائپ آگیا جس پر ایک سائن بورڈ لگا ہوا تھا، جب آپ اس پائپ سے آگے بڑھے تو مدنی منے نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ جواب دے کر مسکرائے اور مجھ سے دریافت فرمایا ''معلوم ہے کہ بلال نے سلام کیوں کیا ہے؟'' راقم الحروف نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمایا اس لئے کہ حدیثِ پاک میں ہے ''مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا'' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت، دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔

Marfat.com

(ابوداؤد) سبحان اللہ۔ (اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے)

{2} اپنی اولاد کو کسی غلطی میں مبتلاء دیکھ کر احسن طریقے سے اصلاح کیلئے عملی کوشش کرنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی (اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی) سنّتِ مبارکہ ہے۔

{3} عملی تبلیغ کی طرح قولی تبلیغ بھی اصحابِ رسول ﷺ کی سنت ہے۔

{4} وضوودعا میں حد سے بڑھنا اللہ تعالیٰ، اس کے محبوبِ کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناپسند ہے۔

{5} حدیثِ پاک میں آپ نے صاحبزادے کو ''اَیْ بُـنَـیَّ (یعنی اے میرے بچے) '' کہہ کہ خطاب فرمایا '' بُنَیَّ '' اِبْنُ ' کی تصغیر ہے۔

نوٹ:۔

اسمِ تصغیر وہ اسم ہے کہ جس میں حقارت والے معنی پائے جائیں۔ (فیروز اللغات)۔

لیکن بعض اوقات تصغیر کو اظہارِ شفقت کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حدیثِ پاک میں بنی کو حقارت کے لئے نہیں بلکہ شفقت کے اظہار کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں بھی ہے ''وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ '' (اور یاد کرو جب لقمن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا کہ اے میرے بیٹے (ترجمہ کنزالایمان ۲۱پ، لقمن ۱۳) ۔ علامہ جلال الدین سیُوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیرِ جلالین میں یٰبُنَیَّ کے آگے تحریر فرماتے ہیں ''تصغیر اشفاق'' (یعنی یہ تصغیر اظہارِ شفقت کیلئے ہے۔) ''

{6} وضوودعا میں حد سے بڑھنے والوں کی عنقریب آمد کی خبر دینا اس بات کی طرف واضح دلالت ہے کہ مدنی آقا ﷺ کو علمِ غیب عطا فرمایا گیا ہے۔

مُحاسَبَہ

{1} کیا آپ نے اپنی اولاد کی دینی و اَخلاقی تربیت کیلئے بھی کوئی عملی قدم اٹھایا؟ یا پھر صرف اور صرف ان کے غیر یقینی دنیاوی مستقبل کی فکر میں ہی ہمہ وقت پریشان رہتے ہیں؟

{2} آپ اپنی اولاد کو کسی غلطی میں مبتلاء دیکھ کر حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کیلئے

Marfat.com

کوئی عملی کوشش کرتے ہیں یا لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلسل درگزر سے کام لیتے ہوئے انہیں خطاؤں کا عادی بنانے میں مُعاوِن ثابت ہوتے ہیں؟

{3} کیا آپ نے بھی کبھی سنّت کی نیت سے قولی تبلیغ میں حصہ لیا؟

{4} آپ وُضو اور دعا میں حد سے بڑھنے کے عادی تو نہیں؟

{5} کیا آپ نے کبھی اپنی اولاد کو اسمِ تصغیر کے ساتھ نِداء دی؟

دعاء

اے ربِّ کائنات عزوجل! ہمیں اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشّاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے صدقے میں اپنی اولاد کی دینی تربیت کرنے، قولی تبلیغ میں کثرت سے حصہ لینے، کبھی کبھی اپنی اولاد کو اظہارِ شفقت کیلئے اسمِ تصغیر کے ساتھ نداء دینے اور وُضو و دعا میں حد سے بڑھنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک نمبر {40}

''قبر میں سوالات''

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پیٹھ پھیر کر چل پڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی کھٹکھٹاہٹ کی آواز سنتا ہے، [1] پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں [2] اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں کہ ''تو ان صاحب [3] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم [4] کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟'' [5] پس مومن تو کہتا ہے، ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' [6] تو (دُرست جواب دینے کی بناء پر) اس سے کہا جاتا ہے کہ ''تو اپنا دوزخ کا ٹھکانا دیکھ، جسے اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے۔ [7] '' وہ ان دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ [8]

لیکن منافق و کافر، تو جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ''تو ان صاحب کے بارے میں کیا

Marfat.com

کہا کرتا تھا؟'' تو وہ کہتا ہے ''میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے۔[۹]'' پس اس سے کہا جائے گا کہ '' نہ تو نے پہچانا نہ قرآن پڑھا۔[۱۰]'' اور پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں[۱۱] سے سخت مار ماری جاتی ہے[۱۲] تو (اس کے باعث) وہ ایسی چیخ پکار کرتا ہے، جسے جن وانس کے علاوہ اس کی تمام قریبی چیزیں سنتی ہیں۔[۱۳] (متفق علیه)

راوی

آپ کا تعارف حدیث پاک نمبر (۳۱) کے تحت گزر گیا۔

{وضاحت}

۱۔ بعدِ وفات اللہ عزوجل کی عطا سے انسان کی قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے جس کے باعث منوں مٹی کے نیچے دبائے جانے کے باوجود وہ قدموں کی آہٹ سننے پر قادر ہو جاتا ہے۔

۲۔ یعنی منکر اور نکیر۔ سُوالات کرنے کیلئے۔

۳۔ یہاں صاحب کہا گیا' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)' نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ فرمایا گیا' کیونکہ یہ مقامِ امتحان ہے اگر ان الفاظِ تعظیمی سے ذکرِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاتا تو پھر امتحان کہاں رہتا بلکہ یہ الفاظ تو مُردے کیلئے تلقین ثابت ہوتے۔

۴۔ یہ وضاحت خود مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے' اگر راوی کی طرف سے ہوتی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا پھر'' نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ استعمال ہوتے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک انتہائی ادب واحترام سے کیا کرتے تھے۔

۵۔ قبر میں ہر مُردے سے تین سُوال کئے جاتے ہیں۔

(i) مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب عزوجل کون ہے؟ (ii) مَادِیْنُکَ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ (iii) حدیثِ پاک میں مذکور سُوال۔

لیکن یہاں صرف ایک کا ہی ذکر کیا گیا۔ اس کی کئی وُجوہات ہو سکتی ہیں۔

(i) راوی نے اختصاراً ایسا کیا۔ (ii) پہلے دو سوالوں کے مشہور ہونے کی بناء پر انہیں ترک فرما دیا

Marfat.com

کیونکہ مشہور چیز ذکر کئے بغیر بھی یاد رہتی ہے۔ (iii) چونکہ تیسرے سُوال کا جواب' پہلے دو سُوالوں کے جوابات کو بھی شامل ہے لہٰذا ان کا ذکر نہ کیا کیونکہ جو مدنی آقا ﷺ کو نبی (ﷺ) مانے گا وہ اللہ عزوجل کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین بھی ضرور مانے گا۔

۶ چاہے اس نے مدنی آقا ﷺ کی پہلے زیارت نہ کی ہو' پھر بھی اپنی قوتِ ایمانی' نیک اعمال اور گناہوں سے دور رہنے کی برکت سے آپ کو پہچاننے پر قادر ہو جائے گا۔

۷ یعنی اگر تو اپنے رب (عزوجل) کو راضی کر کے نہ مرا ہوتا اور قبر کے سوالات کے جوابات دینے میں ناکام ہو جاتا تو تیرا ٹھکانا جہنم تھا لیکن اب جبکہ ایسا نہیں تو اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے بعد داخلِ جنت فرمائے گا۔

۸ یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم وعطا سے اس کے دیکھنے کی قوت میں اتنی وسعت پیدا ہو جاتی ہے کہ خود سے کروڑوں میل دور واقع جنت و دوزخ کو قبر میں بیٹھے بیٹھے ہی دیکھ لیتا ہے۔

۹ یعنی کافر تو اپنی بے ایمانی کے باعث پہچاننے سے محروم رہے گا چاہے اپنی زندگی میں بارہا اس نے مدنی مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا ہو اور منافق اگر اعتقادی ہوگا تو وہ بھی اسی سابقہ علت کی وجہ سے ہلاک ہوگا اور اگر عملی ہو تو اپنے گناہوں کی نحوست کی بناء پر اپنے ایمان کو اس قدر کمزور کر چکا ہوگا کہ یہ جواب دینے پر مجبور ہو جائے گا اور اس کی نافرمانیوں کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت بھی حاصل نہ ہوگی۔

نوٹ:۔

منافق اعتقادی وہ ہے کہ جو زبان سے تو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے لیکن حقیقتاً دولتِ ایمان سے محروم ہوتا ہے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارکہ میں کثیر تھے۔'' اور منافق عملی وہ ہے کہ جو زبان و دل سے تو مسلمان ہو لیکن اس میں منافق اعتقادی والی خصلتیں اور عادتیں موجود ہوں۔ یہ اس زمانے میں کثرت سے موجود ہیں۔ مثلاً مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے' جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور

Marfat.com

جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (بخاری) یہاں منافقِ عملی ہی مراد ہے۔)

۱۰ے مدنی آقا ﷺ کی نبوت کی معرفت کے دو طریقے ہیں۔

(i) عقلی دلائل سے جیسے معجزات۔ (ii) نقلی دلائل سے جیسے آیاتِ قرآنیہ۔ اب مطلب یہ ہے کہ نہ تو تُو نے زندگی میں انہیں عقلی دلائل سے پہچانا اور نہ ہی نقلی دلائل سے معرفت حاصل کی۔

۱۱ے ہتھوڑوں سے مارنے والے دوسرے فرشتے ہیں۔ جنہیں عذاب دینے کیلئے کافر و منافق پر تاقیامت مسلط کر دیا جاتا ہے۔

۱۲ے کہ اس کی ہڈیاں چکنا چور ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر دوبارہ دُرست ہو جاتی ہیں اور یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا۔

۱۳ے جن وانس کو آواز اس لئے سنائی نہیں دیتی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایمان بالغیب مُعْتَبَر ہے' چنانچہ اگر جن وانس ان آوازوں کو سن لیں تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور اس صورت یہ ایمان بالغیب نہ رہے گا اور ایسا ایمان لانا بارگاہِ الٰہی عزوجل میں ناقابلِ قبول ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ فرعون کا آخری وقت میں ایمان لانا اسے کچھ نفع نہ پہنچا سکا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ''حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ یہاں تک کہ جب اسے (یعنی فرعون کو) ڈوبنے نے آلیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔ (ترجمہ کنزالایمان ااپ۔ یونس۔۹۰)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت ہے کہ ''فرعون نے تمنائے قبولِ ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر وہ حالتِ اختیار میں ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہہ لیتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا۔)

Marfat.com

مدنی پھول

اس حدیثِ کریمہ سے یہ مہکتے چمکتے دمکتے مدنی پھول حاصل ہوئے۔

{1} مرنے کے بعد ہر شخص کی دیکھنے اور سننے کی صلاحیتیں بے حد بڑھ جاتی ہیں۔ چاہے وہ منافق وکافر ہی کیوں نہ ہو۔ (جب ایک عام مومن اور منافق وکافر کی سماعت وبصارت کا یہ عالم ہے تو انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کاملین رحمۃ اللہ علیہم کی سماعت و بصارت کا عالم کیا ہوگا؟ چنانچہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ رکھنا کہ محبوبِ باری تعالیٰ ﷺ اپنے ہر امتی کو دیکھنے اور اس کی فریاد سننے پر قادر ہیں بالکل حق ودرست ہے۔)

{2} جنت، دوزخ اور فرشتوں کا تعلق غیبی امور سے ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیاوی زندگی میں عام لوگ انہیں دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ لیکن مرنے کے بعد ہر شخص انہیں دیکھے گا چُنانچہ معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد ہر شخص پر بے شمار غیبی چیزیں منکشف ہو جاتی ہیں۔

{3} مُردے سے سوالات کا سلسلہ، لوگوں کے لَوٹ جانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

{4} سوالات کیلئے دو فرشتے تشریف لاتے ہیں۔ (جنہیں منکر نکیر کہتے ہیں۔)

{5} سوالات، مردے کو بٹھا کر کئے جاتے ہیں۔

{6} مُردے سے تین سوالات کئے جاتے ہیں۔

(i) تیرا ربّ کون ہے؟ (ii) تیرا دین کیا ہے؟ (iii) تُو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ لیکن بعض مصلحتوں کی بناء پر مذکورہ حدیثِ پاک میں صرف ایک سُوال کا ذکر ہے۔

{7} اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقرب بندے ایک وقت میں ہزاروں مَقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔ (کیونکہ دنیا بھر میں بیک وقت ہزاروں لوگ مرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی قبر میں منکر نکیر بھی تشریف لاتے ہیں اور ہمارے مَدَنی آقا ﷺ بھی جلوہ افروز ہوتے ہیں۔)

{8} مومن امتحان میں کامیاب اور منافق وکافر ناکام رہیں گے۔

{9} عذابِ قبر حق ہے۔

Marfat.com

{10} منافق وکافر کے عذاب کی ایک صورت یہ ہے کہ انہیں لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔

{11} جن وانس کے علاوہ بے شمار چیزیں عذاب کی آواز سنتی ہیں۔

{12} قبر میں ہر شخص کو زندہ کیا جائے گا۔ (ورنہ سُوال کس طرح کئے جائیں گے؟)

{13} جنت و دوزخ پیدا کی جاچکی ہے۔

{14} قبر کا معاملہ ایک غیبی معاملہ ہے، جسے مخبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنتہائی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا، چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب حاصل ہے اور چونکہ آپ کے خبر دینے سے ہمیں بھی علم حاصل ہوا چنانچہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بتانے سے کچھ علمِ غیب ہمیں بھی حاصل ہے۔

{15} مومن کو سُوالات کے جوابات میں کامیابی کے بعد پہلے دوزخ اور پھر جنّت دکھائی جائے گی۔ یہ اس لئے ہے تاکہ اسے دوہری خوشی و فرحت حاصل ہو، ایک جہنّم سے آزادی کی، دوسری جنّت کے حُصول کی۔ ابتداء ہی جنتی ٹھکانہ دکھا دیا جاتا تو صرف ایک ہی خوشی حاصل ہوتی۔

مُحاسبہ

☆ کیا آپ نے قبر کے سُوالات کی تیاری مکمل کرلی ہے؟

دعاء

اے ربِ غفار! ہمیں مکۃ المکرّمہ، مدینہ منورہ، کعبۃ اللہ، سبز سبز گنبد، سنہری جالیوں اور خاکِ مدینہ کے صدقے میں جلد از جلد موت سے پہلے پہلے قبر کی تیاری مکمل کرلینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

تَمّت بِالخَیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

۱۲ رمضان المبارک ۔ ۱۴۱۹ھ شبِ پیر ۔ وقت تقریباً ۷ بجکر ۱۵ منٹ

Marfat.com

علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی
کی چند مزید تصنیفات کا مختصر تعارف

(۱) عاشقوں کی عید:۔

اس مدنی رسالے میں سلطانِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، شہنشاہِ دو عالم، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ایمان افروز واقعات کے علاوہ، بارھویں شریف کو شایانِ شان طریقے سے منانے کی فضیلت اور طریقہ درج کیا گیا ہے۔ نیز معمولاتِ اہلِ سنت کو دلچسپ انداز میں حتی الامکان نقلی و عقلی دلائل سے ثابت وواضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) البیان:۔

اس کتاب میں' بیان کیلئے مواد جمع کرنے' اسے ترتیب دینے' بیان کرنے اور بیان سِکھانے کے بارے میں تفصیلاً گزارشات جمع کی گئی ہیں۔ مبلّغین کیلئے ایک عظیم دولت ہے جس کا اندازہ پڑھنے کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(۳) التمھید:۔

اکثر مبلّغین اس سلسلے میں پریشان نظر آتے ہیں کہ ''مختلف موضوعات پر مشتمل بیانات کو کس طرح شروع کیا جائے'' بعض اوقات تو یہ تفکر' انتہائی ٹینشن میں مبتلاء کر دیتا ہے۔ پھر بعض اوقات مناسب طریقے سے ابتداء نہ کرنے کی بناء پر بیان پر مبلّغ کی

Marfat.com

گرفت کمزور ہو جاتی ہے' نتیجتاً بہترین مواد موجود ہونے کے باوجود وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا' جو ہونا چاہیئے ۔اس کتاب کے مطالعے کے بعد ان شاء اللہ عزوجل کسی بھی عنوان کے تحت بیان کی ابتداء میں کوئی دشواری محسوس نہ ہوگی۔

(٤) اَلاِستِمدَاد ﴿غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟﴾

اس میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امتِ کریمہ کے اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیہم سے مدد طلب کرنے کے سینکڑوں واقعات جمع کیۓ گئے ہیں۔

(٥) ناکامی کے اسباب:۔

اس نادر رسالے میں مختلف معاملات میں ناکامی کا منہ دیکھنے کے اسباب اور ان کا حل درج کیا گیا ہے۔اپنے موضوع پر ایک دلچسپ، مختصر اور جامع تحریر ہے۔

(٦) کامیابی کا راز:۔

زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کے حصول کا راز جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ اور اس میں درج ہدایات پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ کتاب بھی اپنے موضوع کے لحاظ سے قابل مطالعہ تحریروں میں شامل ہے۔

(٧) ایمان کامل:۔

اس میں ایک فرمان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مکمل اور درست

Marfat.com

طریقے سے فیضیاب ہونے کا شعور دیا گیا ہے۔اپنی سوچ میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے اس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

(۸)شیطانی چکر:۔

عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقوں پر مشتمل ایک بہترین اور نادر کتاب۔ خصوصا نوجوانوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔

(۹)بڑا بھائی:۔

نفس،انسان کے ایمان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔اسے قابو میں کرنا بہت بڑی سعادت مندی ہے۔اس رسالے میں نفس کی معرفت کے ساتھ ساتھ اسے قابو میں کرنے کے طریقے بھی درج کئے گئے ہیں۔اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک بہت اچھی تحریر ہے۔

(۱۰)اصلاحی بیانات:۔

اصلاح معاشرہ کی غرض سے تحریر کئے گئے بارہ بیانات پر مشتمل ایک بہترین مجموعہ ہے۔مبلغین کے لئے ایک قیمتی کتاب ہے۔

(۱۱)قابلِ رشک خواتین:۔

خواتین اسلاف کرام کے نصیحت آموز واقعات اور ان سے ہدایت وعبرت کے حاصل ہونے والے قیمتی نکات پر مشتمل

Marfat.com

ایک لاجواب تحریر ہے۔ ہر مسلمان بہن کے لئے اسے زیرِ مطالعہ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

(۱۲) هداية الصرف اور بداية النحو:۔

صرف ونحو کے موضوع پر لکھی گئیں دو عام فہم تحریریں۔ مبتدی طلباء کے لئے ان کا مطالعہ اور حفظ کرنا تمام زندگی نفع پہنچاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(۱۳) ٹھنڈی چھاؤں:۔

ماں کی عظمت سے روشناس کروانے والی ایک حساس تحریر۔ والدہ کی خدمت وادب کا جذبہ ڑھانے کے متمنی مسلمان بھائیوں کے لئے ایک لاجواب کتاب ہے۔

(۱٤) عید قربان:۔

قربانی کے فضائل وعام فہم مسائل پر مشتمل ایک بہترین رسالہ۔ قربانی کرنے والے مسلمان بھائیوں کے لئے اس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

(۱۵) ایمان کی موت:۔

فلموں کے دنیوی واخروی نقصانات کی نشاندہی کروانے والی ایک لاجواب تحریر ہے۔ اس کے مطالعہ سے ثابت ہوگا کہ بسا اوقات یہ فلمیں انسان کو غیر محسوس طریقے سے کفر تک بھی پہنچا دیتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۶) نیکیوں کا چور:۔

باطنی گناہوں کی معرفت ہر مسلمان پر فرض قرار دی گئی ہے۔اس معاملے میں سستی کے شکار مسلمان بھائی اپنی قیمتی نیکیاں مسلسل تباہ و برباد کر رہے ہیں۔اس رسالے میں حسد کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔دنیوی واخروی ہر شعبے سے متعلق مسلمان بھائیوں کے لئے مثالوں کے ذریعے اس مرض کی معرفت کا سامان کیا گیا ہے۔قابل مطالعہ ایک بہترین رسالہ ہے۔

(۱۷) احساس نعمت:۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے اور ہر قسم کے حالات میں بارگاہ الٰہی میں شکر کرتے رہنے کا جذبہ فراہم کرنے والی ایک بے نظیر تحریر ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے بے شمار مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکوہ شکایت کی لعنت سے محفوظ ہو چکے ہیں۔

(۱۸) عقل کا دشمن:۔

غصہ انسان کے لئے اکثر نقصان کا باعث بنتا ہے،لیکن بسا اوقات اسی کے باعث اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خصوصی انعامات عطا کئے جاتے ہیں۔اس رسالے میں یہی بتایا گیا ہے کہ کون سا غصہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور کون سا دوری کا سبب بنتا ہے۔اپنے موضوع سے متعلق ایک قابل مطالعہ تحریر ہے۔

Marfat.com

﴿خصوصی توجہ فرمائیے﴾

زندگی کے روزمرہ معمولات کے بارے میں عموماً اور عبادات کے سلسلے میں خصوصاً قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ تعلیماتِ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنی عقل سے مسائل کا حل تلاش کرنا انسان کو گمراہی اور بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد ہر مسلمان کو چاہئے کہ قرآن وحدیث سے اخذ شدہ مسائل کو زیرِ مطالعہ رکھے تاکہ کسی بھی معاملے میں گمراہی کا شکار ہونے سے محفوظ رہ سکے۔

مکتبۂ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) نے عوام کی اسی ضرورت کے پیشِ نظر ''اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ)'' کے شہرۂ آفاق فتاوٰی کے مجموعے ''فتاوٰی رضویہ'' سے اخذ شدہ مختلف مسائل کو ''رہنمائے کامل'' کے نام سے آسان ترین شکل میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

جس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ پہلے اصل فتویٰ بعینہٖ لکھا جاتا ہے، پھر اس کے وضاحت طلب امور کی وضاحت کے لئے وضاحت وخلاصہ کے عنوان کے تحت وضاحت بیان کی جاتی ہے، پھر نفسِ مسئلہ کو مزید آسان کرنے کے لئے ''نقشہ جات'' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وضاحت وخلاصہ اور نقشہ جات کی وجہ سے مسئلہ اتنا آسان ہو جاتا ہے کہ ایک عام مسلمان بھائی بھی بآسانی مسئلے کو سمجھنے اور سمجھانے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

ابھی تک اس سلسلے کے گیارہ ﴿11﴾ رسائل عوام وخواص میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی قرآن وحدیث سے اخذ شدہ مستند ومعتبر مسائل کی روشنی میں اپنی زندگی کے معمولات کے بارے میں ھدایت ورہنمائی حاصل کرنا چاہیں تو ان رسائل کو فوراً سے پہلے حاصل فرما کر زیرِ مطالعہ رکھئے۔ ان شاء اللہ عزوجل امیدِ قوی ہے کہ بے شمار معاملات میں غلطیوں سے محفوظ رہنے یا توبہ کرنے کا موقعہ ضرور حاصل ہوگا۔

مکتبۂ اعلیٰ حضرت سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اعلی حضرت برائٹ کارنر یونیورسٹی روڈ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

قابل مطالعہ کتب

- ہمیں امیر اہلسنت سے پیار ہے
- والدین سے محبت کا تقاضا
- نجاستوں کی پہچان
- غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟
- نجات یا ہلاکت (اردو، انگلش)
- کامیابی کا راز
- شیطانی چکر
- احساس نعمت
- بڑا بھائی
- حیات اعلیٰ حضرت

ناشر
مکتبہ اعلیٰ حضرت
الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور۔ پاکستان
042-7247301-0300-8842540

Marfat.com